



# انجام

فاریہ شہزادہ

انجام

فارہ شہزادی

کمرہ سرخ گلابوں سے مہک رہا تھا۔

پورے کمرے کی سجاوٹ سرخ گلاب اور کینڈلز سے سجایا گیا تھا۔

کمرے میں ہلکی سی ٹھنڈک تھی۔

وہ ڈیپ ریڈ لہنگے میں دلہن بنی جہازی سائی ز کے بیڈ کے درمیان بیٹھی تھی۔

اس کا گھیر دار لہنگا بیڈ پر بڑی نفاست سے اس کی چھوٹی نند سیٹ کر کے گئی تھی۔

بلاشبہ وہ بہت حسین تھی۔

پر آج تو وہ دلہن بنی نہایت حسین لگی رہی تھی۔

اتنی کے بیوٹیشن نے اس کو اپنے پورے 10 سالہ کرائی پر کی حسین دلہن کا خطاب دیا تھا۔

وہ جو ہمیشہ سادہ رہتی تھی۔

آج تو سولہ سنگھار کیے کسی کے بھی حواس لوٹ سکتی تھی۔

پھر اس کی آنٹی یعنی ساس اس کے کمرے میں آئی۔

اور اس کے پاس بیٹھی اور اس کے حنائی ہاتھ تھام کر بولی۔

زل میرا بچہ آج سے یہ گھر اس کے سارے لوگ تمہارے اپنے ہیں۔ یہ تمہاری " عزت کرے گے اور مجھے امید ہے۔ تم بھی ان سب سے پیار محبت سے رہو گی۔ اور " سب کی عزت کرو گی

جی آنٹی آپ بے فکر رہیے۔ آپ کو مجھے سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ یہ سب "

" میرے اپنے ہیں۔

وہ نروس سی بولی

شبابش میری اچھی بیٹی اور ہاں کبھی بھی کوئی مسیٰ لہ یا پریشانی ہو تم نے فوراً "

مجھے یا اپنے انکل کو بتانا ہے۔

" اوکے اب تم ریٹ کرو۔ میں جنید کو بھیجتی ہوں۔

وہ اس کا ماتھا چوم کر بولیں۔

اور روم سے باہر چلیں گئیں۔

جب کہ جنید کے نام پر اس کا دل زور سے دھڑکا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا جہاں اس کی مہندی کا رنگ بہت تیز تھا۔

کل جب اس کی مہندی کی رسم کے بعد اس کی چھوٹی نندا اس کو مہندی لگا رہی تھی۔

تو یہی بول رہی تھی۔ کہ اس کی مہندی کا رنگ بہت تیز ہو گا۔ اور آج اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر اس کے لبوں پر اداس سی مسکراہٹ پھیلی تھی۔

وہ دروازے کے ناب پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔

کچھ دیر پہلے والی مسکراہٹ اب چہرے سے غائب تھی۔

عجیب سی سختی اب اس کے چہرے پر نظر آرہی تھی۔  
وہ دروازہ کھول کر اندر آیا۔

تو یہاں باہر کی طرح سردی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔  
کمرے میں فسوں خیز خاموشی تھی۔

جس کو اس کے قدموں کی چاپ نے توڑا تھا۔

وہ دھیرے دھیرے چلتا ہوا بیڈ کے قریب آیا۔

اور زل کے قریب بیٹھ گیا۔

وہ نظریں جھکائے ہاتھوں کی انگلیوں کو مروڑنے میں مصروف تھی دل میں بہت سے  
وسوسے پل رہے تھے۔

تبھی جنید بول پڑا دیکھے میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں لیکن میں کسی اور کو پسند کرتا  
ہوں اور مرتے دم تک اس کا رہوں گا۔

الفاظ تھے یا گرم گرم سسہ جو اس کے کان میں انڈیلا گیا تھا دماغ مکمل طور پر ماف ہو  
چکا تھا۔



لحاظ آپ مجھ سے کسی چیز کی امید مت رکھئے گا یہ بول کر وہ روکا نہیں بلکہ لمبے لمبے قدم اٹھاتا ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔

دروازہ بند ہونے کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں آئی اور سوچنے لگی کہ اب قسمت کون سا کھیل کھیلنے والی ہے ساری سوچوں کو دور دھکیلتی اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے گھونگھٹ اٹھا کر کمرے کا جائزہ لینے لگی۔

وہ نہایت ہی شاندار اور صاف ستھرا کمرہ تھا کمرے کی ہر چیز اپنے مالک کا نفاست پسند ہونے کا منہ بولتا ثبوت تھی۔

وہ ڈریسنگ روم سے نکلا تو سامنے ہی اس دشمن جاں پر نظر ٹھہر سی گئی۔

زمل تو اس کے دیکھنے پر ہی بوکھلا کر نظریں جھکا گئی۔

اور وہی جنید کا تو خوشی سے چہرہ چمک اٹھا تھا وہ تیز قدم اٹھاتا اس تک پہنچا اور اس کا ہاتھ پکڑا۔

ہاتھ پر کسی کا لمس محسوس کر اس نے اپنی نظریں اٹھائی لیکن مقابل کو دیکھتے ہی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔ لیکن پل بھر میں ہی حیرت کی جگہ غصے نے لے لی۔

چھوڑیں میرا ہاتھ آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی۔"

جنید فوراً پیچھے ہٹا اور بولا آپ کو پتا ہے میں نے آپ کو کتنا ڈھونڈا تھا زل کے ملنے کی خوشی جنید کے چہرے سے چھلک رہی تھی۔

لیکن مقابل کے چہرے پر غصہ دیکھ وہ ٹھٹکے۔

آپ مجھے ڈھونڈ رہے تھے کیوں میری عزت کو داغدار کر کے سکون نہیں ملا جو مجھے ڈھونڈتے رہے تھے اب کیا بھرے بازار میں میرا تماشا بنانا چاہتے ہے لوگوں کو بتانا چاہتے ہے کہ دیکھو یہی ہے وہ جس کی عزت کا جنازہ نکالا بولے اس لئے ڈھونڈ رہے تھے وہ اس کا گریبان پکڑے جھنجھوڑ رہی تھی اور ساتھ میں رو رو کر اپنا برا حال کر رہی تھی۔

زل کے الفاظ اس کو نشتر کی طرح اپنے دل میں پیوست ہوتے محسوس ہو رہے تھے لیکن اس رد عمل کے لئے شاید پہلے ہی خود کو تیار کر رکھا تھا اس لئے ضبط کر گیا۔

زل کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا جو اس کے گریبان پر تھے۔

اپنے ہاتھ جنید کے ہاتھوں میں دیکھ کر وہ بری طرح تلملائی۔

لیکن مقابل اس کے ارادے سمجھ چکا تھا اسی لیے ہاتھوں پر مزید گرفت سخت کر گیا آپ میری بات تو سنے اس دن جو ہوا اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔

لیکن زل تو کچھ سننے کو تیار نہیں تھی۔

مسلسل ہاتھ چھوڑوانے کی تگ و تود میں ہلکان ہو رہی تھی مجھے کچھ نہیں سننا آپ میرا  
ہاتھ چھوڑیں مجھے نہیں آپ کے ساتھ رہنا مجھے آپ سے  
"طلاق-----"،،،،، چٹاخ،،،،،

وہ بے یقینی سے اپنے گال پر ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہی تھی۔

وہ جو اس سے آرام و سکون سے بات کرنا چاہتا تھا الگ ہونے کا سن کر اس کا دماغ ہی  
کھول اٹھا تھا۔

خبردار جو ایسا سوچا بھی تو جان لے لو گا اپنی بھی اور تمھاری بھی بہت پیار کرتا ہوں تم " سے لیکن میرا نہیں اپنا نہیں تو اپنے ماں باپ کا ہی سوچ لو لیکن نہیں کسی کی بات ہی نہیں سننی بس اپنی ہی مرضی کرنی ہے "۔۔۔۔۔ وہ اسے بازو سے پکڑے ہوئے باتیں سناتا کمرے سے چلا گیا تھا

وہ اس کی باتیں سننی وہی بیڈ کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی خوب روئی اور ساتھ سوچتی رہی کے قسمت نے اس کے ساتھ کیسا کھیل کھید ہے جس انسان سے وہ نفرت کرتی تھی وہی اس کی قسمت میں لکھا جا چکا تھا۔

#####

وہ غصے سے گھر سے نکل آیا اور بے مقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑاتا رہا

لیکن دشمن جاں کا خیال آتے ہی گاڑی روکی تھی

اور اسے شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا وہ گناہ جو اس نے خود سے کیا ہی نہیں  
اسے اس کی سزا مل رہی تھی

لیکن اب خود پر غصہ آرہا تھا اس پر ہاتھ کیسے اٹھایا آرام سے بھی تو سمجھایا جاسکتا تھا نا  
لیکن وہ سن بھی تو نہیں رہی تھی خود سے ہی سوال جواب کر رہا تھا لیکن موبائل پر  
نظر پڑتے ہی وہ چونکہ

جہاں اب صبح کے چار بج رہے تھے

گاڑی سٹارٹ کی اور گھر کی راہ لی جہاں ابھی بہت سی پریشانیاں اس کا انتظار کر رہی تھی

#####

وہ کمرے میں آیا تو زل کو دیکھا جو ویسے ہی زمین پر بیٹھی ٹانگوں کے گرد بازو حائل کیے منہ گھٹنوں میں دبائے سسک رہی تھی

زل پلینز اٹھ جائے اور رونابند کرے آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی



لیکن اسے اپنی جگہ سے ہلتا نہ دیکھ کر وہ پریشان ہوا

ابھی اس نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ زل کی آواز اس کے کانوں میں پڑی "مجھے ہاتھ  
"مت لگانا"

اس کا ہاتھ وہی رک گیا

اس نے سر اٹھایا تو وہ شدید رہ گیا سو جی ہوئی آنکھیں جو ساری رات رونے کی چغلی  
کر رہی تھی زرد پڑتا چہرہ جہاں کبھی چمک ہوتی تھی مٹا مٹا سا میک اپ گالوں پر  
آنسوؤں کے خشک نشان وہ دیکھتا نظریں چرا گیا تھا

اس کے پاس سے اٹھتا ہاتھ روم چلا گیا

کچھ وقت کے بعد جب باہر نکلا تو چہرے سے پانی کی بوندیں ٹپک رہی تھی جس کا مطلب وہ وضو کی حالت میں تھا

وہ اسے دیکھتا اپنی ہر سوچ کو جھٹکتا جائے نماز بچھائے نماز شروع کر چکا تھا

وہ اس کو دیکھتی کھڑی ہوئی لیکن ایک ہی سمت بیٹھے رہنے سے اس کا جسم اکڑا ہوا تھا درد کو برداشت کرتی خود کو گھسٹتی ڈریسنگ روم میں بند ہوئی

کپڑے بدلنے کے بعد اس کا رخ اب وضو کر کے اپنے خدا کے آگے پیش ہونا تھا

وضو کرنے کے بعد کمرے میں آئی تو کمرے کو خالی پایا

نماز ادا کی اور اپنے خدا سے خوب شکوے کئے

نماز سے فارغ ہونے کے بعد بیڈ پر آکر لیٹ گئی

اور لیٹتے ہی نیند کی وادیوں میں کھو گئی

@@@@

جب اُس کی آنکھ کھلی تو گھڑی کی طرف توجہ گئی جو دن کے بارہ بج رہی تھی تو وہ گھڑ بڑا  
کراٹھ بیٹھی

اک دم پریشان ہو کر آگے پیچھے دیکھنے لگی تبھی صوفے پر جنید نظر آیا

جو صوفے کی پشت سے سر ٹکائے آنکھے موندے بیٹھا تھا

اچانک دروازہ کھٹکا اور جنید اٹھ بیٹھا تو نظر غیر ارادی طور پر دشمن جاں سے ٹکرائی

زل فوراً نظریں چراتی اٹھی اور تیز قدم اٹھاتی واش روم میں چلی گئی

جنید اٹھا اور دروازہ کھولا تو اپنی بہن کو کھڑا پایا

#####

ارے بھائی آپ اٹھ گئے میں نے سوچا آپ سو رہے ہوں گے "ارم جنید کو نظر انداز"  
کیے کمرے میں جھانکتی نان سٹاپ بولی۔

جنید نے آئبر واچکا کر اس چھوٹی آفت کو دیکھا  
جو دیکھنے میں معصوم لیکن آفت کی پوڑیاں تھی

ارم جنید کو دیکھ کر معصوم سا چہرہ بنا کر بولی۔ "وہ میں تو بس اپنی بھابھی کو دیکھنا چاہ رہی  
تھی لیکن کوئی بات نہیں میں بعد میں مل لوگی" بول کر موڑی ہی تھی کہ جنید کی آواز  
پر پلٹی

رو کو اب زیادہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں اندر آ جاؤ "وہ بول کر پلٹا "

تو ارم بغیر کوئی وقت ضائع کئے اندر داخل ہوئی

وہ سارے کمرے کا جائزہ لے کر پلٹی اور بھائی کی طرف دیکھا

وہ اس کی نظروں کا مفہوم سمجھتا بول پڑا "تمہاری بھابھی واشروم میں ہے" اتنا بولا ہی تھا

کہ کھٹک کی آواز پر دونوں کا دھیان باتھروم کی طرف گیا جہاں زمل ارم کو دیکھ جھجھکی

جبکہ ارم بھابھی کی جھجھک کو سمجھتی خود اس سے مخاطب ہوئی "ارے بھابھی آئے میں آپ سے ہی ملنے آئی تھی سوچا تھوڑی جان پہچان ہو جائے" اس کا ہاتھ تھامے پیار بھرے لہجے میں بولی

جبکہ زل نے صرف مسکرانے پر اتفاق کیا

ارم اس کا ہاتھ تھامے چلتی ہوئی بیڈ تک آئی اور بیٹھ گئی اور اس کو بھی ساتھ بیٹھایا

تبھی جنید نے خود سے دونوں کو مخاطب کیا۔۔ "آپ لوگ بیٹھ کر باتیں کریں میں فریش ہو کر آتا ہوں اور گڑیا آپ نے بھابھی کو تنگ نہیں کرنا ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔"

ارم نے سر کو ہاں میں جنبش دے کر بھائی کو تسلی دی  
تو وہ بھی ڈریسنگ سے اپنے کپڑے لیتا و اشروم میں بند ہو گیا

ارے۔۔۔۔۔ میں تو بھول گئی "ارم اپنے سر پر تھپڑ رسید کرتے ہوئے بولی "

جبکہ زمل نے سوالیہ نظروں سے دیکھا.....؟؟؟؟

امی نے بولا تھا کہ آپ کو بولو تیار ہو کر نیچے آجائے آپ کے ابو امی ناشتہ لے کر آئے ہیں

واٹ..... آپ اب بتا رہی ہے چلے جلدی سے نیچے چلتے ہے زمل تو خوش ہو گئی تھی اپنے ماں باپ کا سن کر تبھی جلدی سے اٹھی اور باہر کی طرف بڑھی





جولائٹ پنک کلر کے گھیرے دار شارٹ فراق براؤن آنکھوں میں کاجل پنک بلسٹر  
اور ہلکی پنک لپ اسٹک میں سراپہ امتحان بنی ہوئی سب سے لاپتہ جیولری پہننے میں  
مصروف تھی کہ اس کے آنے تک کا احساس نہ ہوا

وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا زمل کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور اسے دیکھ کر مسکرانے لگا

جو اس کی موجودگی بھولی چوڑیاں پہننے میں مصروف تھی جو شاید سائز چھوٹا ہونے کی  
وجہ ہاتھوں میں آ نہیں رہی تھی

غصے سے چوڑیاں ڈریسنگ پر پٹختی موڑی اور موڑتے ہی جنید سے ٹکرائی

اس سے پہلے کے زل زمین بوس ہوتی جنید نے جلدی سے کمر سے پکڑ لیا

وہ دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا جو گرنے کے ڈر سے آنکھیں میچے دونوں ہاتھوں کی مضبوطی سے کندھے دبوچے کھڑی تھی

وہ اسے دیکھنے میں اتنا محو تھا کہ اک دم لڑکھڑانے پر ہوش میں آیا اور یک دم خود کو گرنے سے سنبھال

زل اسے خود کو دیکھتا پا کر اور اس کے ہاتھ کا لمس اپنی کمر پر محسوس کر کے اک دم سے اسے دھکا دیا اور خود سیدھی ہو کر کھڑی ہوئی

جنید کو یہ حرکت سخت ناگوار گزری اور وہ غصے سے اس کی طرف بڑھا

لیکن اس سے پہلے دونوں ایک دوسرے کو کچھ بولتے دروازہ کھٹکا

چھوٹے صاحب آپ کو نیچے بڑے صاحب بولا رہے ہیں "گھر میں کام کرنے والی"  
رفت کی آواز آئی

ٹھیک ہے ہم آرہے ہیں "جنید نے اندر سے ہی تاکید کی اور زل کی طرف".....  
موڑا

لیکن زل اسے انور کرتی آگے چل دی

وہ بھی اس کی حرکت پر نفی میں سر ہلاتا اس کے پیچھے چل دیا

#####

وہ دونوں آگے پیچھے ہی سیٹنگ روم میں داخل ہوئے اور آتے ہی سب کو مشترکہ سلام کیا

زمل اپنے ماں باپ سے خوش اسلوبی سے ملی

بیٹا اب آپ کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔ جنید کی ماما سمیرا بیگم نے پوچھا "....."

اس سے پہلے وہ خود کچھ بولتی جنید بولا، "سر میں ہلکا سادہ تھا پین کلردی تھی اب  
،،،،، "بہتر ہے

اور وہ بس چپ سادے گھبرائی بیٹھی تھی

ملازمہ کی اطلاع پر وہ سب ناشتے کی طرف متوجہ ہوئیں

اور زمل کے ماں باپ نے رسمی سلام کے بعد اجازت طلب کر کے گھر کی راہ لی تھی  
اور باقی سب نے ڈائینگ ہال کی طرف قدم بڑھائے تھے

#####

سب ناشتے میں مصروف تھے وہ دونوں بھی ایک ساتھ کرسیوں پر بیٹھے تھے

زمل بے دلی سے ناشتہ کر رہی تھی گھر والوں کے جاتے ہی اس کا دل اداس ہو گیا تھا

تب سمیرا بیگم اس سے مخاطب ہوئی،،، "کیا ہو بیٹا آپ ناشتہ ٹھیک سے نہیں کر رہی  
،، "اگر آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تو جنید کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلی جائے

جبکہ وہ اس کے ساتھ جانے کا سوچ کر ہی گھبرا گئی اور بولی "آنٹی میں ٹھیک ہو شاید  
"تھکاوٹ کی وجہ سے سر میں درد تھا جواب بہتر ہے

آپ مجھے اور اپنے انکل کو آئندہ باقی سب کی طرح ماما بابا بولا کریں

اور زمل نے بھی فرمانبردار بچوں کی طرح سر ہلا کر جی کہا

ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آگئی

کچھ وقت کے بعد ارم اور جنید کمرے میں داخل ہوئے

بھابھی آپ ریڈی ہے تو چلے۔۔۔۔۔۔ ارم اپنی عادت کے ماتحت بولی

ادھر زمل اسے الجی نظروں سے دیکھ رہی تھی کہ کہا جانا ہے۔۔۔؟؟

پہلے ہم بوتیک جائے گے تاکہ آپ کار یسپشن کاڈریس پک کر لے



پھر اچھی سی جگہ آسکریم کھائے گے اور پھر بھائی ہم دونوں کو پار لڑاپ کریں گے  
ڈیس اٹ

جنید ڈراسے اپنا والٹ اور کیزلیتا باہر جا کر کار میں ان کا انتظار کرنے لگا

جلد ہی دونوں کو اپنی طرف آتے دیکھا رم آکر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی اور زمل کو آگے  
بیٹھنے کا اشارہ کیا

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی

جنید نے بھی گاڑی چلا دی اور پھر رم سے بولا



ارے کوئی بات نہیں ہے بھابھی پھر کبھی چلے جائے گی آپ فکر نہ کریں کہ میں باقی  
لوگوں کی طرح مائنڈ کرو گی

جنید آرام سے ان کی باتیں سنتا رہا جس میں ارم بولے جا رہی تھی اور زمل ہو ہاں میں  
جواب دے رہی تھی

کچھ ہی دیر میں وہ ڈریس لیتے پارلر پہنچ چکے تھے

دونوں کو پارلر چھوڑ کر اب اس کا رخ گھر کی طرف تھا

@@@@

وہ کب سے پار لڑ کے باہر تیار کھڑا دونوں کا انتظار کر رہا تھا تبھی انہیں اپنی طرف آتے دیکھا

زمل لائٹ فیروزی کلر کی میکسی میں نفاست سے میک اپ کیے بالوں کا لوز جوڑا جس کی کچھ آوارہ لٹیں اس کے چہرے اور گردن پر بوسہ دے رہی تھی پر کشش لگ رہی تھی

جنید تو حواس باختہ دیوانوں کی طرح ٹکٹی باندھے دیکھ رہا تھا

ہوش تو ارم کے بولنے پر آیا چلے بھائی کافی لیٹ ہو گئے باقی کا بھا بھی کو گھر میں دیکھ لیجئے گا

زمل جنید کو اگنور کرتی پیچھے بیٹھنے کے لیے آگے بڑھی لیکن جنید کو فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتے دیکھ تپ اٹھی اور نہ چاہتے ہوئے بھی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی وہ ارم کی موجودگی میں کوئی تماشا نہیں کرنا چاہتی تھی

ارم بھی پچھلی سیٹ پر بیٹھ چکی تھی

جنید نے بھی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کر دی

گاڑی میں مسلسل خاموشی کو ارم کی آواز نے توڑا "بھائی آپ نے بتایا نہیں بھابھی  
"کیسی لگ رہی ہے"

زمل ارم کے بولنے پر بوکھلا ہی ہوئی جنید کی طرف دیکھا اور پھر نظریں باہر کی موڑ دی

جنید نے اک طائرانہ نظر ساتھ بیٹھی زمل پر ڈالی جو لا پرواہ بنی باہر دیکھنے میں مصروف تھی

بہت خوبصورت لگ رہی ہے مجھے اب تک یقین نہیں آرہا کہ میری قسمت اتنی " اچھی ہیں جو اتنی پیاری بیوی ملی " جنید گھمبیر لہجے میں مسکراتے ہوئے بولا

زمل اس کی باتوں سے غصے میں مٹھیاں نیچ کر رہ گئی

اور وہی ارم اپنے بھائی کو خوش دیکھ کر دل میں ہمیشہ خوش رہنے کی دعا کرنے لگی

#####

گاڑی بینکوٹ مار کی کے سامنے روکی جہاں اس کے دوست اور فوٹو گرافر پہلے موجود تھے

گاڑی سے اتر کر بیک وقت اس نے گاڑی کے دونوں دروازے کھولیں

اور وہ دونوں نیچے اتری اور اندر کے طرف چل دی کہ فوٹو گرافر کی آواز پر روکی

اس سے پہلے کوئی روکنے کی وجہ پوچھتا وہ بولا "میم آپ سر کے ہاتھوں میں ہاتھ دے  
اور پھر انٹر ہوں" وہ دو بدو بولا

مرتی کیا نہ کرتی مجبوراً اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں میں دے دیا

وہ بھی مسکراتا ہوا ہاتھ تھام کر اندر کی طرف چل دیا

ارم سمیت اس کے دوستوں نے ہوٹنگ میں ----- اووووو ہووووو،،،،، کہا

جبکہ زمل اتنی بے باکی پر جھپ سی گئی



وہ انٹر ہوئے تو تمام لائٹ آف ہوئی اور ایک ڈم لائٹ میں وہ آگے بڑھے

بینکوٹ کو شاندار طریقے سے سجایا گیا تھا سیٹج کو مختلف پھولوں اور روشنیوں سے  
حسین بنایا گیا تھا

سیٹج کی دائیں جانب کچھ فاصلے پر ڈی جے اپنے میوزک سسٹم کے ساتھ موجود تھا جو  
اب برائیڈ اور گروم کی انٹری کی مناسبت سے گانے لگا رہا تھا

... تھوڑا تھوڑا شور ہے دل میں ♡♡

... تھوڑا تھوڑا گم سم ہے

..... تھوڑی تھوڑی صاف ہیں باتیں

.. تھوڑی تھوڑی الجھن ہیں

ماخِ رو دے سکوں، کر میری چاہت قبول،،،

کر قبول، دے سکوں، ماخِ رو ماخِ رو

سب لوگ گانے کے سحر میں کھوئے اس پیاری جوڑی کو دیکھ رہے تھے جواب سٹیج پر  
شان بے نیازی سے کھڑے تھے

سٹیج پر پہنچتے ہی زل نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا اب بے پرواہ بنی کھڑی تھی

اپنے گھر والوں کو دیکھ کر خوشی کی لہر دوڑی تھی اس کے اندر

سب سے گلے ملنے کے بعد وہ سب سے ایکسکیوز کرتا سیٹج سے نیچے آچکا تھا

ارے ماشاء اللہ میری بیٹی کو کسی کی نظر نہ لگے "نادیہ بیگم بیٹی کو دعائیں دیتی "  
تعریف کر رہی تھی

آپ اگر مل چکی ہے تو ہمیں بھی موقع دیں زمل کی بہن، سہیلیاں اور کزن یک زبان  
بولی

ارے لڑکیوں آہستہ آواز رکھو سب کیا سوچے گے لو میں ہٹ گئی مل لو تم سب میں  
باقی سب سے مل لو یہ کہتی وہ سیٹج سے نیچے چلی گئی

باری باری سب ملی اور خوب تعریف کی سب نے اور کرتی کیسے نہ وہ تھی ہی اتنی  
حسین کوئی بھی اس کے سحر میں جکڑا جاتا

آپی کیا ہوا آپ خوش تو ہے ادا اس لگ رہی ہے مجھے "زمر زمل کی چھوٹی بہن اسے"  
دیکھ بولی

ارے میں خوش ہو بس عائشہ کی یاد آرہی ہے وہ بھی آتی تو کتنا اچھا ہوتا نہ "اپنے"  
چہرے پر پھینکی سی مسکراہٹ لیے بولی

ارے بعد میں خود جا کر مل لینا اب اپنا موڈ ٹھیک کریں سب کیا بولے گے کہ دیکھو  
دلہن کا منہ کتنا بڑا ہے اب انھیں تھوڑی معلوم ہے کہ محترمہ منہ پھولا کر بیٹھی  
ہے زمر ماحول کو خوشگوار بناتے بولی

زمل بھی اس کی باتوں پر مسکرا دی

#####

زمل کی ساس نے اپنے سب رشتے داروں اور دوستوں سے اسے ملوایا ملنے ملانے کے بعد کھانے کا دور چلا کھانا بھی اس نے اپنی بہن، ارم اور کزن کے ساتھ کھایا اس سارے وقت میں وہ جنید کو مکمل فراموش کر چکی تھی اور جنید نے بھی اسے ڈسٹرب نہیں کیا تھا کھانے کے بعد سب کا رخ اب اپنے گھروں کی طرف تھا اس کا دل بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ جانے کا تھا مگر انھوں نے یہ بول کر انکار کر دیا کہ وہ صبح جنید کے ساتھ ہی آئیں

@@@@@@

ولیمے کی تقریب کے ختم ہونے اور سب کے گھروں کا رخ کرنے پر جنید بھی اپنی فیملی کے ساتھ موجود تھا

ماما اب گھر چلے کافی لیٹ ہو گیا ہیں "وہ سمیرا بیگم سے بولا"

ہاں بھئی چلو جنید تم زل کو لے کر اپنی گاڑی میں جاؤ میں اور ارم تمہارے بابا کے ساتھ آتی ہیں

اور وہ سر کو ہاں میں جنبش دیے زل کو ساتھ آنے کا بولتا آگے چل دیا

اس نے بھی اکیلے جانے سے جھر جھری لی لیکن خود کو کمزور نہیں ظاہر کرنے کے  
عظم سے اس کے پیچھے چل دی

گاڑی کے پاس پہنچتے ہی جنید نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا اور بیٹھنے کا اشارہ کیا

میرے ہاتھ سلامت ہے میں خود بھی دروازہ کھول سکتی ہوں اچھے بننے کی کوئی  
ضرورت نہیں "زل نے جل کر کہا

مجھے اچھا بننے کی کوئی ضرورت نہیں تمہارے سامنے "وہ بولا"

ہاہاہاہاہا.... وہ مسنوی قہقہہ لگاتی دو بدوبولی "بنیں بھی مت آپ کی تلخ حقیقت سے میں  
،،،،، "باخوبی واقف ہو

اس سے پہلے کوئی جواب دیتا فون کی بجنے پر وہ وہاں سے ہٹا اپنی سیٹ پر آ بیٹھا اور فون  
کی طرف متوجہ ہوا

وہ بھی اپنی سیٹ سنبھال چکی تھی

فون سننے کے بعد اور پہلے وہ کچھ نہ بولا صرف یہ بول کر فون بند کر دیا کہ وہ ٹائم سے  
پہنچ جائے گا



گھر پہنچنے تک گاڑی میں مسلسل خاموشی کا راج رہا  
دونوں ہی اک دوسرے سے لا تعلق بنے بیٹھے رہے

گاڑی پورچ میں روکی تو زمل اس کی طرف دھیان دیئے بغیر اتری اور اندر چلی گئی

جنید اس کے روائے پر سر دسائس کھینچتا اتر ا اور اندر چل دیا تھکاوٹ اور نیند نہ پوری  
ہونے کی وجہ سے وہ کافی تھک چکا تھا اب روم میں جا کر چنچ کر کے سونے کا ارادہ رکھتا  
تھا

#####

زل کا بھی تھکاوٹ اور نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے برا حال تھا وہ چیخ کرتی بیڈ پر لیٹ چکی تھی جنید روم میں آیا تو اسے بیڈ پر دیکھ سکون کا سانس لیا ڈریسنگ روم سے چیخ کر کے وہ بیڈ کے دوسری طرف آکر لیٹ گیا تھکے ہونے کی وجہ سے دونوں کو معلوم ہی نہیں ہوا کہ نیند کی دیوی ان پر مہربان ہوئی اور وہ گہری نیند سو گئے

#####

حسب معمول جنید کی آنکھ صبح فجر کے وقت کھلی وہ اٹھ کر وضو کے غرض سے  
واشر روم چلا گیا

وضو کرنے کے بعد نماز ادا کی اور اپنے حضور کے آگے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی

اے میرے رب تو غفور و رحیم ہے بے شک ماضی میں جو گناہ مجھ سے سرزد ہوا ہے " وہ معافی کے قابل نہیں آپ بھی جانتے ہے وہ گناہ کرتے وقت میں اپنے ہوش میں نہیں تھا لیکن اب تک جو سزا مجھے ملی کیا وہ کم ہیں جو اب زل کارویاں، مجھ سے اس کی بے رخی برداشت نہیں ہو رہی میں جانتا ہوں اس کا غصہ جائز ہے پلیز اس کے دل میں میرے لیے محبت ڈال دے جیسے میرے دل میں اس کیلئے پہلی نظر میں ہی محبت ڈال دی تھی.... آمین " وہ دعا سے فارغ ہوا تو جائے نماز تہہ کر کے مطلوبہ جگہ رکھا

بیڈ کے قریب پہنچ کر زل کو کندھے سے ہلایا

اپنے کندھے پر کسی کا لمس محسوس کر کے ہڑبڑاتی ہوئی اٹھ بیٹھی

کڑے تیوروں سے اسے گھورا کچھ بولنے کیلئے منہ کھول ہی تھا کہ جنید بول اٹھا

نماز کا وقت ہو گیا ہے نماز پڑھ لو "وہ بول کر رکا نہیں بلکہ جلدی سے ڈریسنگ میں " گھس گیا

زمل جنید کی بات سن کر شرمندہ ہوئی

کیا ضرورت تھی گھورنے کی کیا سوچے گا....؟؟؟ اف مجھے کیا جو مرضی سوچے کیا " فرق پڑتا ہے "خود سے ہی سوال جواب کرتی واشر و م گھس گئی

وضو کرنے کے بعد نماز ادا کی اور دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے ہی تھے کہ کہی آنسو بے جان ہو کر گریں تھے

یا اللہ مجھے کس آزمائش میں ڈال دیا مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہیں پلیز سب ٹھیک کر " دے میں اور برداشت نہیں کر سکتی یہ مقدر نے کیسا کھیل کھیلہ ہے میں اس شخص کو کبھی معاف نہیں کرو گی جس نے مجھے داغدار کر دیا میری پاکیزگی کو ختم کر دیا اب اس رشتے کا کیا انجام ہو گا یہ تو میں نہیں جانتی بس مجھے صبر دیجئے گا... آمین " اپنے آنسو صاف کرتی جائے نماز کو تہہ کر کے رکھتی بیڈ پر لیٹتے ماضی میں کھو گئی

@ @ @ @ @ @ @

٪ مکمل ماضی ٪



سب کو سلام کرتی وہ بھی کرسی پر بیٹھ چکی تھی لیکن ناشتہ نہیں کر رہی تھی

کیا ہوا میری گڑیا کو منہ کیوں پھولا ہوا ہے کسی نے کچھ کہا "ملک شاہد صاحب زمل" کے بابا نے لاڈ سے اپنی بیٹی سے پوچھا جو ناشتہ کرنے کے بجائے منہ پھولائے بیٹھی تھی

اس سے پہلے کے زمل کچھ بولتی اس کی ماما بول اٹھی آپ کی لاڈلی کا آج یونی جانے کا موڈ نہیں اس لیے ایسے بیٹھی ہے

کیا ہوا میری بیٹی کی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ زمل کے بابا فکر مندی سے پوچھنے لگے

بابا میں ٹھیک ہو بس صبح اٹھا نہیں جاتا اور ماما اتنی جلدی اٹھا دیتی ہے زل منہ بنا کر بولی

اچھا اب نخرے چھوڑے اور ناشتہ کرے اب کی بارز مر بولی

اور وہ بھی بغیر کوئی بحث کیے ناشتہ کرنے لگی

#####

یہ تھا ملک ہاوس جہاں ملک شاہد صاحب اپنی بیوی نادیا ملک اور دو بیٹیوں کے ساتھ  
لاہور میں قیام پزیر تھے بڑی بیٹی زل جو کے یونی میں گریجویشن کے لاسٹ ایئر میں  
تھی اور چھوٹی بیٹی زمر جو کے کالج میں سیکنڈ ایئر کی طالبہ تھی شاہد صاحب سرکاری



دفتر میں کلرک تھے اسلام آباد کے رہائشی تھے لیکن ان کا ٹرانسفر لاہور ہوا تھا اس وجہ سے وہ لاہور میں قیام پزیر تھے

#####

ارم یار جلدی کرو میں لیٹ ہو رہا ہوں جنید گھڑی پر ٹائم دیکھتا ہوا بولا

چلے میں آگئی ارم لا پرواہی سے جنید کو دیکھتی بولی

حد ہے تیار ہونے میں اتنا وقت لگتا ہے جنید نے اسے گھور کر پوچھا

جبکہ ارم کندھے اچکائے باہر کی طرف بڑھ گئی

اور جنید بھی باہر آکر گاڑی میں بیٹھ گیا

کل سے اگر تم نے دیر کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا گاڑی گیٹ سے باہر نکالتے  
ہوئے بولا

لیکن مقابل تو آرام سے سیٹ کی پشت سے سرٹکائے آنکھے موندے بیٹھی تھی

جنید اسے اس طرح دیکھ کر لب بچ گیا جانتا تھا بولنے کا کوئی فائدہ نہیں

کل وہ ہی ہو گا جو آج ہو ا کیونکہ جب سے ارم کا کالج میں ایڈمیشن ہوا تھا جنید ہی اسے  
چھوڑ کر یونی جاتا تھا اور اب تو یہ بحث روز کا معمول تھا

ارم جان پوچھ کر اسے لیٹ کر واتی اسے چڑھانے میں اسے مزہ جو آتا تھا

ارم کو ڈراپ کرنے کے بعد گاڑی کا رخ اب یونی کی طرف تھا

جہاں اب اس کے دوستوں نے اس کی کھچائی کرنی تھی لیٹ آنے پر

#####

یہ تھی عالم فیملی جہاں فیاض عالم اپنی بیوی سمیرا عالم اور دو بچوں کے ساتھ اسلا آباد  
میں رہتے تھے بڑا بیٹا جنید عالم جو بزنس میں گریجویٹ کے لاسٹ ایئر میں تھا اور  
چھوٹی بیٹی ارم عالم جو فرسٹ ایئر میں تھی فیاض عالم کا اپنا ذاتی بزنس تھا اور سب بہت  
خوشی سے رہتے

@@@@@@

جنید یونیورسٹی پہنچا تو حسب معمول لیٹ ہو چکا تھا

وہ تیز قدم اٹھاتا کلاس پہنچا مگر کلاس شروع ہو چکی تھی

May I come in mam...??

جنید لٹکے منہ کے ساتھ بولا اسے پتا تھا اب اچھی خاصی بے عزتی ہوگی

مسٹر جنید آپ کو کلاس اسٹارٹ ہونے کا ٹائم نہیں پتا جواب کلاس میں آنے کی " اجازت مانگی جا رہی ہیں " میم نے گھوری سے نواز کر پوچھا

سوری میم آج لیٹ ہو گیا آئندہ ایسا نہیں ہوگا " نہایت ہی معصومیت سے بولا "

اوکے آجائے مگر یہ فرسٹ اور لاسٹ ٹائم ہیں " میم بولی اور اسے اندر آنے دیا "

وہ بھی تھینکس بولتا اپنی سیٹ سنبھال چکا تھا اور اب لیکچر سننے میں مصروف تھا

#####

زل ناشتہ کے بعد اپنے بابا کے ساتھ یونی پہنچی

زل اپنے بابا کے ساتھ یونی آتی تھی اور واپس وہ بس سے جاتی تھی

جبکہ زمر کو وین پک اور ڈراپ کرتی تھی

زل یونی پہنچتے ہی اپنی دوست کا انتظار کرنے لگی

اف حد ہے کبھی جو مجھ سے پہلے پہنچے میڈم زمل عائشہ کو آتے دیکھ شروع ہو چکی تھی

بس کرو میری واٹ لگانا چلو کلاس کا ٹائم ہو گیا ہیں عائشہ اس کو خاطر میں نہ لاتی ہوئی  
بولی

ہاں جلدی کرو ایک منٹ بھی دیر ہوئی تو میم نے چھوڑنا نہیں زمل گھڑی پر ٹائم دیکھتے  
بولی

دونوں کلاس کی طرف چل دیں اور پھر کلاس شروع ہونے کے بعد بے دلی سے لیکچر  
سننے لگی اب انہیں ایک گھنٹہ ایسے ہی گزارنا تھا

لگاتار لیکچر ہونے کی وجہ سے وہ کافی تھک چکی تھی

عائشہ چل یار کینیٹین سے کچھ کھا لیا جائیں بہت بھوک لگی ہیں زمل بھوک سے نڈھال  
بولی

اور دونوں کینیٹین کی طرف چل دی

کینیٹین پہنچنے کے بعد زمل نے بریانی ساتھ کولڈ ڈرنک اور عائشہ نے برگر آرڈر کیا

کچھ ہی ٹائم کے بعد دونوں کھانے سے انصاف کرنے میں مصروف تھیں

کھانے کے بعد کے لیکچر اٹینڈ کرنے کے بعد وہ گھر جانے کیلئے بس سٹینڈ پر بس کا انتظار  
کرنے لگی



دس منٹ کے بعد ہی بس آرو کی اور وہ اس میں بیٹھتی گھر کی طرف چل دی

#####

جنید نے بامشکل دو لیکچر لیے تھے کہ دوستوں کی پر زور فرمائش پر کینیٹین جانا پڑا

کیا کھاؤ گے کیا آرڈر کرو؟؟؟ ذیشان جنید اور نعمان سے پوچھتے بولا

کچھ بھی کھالوں گا آرڈر کر جلدی نعمان بولا

پھر جنید کی طرف دیکھا وہ کندھے اچکا گیا

ذیشان نے تینوں کے لیے چائے اور سینڈویچ آرڈر کیے وہاں پر یہ دونوں ہی چیزیں  
اچھی ملتی تھی

یار اس پڑھائی سے کب پیچھا چھوٹے گا مجھ سے نہیں یہ مشکل کتابیں پڑھی جاتی ""  
نعمان کتابیں میز پر رکھتا اکتائے لہجے میں بولا

"تو یونی کیوں آتا ہے چھوڑ دے سب اپنی لائف کو انجوائے کر"

جنید رسائی سے بولا اور اپنے فون میں مصروف ہو گیا

جبکہ نعمان تلملا گیا اگر پڑھائی نہ کی تو کیا کرو گا

پاپا کے پیسوں پر عیش کروں ذیشان مشورہ دیتا بولا

اور پاپا تو آرام سے عیش کرنے دے گے نعمان منہ بسورے بولا

بھائی یہ آپکی چائے اور سینڈوچ لڑکا ٹیبل پر رکھتا بولا اور چلا گیا

یار چھوڑو سب باتیں انجوائے کرو پھر کلاس بھی لینے جانا ہے جنید بولا

تینوں نے مل کر کھانے سے انصاف کیا اور کلاس لینے چل دیں

#####

زل تھکی ہاری گھر پہنچی اور گھر میں داخل ہوتے ہی زمر اور ماما کو سلام کیا

چونکہ زمر کو وین پک اینڈ ڈراپ کرتی تھی اس لیے وہ کالج سے جلدی گھر پہنچ جاتی

جبکہ زمل کو وقت لگ جاتا کیونکہ یونی گھر سے کافی فاصلے پر تھی

ماما بہت بھوک لگی ہے جلدی سے کھانا دیں زمل پیٹ پر ہاتھ رکھتے بولی

اچھا میں کھانا لگاتی ہو تم فریش ہو کر آ جاؤ ناد یہ بیگم کہتی کچن کی طرف چل دی

زل بیگ اٹھاتی کمرے میں چلی آئی اور فریش ہونے واش روم میں گھسی

فریش ہونے کے بعد نیچے آ کر ڈائینگ پر بیٹھی کھانے کا انتظار کرنے لگی

ارے ماما کھانے میں دیر کیوں ہے بہت بھوک لگی ہے زل بولی

لو ایک تو تمھاری فیورٹ بریانی بنائی اوپر سے میڈم منہ بنا رہی ہے بریانی کھڑے ٹیبل پر رکھتی ناد یہ بیگم بولی

واہ جی واہ آج تو کھانے کا مزہ ہی آجائے گا زمل بریانی کو دیکھتی خوشی سے بولی

ماما قسم سے آپ جیسی بریانی کوئی نہیں بنا سکتا آج تو کھانے کا مزہ آگیا زمل بریانی سے  
بھرپور انصاف کرتی بولی

کھانے کے بعد زمل اور زمر دونوں سیٹنگ روم میں بیٹھ کر پڑھائی میں مصروف ہو  
چکی تھی

زمل گھڑی کو دیکھتی اٹھی جو شام کے 'پانچ' بج رہی تھی

ماما یہ چھوڑے آج شام کا کھانا میں بناو گی آپ آرام کر ہی زل چکن میں کم کرتی ناد یہ  
بیگم سے بولی

اور وہ اپنی بیٹی کو دیکھ مسکرا دی اور چکن سے چلی گئی وہ جانتی تھی اب ان کی ایک نہیں  
چلے گی اور سارے کام زل خود کریں گی

وہ چکن کے سارے کام نمٹا کر باہر نکلی تھی کہ بابا کی آواز آئی

وہ بھی آواز کے کوسنتے ہال میں سلام کرتی داخل ہوئی

وعلیکم سلام میرا بچہ کیا کر کے آیا ہے کافی تھکا لگ رہا ہے ملک شاہد نے پیار سے بیٹی  
سے پوچھا

کچھ نہیں بابا آج آپ کا فیورٹ سالن بنایا ہے زمل چہکتی بولی

قیمہ ملک شاہد بڑبڑائے

بلکل ٹھیک بولے آج قیمہ بنایا ہے اپنہ ہاتھوں سے زمل بابا کی بڑبڑاہت سنتے تیزی سے بولی

اچھا چلو کھانا لگاؤ تب تک تمہارے بابا فریش ہو کر آتے ہے ناد یہ بیگم زمل سے بولی



یہ تو نا انصافی ہوئی ماما کھانا میں نے بنایا ہیں اب ٹیبل پر زمر لگائے گی زل رسانیت سے  
بولی

زمر تو بہن کی بات سن کر تملہا ہی گئی تھی

اس سے پہلے جنگ عظیم شروع ہوتی ناد یہ بہگم زمر کو کھانا لگانے کی ہدایت دینے لگی

زمر بھی پاؤں پٹکتی کھانا لگانے چلی گئی

خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا

زل اور زمر تم دونوں اپنے روم میں جا کر پڑھائی کرو باقی کا کام میں خود کر لوں گی  
نادیہ بیگم بولی

اور ان کی بات مانتی وہ دونوں بھی جا چکی تھی

#####

جنید یونی سے آف کرنے کے بعد ارم کے کالج کے سامنے اس کا انتظار کر رہا تھا

تقریباً سب لڑکیاں باہر آچکی تھی مگر ارم نے نہ آنے کی قسم کھا رکھی تھی

ارم اپنی دوست کے ساتھ باہر نکلی اور اسے الوداع کر کے گاڑی کی جانب آئی

سب لڑکیاں جاچکی ہے تم اتنی لیٹ کیوں آئی میں کب سے انتظار کر رہا ہوں جنید ارم  
کو دیکھتا ترکی بہ ترکی بولا

یہی سارے سوال جواب کرنے ہے یا اندر بیٹھ جاو ارم بولی

جنید نے اپنی سیٹ سنبھالی تو ارم بھی اپنی جگہ بیٹھ چکی تھی

ہاں اب بولو اتنی لیٹ کیوں نکلی جنید نے گھور کر پوچھا

کچھ خاص نہیں وہ رش تھا اتنا تو میں نے سوچا آرام سے آخر پر نکلو گی ایسے دھکوں سے  
بھی بچ جاو گی اور تو کچھ نہیں وک اس کی گھوری کو خاطر میں نہ لاتی ہوئی بولی

جنید کا تو غصے سے برا حال تھا اور اب وہ سوچ چکا تھا اسے کیا کرنا ہے

گاڑی کا رخ گھر کی طرف تھا لیکن مکمل خاموشی تھی  
اتم بھی بھائی کا غصہ جانتی تھی اسی لیے کچھ نہ بولی پر حیران بھی تھی بھائی نے ابھی تک  
کچھ کہا کیوں نہیں ضرور دال میں کچھ کالا ہے

گاڑی گھر کے پورچ میں رکی جنید کا زور سے دروازہ بند کرنے پر ارم ہوش میں آئی اور  
باہر نکلی

اسلام و علیکم ماما جنید ماں کو سلام کرتا صوفے پر بیٹھ گیا

تبھی ارم بھی ماں کو سلام کرتی داخل ہوئی

و علیکم سلام آب میرے بچے بہت تھکے ہوئے لگ رہے ہیں چلو دونوں فریش ہو جاو  
میں کھانا لگواتی ہوں سمیرا بیگم پیار سے دونوں کو دیکھتے بولی جن میں ان کی جان تھی  
اور کچن کی طرف چل دی

جنید بھی بغیر کوئی بحث فریش ہونے چل دیا

اور ارم بھی روم میں جا چکی تھی

دونوں جانتے تھے ان کی ماما نے بھی ابھی تک کھانا نہیں کھایا ہو گا

دونوں فریش ہو کر ڈائمنگ ہال میں پہنچے جہاں کھانا لگ چکا تھا

ارے ماما آپ کھانا شروع کرے ٹھنڈا ہو جائے گا ارم ماں کو بیٹھے دیکھ بولی

کتنی بات بولا ہے آپ کو ہمارے انتظار میں بھوکے مت رہا کرے پر آپ نہیں مانتی

جنید ماں کو دیکھ پیار سے بولا

جانتا تھا بولنے کا کوئی فائدہ نہیں روز وہ یہی بولتا تھا پھر بھی روز اکٹھے کھانا کھاتے

ماما مجھے کچھ کام ہے میں تھوڑی دیر میں آ جاؤ گا جنید کھانے سے فارغ ہوتا کھڑے  
ہوتے بولا

اللہ حافظ میری جان اپنا دھیان رکھنا سمیرا بیگم بولی  
او کے اللہ حافظ جنید ماں کو بولتا باہر آیا

گاڑی میں بیٹھ کر نعمان کو کال کی اور اپنے آنے کا آگاہ کرتا گاڑی کو زن سے سڑک پر  
دوڑانے لگا

@ @ @ @ @

جنید ریسٹورنٹ کی پارکنگ میں گاڑی کھڑی کرتا باہر نکلا اور ریسٹورنٹ کے اندر کی طرف چل دیا جہاں نعمان اور ذیشان اس کا انتظار کر رہے تھے

وہ اندر داخل ہوا تو چاروں اور نظریں گھومائی ایک کارنر کے ٹیبل پر بیٹھاپایا جہاں ان کے ساتھ ایک لڑکی بیٹھی تھی

وہ اپنی مغرور چال چلتا ان تک پہنچا

ہائے بروذیشان اس کے تیور دیکھتا اٹھ کر گلے ملا

اس نے صرف آبرو آچکا کر دیکھا جیسے پوچھا ہو مجھے کیوں بلایا



وہ ارم کے انتظار میں تھا جب اسے ذیشان کا میسج ملا کہ وہ ریسٹورنٹ میں اس کا انتظار کر رہے ہیں فارغ ہو کر پہنچے

ذیشان بیچاری شکل بنا اسے دیکھنے لگا اور بولا  
جنید ان سے ملو یہ نعمان کی کزن کائنات ہے

اور کائنات یہ جنید عالم جن کے بارے میں آگے ہم بات کر رہے تھے

جنید جو پہلے ذیشان کو گھورنے میں مصروف تھا ساتھ بیٹھے نعمان کو گھور رہا تھا

نعمان اسے دیکھتا کندھے آچکا گیا موصوف کی گھوری کا بھی کوئی اثر نہ ہوا

ہیلو،،، کائنات نے جنید کے سامنے کھڑا ہو کر ہاتھ آگے کیا  
نہ چاہتے ہوئے بھی جنید نے ہاتھ ملا یا چہرے پر پہلے جیسی ہی ناگواری تھی جو اسے  
دیکھتے ہی ہوئی

ارے بیٹھ جاؤ اب کھڑے ہی رہنا ہے نعمان اکتائے ہوئے بولا

بولو کیا کام تھا کیوں بلایا....؟؟؟ جنید بیٹھتے بولا

ویسے یار ہم تینوں نے مل کر لہجہ کیا تو سوچا کیوں نہ تم کو بھی بولائے پھر مل کر کوئی پی  
جائیں نعمان حقیقت بتاتا اشارے سے ویٹر کو پاس بولایا

چار کپ کوئی کا آرڈر دیتا سب کی طرف متوجہ ہوا

جنید بے وجہ موبائل میں گھسا تھا کائنات جنید کو دیکھنے میں بڑی تھی ذیشان پریشان  
شکل لیے بیٹھا تھا

اب صبح جنید اس کے ساتھ کیا کریں گا وہ سوچ کر اس کے پسینے چھوٹ رہے تھے

تجھے کیا ہوا طبعیت تو ٹھیک ہے نعمان اس کی حالت دیکھ کر دل میں خوش ہوتے بولا

ہاں میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا زبردستی کی مسکان چہرے پر سجائے ذیشان بولا

تبھی ویٹر نے کوئی لا کر پیش کیں اور چلا گیا

تم کو ہم نے موبائل استعمال کرنے کے لئے نہیں بلایا نعمان جنید کو دیکھ کر بولا

ہاں تو کوئی ابھی آئی ہے پیتا ہوں اس کے لیے ہی بلایا ہے نا وہ تپا سا بولا

اس سے پہلے کوئی بحث ہوتی کائنات بولی

کیا یار چھوڑو لڑنا انجوائے کرو اور جنید آپ پلیز کول رہے "وہ جنید کو غصے میں دیکھتے"  
پیار سے بولی اور اس کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھا

ذیشان تو اس کی بہادری پر خوش ہو گیا

یونی میں کسی لڑکی کی اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ جنید سے فرینک ہوں

لڑکیوں سے بات کرتے چہرے پر سختی کا خول چڑھالیتا اور اس کا سخت رد عمل دیکھ  
کوئی لڑکی اس سے فرینک ہو کر بات نہیں کرتی

کہ مقابل کا کیا پتہ سب کے سامنے عزت افزائی کر دیں

البتہ پڑھائی میں اچھا ہونے کی وجہ سے کسی کو کوئی مسئلہ ہوتا تو اس کی مدد کر دیتا

لیکن ایک حد تک

کائنات کے اس رد عمل پر چونکہ پر نعمان کا خیال رکھتے ضبط کر گیا اور اپنا ہاتھ کھینچ لیا

کوئی پینے اور ادھر ادھر کی باتیں کرتے وقت کا پتا ہی نہ چلا

گھڑی پر ٹائم دیکھتے جنید اٹھ کھڑا ہوا اور انہیں بغیر وضاحت دیے گھر چلا گیا

#####

یار تمہارا دوست عجیب ہے نہ کچھ بولا نہ بتایا اور اٹھ کر چلا گیا کائنات اکتائے ہوئے  
بولی

تم اسے چھوڑو وہ ایسا ہی ہے ذیشان بولا

ویسے تمہیں اس میں کیوں دلچسپی ہو رہی ہیں نعمان نے گہری نظروں سے جانچتے  
پوچھا

ویسے تم سے یہ امید نہیں تھی وہ بھی دوبا دوبا بولی

ذیشان اور نعمان نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر نظریں اس کی طرف کی جو  
لاپرواہ بنی بیٹھی تھی

ایسے کیا دیکھ رہے ہو اتنا ہینڈ سم تھا تمہارا دوست کوئی بھی لڑکی فدا ہو جاتی تو میں کیا  
چیز ہوں وہ سچائی سے بولی

جبکہ وہ دونوں اس کی باتیں سنتے سنتے میں مبتلا ہو گئے

کیا ہوا تم لوگ کچھ بولویا میں ہی بولتی رہو گی ان دونوں کو چپ دیکھ وہ گھڑ بڑاتی بولی



تم پاگل ہو کیا بکو اس کر رہی ہو جیسا تم سوچ رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہو گا ذیشان اسے  
دیکھتا بولا

ذیشان ٹھیک بول رہا ہے نعمان نے بھی اتفاق کیا

ویٹ پاگل میں نہیں تم لوگ ہو تم لوگ سمجھ رہے ہو میں جنید سے صرف دوستی کرنا  
چاہتی ہو وہ دوستی پر زور دیتی بولی

ان دونوں نے بھی ہاں میں سر ہلایا

جی نہیں میں صرف دوستی نہیں بلکہ ساری زندگی گزارنے کا سوچ رہی ہوں مجھے جنید بہت اچھا لگا اور میں اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں وہ ایک ہی سانس میں بولی

کیا سب سے پہلے نعمان ہوش میں آتے چیخا

تمہاری کزن کا دماغ خراب ہو گیا ہے ورنہ ایسی بات نہ کرتی ذیشان نعمان کو دیکھتے  
بولا

اب کچھ غلط بھی تو نہیں کہا میں نے

تم جانتی بھی ہو اس کے بارے میں لڑکیوں سے کوسوں دور رہتا ہے ایسے جیسے الرجی  
ہوں ذیشان منہ بسورے بولا

اس بات کی ٹینشن تم لوگ نہ لو میں جانو جنید جانے بس جب تم لوگوں کی مدد کی  
ضرورت پڑی تو میرے ساتھ رہنا وہ خوشی سے بولی

او کے اب ہمیں چلنا چاہیے کافی دیر ہو گئی ہیں نعمان گھڑی دیکھتا جواب شام کے پانچ  
بج رہی تھی کھڑا ہوا

کائنات بھی ذیشان سے ملتی نعمان کے ساتھ باہر کا رخ کیا

#####

جنید گاڑی کو پورچ میں کھڑا کرتا اندر کی طرف چل دیا

ڈٹنگ ہال میں داخل ہوا تو ارم کو پڑھتے پایا

وہ اس کے قریب ہی صوفے پر بیٹھ گیا

پاپا آگئے یا نہیں اور ماما کہہ رہے وہ آگے پیچھے نظریں دوڑاتا ارم سے بولا

پاپا روم میں ہے اور ماما کچن میں ارم کتابوں میں سر دیے مصروف سی بولی

تم بھی کچن میں چلی جایا کرو تا کہ ماما کو بھی آرام مل سکے ارم کے سر پر تھپڑ رسید کرتا

بولا

اگر اتنا خیال ہے ماما تو آپ بہولے آئے میرے پیچھے مٹ پڑے وہ اسے گھورتی بولی

ارے بھی کس بات پر بحث چل رہی ہیں بہن بھائی میں فیاض عالم ہال میں داخل  
ہوتے دونوں کی باتیں سنتے بولے اور صوفے پر بیٹھ گئے

کچھ خاص نہیں پایا بس ایسے ہی جنید بولا

پاپا بھائی مجھے ماما کے ساتھ کچن میں کام کرنے کا بول رہے تھے

تو پھر ہماری لاڈلی نے کیا جواب دیا

یہی کے اتنا خیال ہے ماما کا تو آپ بہولے آئے ان کے لیے ارم مسکراتی بولی

ویسے آئیڈیا برا نہیں کیا خیال ہے بر خور دار جنید کو دیکھتے شرارت سے بولے

جانتے تھے ان کا بیٹا ابھی پڑھ کر کچھ بننا چاہتا ہے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے بعد وہ  
اس بارے میں سوچے گا

پاپا آپ جانتے ہیں ابھی ایسا کچھ نہیں چاہتا وہ خفگی سے بولا

کیا باتیں ہو رہی ہیں سمیرا بیگم اندر آتی بولی

کچھ نہیں ماما بس آپ کے آرام کا سوچ کر بہولانے کا سوچ رہے ہیں پاپا آرام جلدی سے  
بولی

جبکہ سمیرا بیگم نے گھورنے پر اکتفا کیا

جانتی تھی بیٹے نے سختی سے اس مسئلے پر بات کرنے کا منع کیا ہے جب تک وہ اس  
قابل نہیں ہو جاتا تب تک شادی کی کوئی بات نہ کی جائیں

ملازمہ کا کھانا لگانے کی اطلاع پر سب ڈائمنگ کی طرف چل دیے

ہلکی پھلکی گفتگو میں کھانا کھایا گیا

ارم صبح سے تمہیں ڈرائیور چھوڑ کر آیا کرے گا جنید نے ارم کو دیکھتے بم پھوڑا

اس سے پہلے کوئی وجہ پوچھتا جنید نے ساری بات والدین کو بتائی

کیسے وہ اسے لیٹ کرواتی اور پھر گھنٹوں کالج کے باہر انتظار کرواتی

ارم تو بس سر جھکائے کھانا کھاتی رہی جانتی تھی اب اگر کوئی ایسی ویسی حرکت کی تو پاپا

ماما سے بھی ڈانٹ پڑ جانی



سب نے اس کا ڈرائیور کے ساتھ جانے پر اتفاق کیا  
کھانے سے فارغ ہو کر سب نے اپنی کمریوں کا رخ کیا

@ @ @ @ @ @

زمل پڑھائی سے فارغ ہو کر واشروم گئی اور وضو کر کے باہر نکلی

عشاء کی نماز ادا کی اور سونے لیٹی اور موبائل فون اٹھایا

اس کی عادت تھی سونے سے پہلے فون چیک کرنے کی

حسب معمول عائشہ کے میسج ملے

یار کدھر بزی ہو

ایک تو جلدی رپیلے نہیں کرتی

کن کاموں میں مصروف ہوں

فون کیوں رکھا ہے جب بات نہیں کرنی ہوتی

ایسے بہت سے میسج تھے وہ پڑھتی جا رہی تھی اور مسکراتی جا رہی تھی

عائشہ کا یہ روز کا کام تھا

وہ اسے جواب دیتی فون رکھ چکی تھی مختلف سوچوں میں گم جانے کب نیند کی دیوی

اس پر مہربان ہوئی وہ سوچکی تھی

#####

جنید کھانے سے فارغ ہو کر کمرے میں چلا آیا نمازِ عشاء ادا کی اور سونے لیٹا

لیکن کائنات کی حرکت سوچ کر اس کو سخت غصہ آرہا تھا

اور دل ہی دل میں صبحِ ذیشان کی کلاس لینے کا سوچ رہا تھا

سوچ سوچ کر اس کے سر میں درد کی ٹیسس اٹھ رہی تھی

اٹھ کر بچن میں چلا آیا اور اپنے لیے کوئی بنائی

جب بھی اس کو سرد درد ہوتا تو کوئی پینے سے اسے آرام ملتا

کوئی لے کر روم میں آیا اور بیڈ پر نیم دراز ہوا

کوئی پینے کے بعد کچھ بہتر محسوس کر رہا تھا تبھی لیٹا اور لیٹتے ہی نیند میں کھو گیا

#####

روز کی طرح زل فجر کے وقت اٹھ گئی

واشروم سے وضو کر کے باہر نکلی اور نماز ادا کی

دعا میں سب کی خوشیاں مانگی اور اٹھ کھڑی ہوئی

نماز کے بعد اس نے زمر کے کمرے کا رخ کیا جانتی تھی ابھی تک سوئی ہوئی ہوگی

زمر کو سوتا پایا کر اس کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے

زمر اٹھ جاؤ نماز کا وقت ہو گیا ہے زمر کا کندھا ہلاتی بولی

ارے آپ سوئے دے نہ ابھی تو سوئی تھی اتنی جلدی فجر کیسے ہو گئی زمر کروٹ  
بدلتے بولی

زمر تم اٹھ رہی ہو یا میں پاپا کو آواز لگاؤ

ہمیشہ کی طرح زمل کی دھمکی کام کر گئی اور زمر اٹھ بیٹھی

آپ میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتی کوئی چھوٹی بہن کو دھمکی دیتا ہے زمر منہ  
لٹکائے بولی

نماز میں کسی قسم کی غلطی نہیں سہی جائے گی اور تم بھی کتنی ڈھیٹ ہو روز جگنا پڑتا ہے عادت ڈال لو صبح جلدی اٹھنے کی اور بغیر دھمکی کے تو ہلتی نہیں زل بھی دو بدو بولی

زمر بھی منہ بسورے واشر و مگھس گئی وضو کرنے کے بعد زل کی موجودگی میں نماز ادا کی دعا کرنے لگی

یا اللہ مجھے میرے گھر والوں کو ہمیشہ خوش و خرم رکھنا سب مصیبتوں سے بچانا اور "ہمیں نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور آپ کی جلدی سے شادی ہو جائے تاکہ میری جان چھوٹے... آمین" ہاتھوں کو منہ پر لپیٹے آخری الفاظ ذرا اونچی آواز میں بولی

جبکہ زل نے اسے گھورا

اور وہ لا پرواہ بنی کندھے اچکا گئی

جائے نماز طے کرتے رکھتی ہوئی بیڈ پر زمل کے ساتھ دراز ہوئی

کچھ لمحوں بعد زمل نے زمر کو اٹھایا جو پھر سے سونے کی تیاری میں تھی

اور اپنے ساتھ کچن میں لے آئی اور دونوں بہنیں ناشتہ بنانے لگی

ارے تم لوگ کیوں ناشتہ بنا رہی ہوں میں خود بنا لیتی ناد یہ بیگم دونوں کو ناشتہ بناتے  
دیکھ بولی



ڈیر ماما آپ روز بناتی ہیں آج سوچا ہم بنا لیتے ہیں

کیوں آپ زمر ناد یہ بیگم کی گردن میں باہیں ڈالتی زمل کو بولی

زمل نے زمر کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا

زمر اسے دیکھتی کندھے اچکا گئی

ناشتہ بنانے کے بعد تینوں مس بیٹی نے مل کر ٹیبل پر لگایا

زمر جاؤ اپنے پاپا کو بلا لاؤ ناد یہ بیگم زمر سے بولی

جی ماما آپ لوگ بیٹھے میں پایا کو بلا کر لاتی ہوں زمر ماما کو بولتی ہال سے باہر نکلی

اور رخ پایا کے کمرے کی طرف کیا

دروازے کو کھٹکانے کیلئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دروازہ کھلا

آپ یہاں شاہد صاحب نے زمر کو سامنے کھڑا دیکھ پوچھا

جی پایا ناشتہ لگ گیا ہے تو آپ کو بلانے آئی تھی زمر نے جواب دیا

اور دونوں باپ بیٹی نے ڈائمنگ ہال کا رخ کیا

وہاں پہنچتے شاہد صاحب نے سب کو سلام کیا اور ناشتے کی طرف متوجہ ہوئے

سب نے خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا اور تیار ہونے اپنے کمروں کا رخ کیا

روز کی طرح زمل اپنے پاپا کے ساتھ یونیورسٹی نکلی

اور زمر اپنی وین پر کالج گئی

جبکہ نادیہ بیگم کام میں مصروف ہو چکی تھی

#####

جنید کی آنکھ فجر کے وقت کھلی اٹھ کر نماز ادا کی

اور جاگنگ کے لیے نکل گیا

جاگنگ کے بعد گھر پہنچا تو ڈائمنگ ہال سے باتوں کی آواز پر وہی کارخ کیا

اسلام و علیکم ہال میں داخل ہوتے ہی سب پر طائرانہ نظر ڈالتے بولا

و علیکم سلام سب نے یک زبان ہو کر جواب دیا

بیٹا آپ فریش ہو جاؤ میں آپ کا ناشتہ بنواتی ہوں سمیرا بیگم بیٹے کو پیار سے دیکھتے بولی

اور وہ بھی سر کو ہاں میں ہلاتا کمرے میں تیار ہونے کیلئے گھس گیا

بیس منٹ کے بعد وہ ٹیبل پر موجود ناشتہ کرنے میں مصروف تھا

ٹوسٹ ایک اور ساتھ گرم گرم چائے پینے میں مصروف تھا  
ناشتے کے بعد سب کو اللہ حافظ کرتا گاڑی میں آ بیٹھا اور گاڑی کو زن سے بھگالے گیا

ایک گھنٹے کا سفر وہ آدھے گھنٹے میں طے کرتا یونیورسٹی پہنچا تھا

یونیورسٹی پہنچتے ذیشان سے بھی حساب کلئیر کرنے کا سوچ رہا تھا

یونی پہنچتے ہی اس نے ذیشان کو آڑے ہاتھوں لیا

ہاں بھی بتا کل کیا حرکت کی جنید ذیشان کی گردن پکڑتا بولا

نہیں یار وہ تو نعمان بول رہا تھا تبھی تجھے بلایا ذیشان اپنا گلا چھوڑواتا بولا

جبکہ جنید کا گردن پر زور دینے سے ہلکی سی آہ.... نکلی

چھوڑ مار دے گا کیا....؟؟؟ ذیشان دبی آواز میں بولا

جنید نے ہاتھ جھٹکا اور وہ لڑکھڑاتا ہوا سنبھلے

ایم سوری مجھے تجھ سے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے تھا ذیشان شر مندہ سا بولا

اچھا اب ایسی مسکینوں والی شکل نہ بنا موڈ ٹھیک کر اور آئندہ ایسی غلطی نہ کرنا جنید

اسے سمجھاتے ہوئے بولا

وعدہ ایسا کچھ نہیں کروں گا وہ پر اعتماد سا بولا

اچھا اب چل کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے جنید گھڑی دیکھتے ہوئے بولا

اور دونوں کلاس لینے چل دیے

@ @ @ @ @

زل کی آنکھ الارم سے کھلی تو فون اٹھا کر دیکھا جہاں صبح کے ساڑھے پانچ بجے تھے

گرمی کی شدت بھی آج کچھ زیادہ تھی

وہ اٹھی اور واشروم گھس گئی گرمی کی شدت سے تنگ آکر اس نے شاور لیا وضو کیا اور  
باہر آگئی

نماز ادا کی نماز کے دوران اس کے کپڑے پسینے سے شرابور ہو چکے تھے

نماز کے بعد اس نے کمرے سے باہر کا رخ کیا

زمر کے کمرے میں داخل ہوئی تو زمر کو نماز پڑھتے پایا

وہ خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ گئی اور زمر کا انتظار کرنے لگی

زمر نماز ادا کرنے کے بعد زمر کے پاس آکر بیٹھ گئی



کیا ہوا آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے زل کی بند آنکھوں کو دیکھتے پریشانی سے بولی

میں ٹھیک ہو بس آج گرمی کچھ زیادہ لگ رہی ہیں زل بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی

بلکل آج تو گرمی سے برا حال ہے اسی وجہ سے میری آنکھ کھل گئی ورنہ آپ کو پتا ہے  
نہ آپ جب تک نہ اٹھائے میں کہا اٹھتی ہوں زمر زل کی بات سے اتفاق کرتے  
ہوئے بولی

اچھا جی میں بھی کہو آج سورج کہا سے نکلا ہے زل مسکراتے ہوئے بولی

زمر تو منہ بگاڑ کے رہ گئی

اچھا چلو اب اٹھو کچن میں چلے ناشتہ بنانے آج تمہاری باری ہے زمل کھڑے ہوتی  
بولی

کیا ااا ازمر تو جیسے صدمے میں آگئی تھی

جی وہ بھی شان بے نیازی سے بولتی باہر کی طرف بڑھی

آج ایک تو گرمی بھی اتنی ہے اور آپ مجھے چولہے کے آگے کھڑا کرے گی وہ  
معصومیت سے بولی

کیوں نہ چولہے کے آگے کھڑا کرو بھی مجھے تم سے زیادہ گرمی لگتی ہے لیکن میں کام تو کرتی ہوں پھر تم کیوں نہیں زل بھی حساب برابر کرتی بولی

باتوں باتوں میں وہ کچن میں پہنچی تو نادیدہ بیگم کو کھڑے پایا

اسلام و علیکم ماما دونوں نے بیک وقت سلام کیا

و علیکم سلام !!! چلو اب بتاؤ کیا بناؤ کیا ناشتہ کرنا ہے

ماما آپ ہٹے میں ناشتہ بناتی ہوں زل نے ماں کو گرمی میں کھڑے دیکھ پیار سے کہا

نہیں تم دونوں باہر بیٹھو اور بتاؤں کیا کھاؤ گی نادیہ بیگم چائے کا پانی چولہے پر چڑھاتے ہوئے بولی

ایک کام کریں آج بہت گرمی ہے تو آپ چائے بنا لیں ہم ساتھ میں بیکری کا کچھ کھا لیں گے کیوں زمر زمل زمر کی طرف دیکھتی بولی

بلکل آپنی ٹھیک بول رہی ہے زمر بھی مسکراتی بولی

اچھا اندر گرمی ہے تم دونوں باہر ہال میں پنکھا لگا کر بیٹھو میں ناشتہ بنا کر وہی لاتی ہوں زمر کی ماما دونوں کو پیار سے دیکھتے بولی

اور وہ بھی بغیر کوئی مزاحمت کیے باہر آ کر بیٹھ گئی

اور کچھ وقت کے بعد ملک شاہد صاحب بھی بیٹیوں کے ساتھ آکر بیٹھ گئے

آج ناشتہ آپ کی ماما بنا رہی ہے انھوں نے دونوں کو بیٹھے دیکھ پوچھا

جی پاپاز مر مختصر سی بولی

دونوں کی سٹیڈیز کیسی جارہی ہیں

دونوں نے ہی مثبت جواب دیا اس کے بعد کوئی اور سوال داغا جاتا ناد یہ بیگم ناشتہ کی  
ٹرے تھامے داخل ہوئی

اور ٹرے کو ٹیبل پر رکھا اور شاہد صاحب کی ساتھ والی نشست سنبھالی

سب نے خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا اور تیار ہونے اپنے کمروں کا رخ کیا

زمل نے سادہ سالون کا سوٹ پہنا اور بیگ اٹھاتے باہر کی راہ لی جہاں اس کے پایا گاڑی  
میں اسکا انتظار کر رہے تھے

گاڑی میں بیٹھتے ہی گاڑی اسٹارٹ کر دی گئی اور اپنی منزل کی طرف چل دی

زمل کو یونیورسٹی ڈراپ کیا اور خود آفس چلے گئی

#####

جنید صبح سویرے اٹھا نماز ادا کی اور واک کے لیے نکل گیا  
واک سے واپس آنے پر شاور لیا اور یونی کیلئے تیار ہونے لگا  
تیار ہو کر کمرے سے باہر کا رخ کیا اور نیچے ڈائمنگ ہال میں پہنچا  
سلام دعا کے بعد سب کے ساتھ مل کر ناشتہ کیا اور یونی کیلئے نکلا  
یونی پہنچتے ہی ذیشان نظر آیا تو اس کی طرف بڑھا

کیا حال ہے جناب ذیشان جنید کے گلے ملتے بولا

ٹھیک ہوں تم سناؤں جنید ذیشان کو دیکھتے بولا

ٹھیک ہوں دو لفظی جواب دیا گیا

کچھ ہی دیر میں نعمان بھی دونوں کے ساتھ تھا

تینوں ہی خوش گپیوں میں مصروف تھے جب پاس کائنات آئی

ہائے ایوری ون سب کی طرف دیکھتی بولی

ہائے سب نے یک زبان ہو کر جواب دیا



کیا یار آخری سال ہے ہمارا اور کوئی آؤٹنگ نہیں کچھ فن نہیں کوئی پلین بناؤں یار  
ذیشان منہ کو الگ زاویوں کی شکل دیتے بولا

نعمان نے بھی اس کا ساتھ دیا

جنید نے بھی ماسٹڈ فریش کرنے کیلئے ہاں بول دی

کیونکہ اس کے بعد انھوں نے پیپرز میں بڑی ہو جانا تھا پھر کام کا جپتا نہیں کب وقت  
ملتا

اور پھر مری جانے کا پروگرام بنایا گیا

اس سارے دورانیے میں کائنات خاموشی سے بیٹھی رہی  
کائنات تم بھی چلنا ہمارے ساتھ نعمان کائنات کو دیکھتے بولا

کائنات کی تو خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا اور اس کے جلدی سے ہاں بول دی

جبکہ جنید کا اس کے جانے کا سن کر خلق تک کڑوا ہو چکا تھا پھر بھی ضبط کر گیا

#####

زل نے یونیورسٹی میں پہنچتے ہی عائشہ سے سلام دعا کی اور کلاس لینے چل دی

کلاس ختم ہوئی تو زمل اپنی کرسی سے اٹھتی عدنان کی طرف اپنا رخ کیا

جہاں عدنان اسے ہی دیکھنے میں محو تھا

یہ نوٹس جو آپ کو چاہیے تھے زمل نے بغیر کسی تمہید کے اپنی بات کہی

عدنان نے اس کے ہاتھ سے نوٹس لیں اور زمل کا شکریہ ادا کیا

نوٹس دے کر وہ بھی اس کی بغیر کچھ سنے آکر اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی

اگلا پریڈ فری ہونے کی وجہ سے سب گرپوں کی شکل میں گپوں میں بڑی کچھ پلین کر رہے تھے

سب میری بات سنو نازیہ جو کلاس کی ہیڈ گرل تھی سامنے کھڑی ہوتی سب سے  
مخاطب ہوئی

اور سبھی اس کے طرف دیکھنے لگے

جیسے کہ آپ کو پتہ ہیں ہمارا لاسٹ ایئر ہے لیکن یونی کی طرف سے ٹرپ کی اجازت  
نہیں ہیں تو ہم سب خود پکنک پلین کر رہے ہیں جب ہماری کلاسز فری کر دی جائے گی  
تو ہم سب مل کر گھومنے چلے گئیں نازیہ خوشی سے سب کی طرف دیکھتی بولی

ہم کیسے جائے گے اور کہاں جائیں گے...؟؟؟؟ اشعر نازیہ کی طرف دیکھتے بولا

جب کے سب ہی اس کے سوال کا جواب جاننا چاہتے تھے  
کیونکہ سب کے دماغ میں وہی سوال گھوم رہا تھا

ہم بس وغیرہ ہائر کریں گے اور گرمی زیادہ ہے تو مری جانے کا پروگرام بنایا ہیں لیکن  
کسی کے دماغ میں کوئی اور پلین ہے تو وہ شیئر کر سکتا ہیں نازیہ خوشی سے بتاتی سب کی  
طرف دیکھتی بولی

پلین اچھا ہے ڈن میں تو جاؤں گی مریم خوشی سے بولی  
میں بھی جاؤ گا عدنان نے ہاتھ کھڑا کیا

اسی طرح ساری کلاس ہی آہستہ آہستہ جانے کیلئے تیار کھڑی تھی

عائشہ تم اور زمل بھی بتا دو جانا ہے کہ نہیں نازیہ نے دونوں کو چپ دیکھ کر پوچھا

ہم نہیں جا رہی اس سے پہلے عائشہ بولتی زمل جلدی سے بولی

سب چل رہے تم دونوں کیوں نہیں جانا چاہتی اگر پیسوں کا ایشو ہے اس سے پہلے نازیہ  
اپنی بات مکمل کرتی زمل اس کی بات کاٹتے بولی

ایسا کچھ نہیں ہے سب لڑکیاں اور لڑکے تیار ساتھ میں کوئی ٹیچر نہیں نہ ہی کوئی بڑا  
ایسے میں مجھے جانا ٹھیک نہیں لگ رہا

عدنان اس کی بات سنتا جلدی سے بولا ایسی بات ہے تو میں سر عرفان سے بات کرتا  
ہوں شاید وہ مان جائے ساتھ چلنے کو

اگر ایسا ہے تو ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے ساتھ جانے میں عائشہ عدنان کی بات سنتی  
جلدی سے بولی

اوکے فری پریڈ میں عدنان سر سے بات کر لے گا اور اگر سر مان گئے تو ٹیکسٹ  
سنڈے کا پروگرام ڈن ہے ہم ہفتے کو نکلے گے رات سٹے کریں گے اور سنڈے بھی وہی  
رہے گے پھر منڈے کو واپسی نازیہ نے سارہ پلین گو شگزار کیا  
اور سب اس کی بات سے متفق ہوں گیں

فری پریڈ میں عدنان نے عرفان سر سے ساتھ چلنے کی حامی بھر والی تھی

اور سب کو ساتھ چلنے کا بتا کر پیسے بھی کنفرم کر دیے تھے  
سب کو اب فری ہونے کا انتظار تھا تا کہ مل کر سب گھومنے جاسکے

پھر چھٹی کے بعد سب نے گھر کی راہ لیں

@@@@

دن گزرتے پتا ہی نہ چلا



امتحانات کی وجہ سے زل کی کلاس کو فری کر دیا گیا  
آہستہ آہستہ دن گزرتے گئے

اور مری جانے کا دن بھی آپہنچا

یونیورسٹی میں جس دن مری کا پروگرام بنا  
اس دن ہی زل نے گھر سے جانے کی اجازت مانگی  
اور سب نے جانے کی اجازت دے دی

عائشہ اور زل دونوں کافی خوش تھی  
کیونکہ پہلی بار وہ اکٹھی گھومنے جا رہی تھی

#####

ادھر جنید اور اس کے دوست بھی اسی دن کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔

وہ سب بھی اکٹھے جانے پر بہت خوش تھے

اور پھر وہ دن بھی آپہنچا

جس کا سب کو انتظار تھا

جنید اور اس کے دوست دس بجے کے قریب مری کے لیے نکلے

چونکہ وہ اسلام آباد میں رہتے تھے

اس لیے انھیں مری پہنچنے میں زیادہ وقت لاحق نہ تھا

#####

ہفتے والے دن زل صبح چار بجے ہی اٹھ چکی تھی

کیونکہ انھیں فجر کی نماز کے بعد نکلنا تھا

اس لیے زل کچھ ضروری چیزیں بیگ میں رکھ رہی تھی

پیکنگ کے بعد زمل نے موسم کے لحاظ سے لائٹ بے بی پنک کلر کی فراک اور ساتھ  
میں وائٹ کنٹر اس میں کیپری نکالی اور وائٹ ہی سٹالر لیا اور تیار ہونے لگی

تیار ہونے کے بعد زمل نے سب سے پہلے نماز ادا کی  
اور جانے کیلئے باہر کا رخ کیا

زمل ہال میں پہنچی تو پاپا کو اپنا منتظر پایا

چلے پاپا میں ریڈی ہوں

زمل شاہد صاحب سے مخاطب ہوئی

اور دونوں باپ بیٹی گاڑی میں بیٹھ کر اپنی منزل کی طرف چل دیے

زمل اور سب کلاس فیلو یونی کے باہر جمع ہو چکے تھے

اب صرف سر عرفان کا انتظار تھا وہ آئے اور سب سفر کے لیے روانہ ہوں

تھوڑے وقت کے بعد سر عرفان بھی آ پہنچے

اور سب بس میں بیٹھنے لگے اور تقریب پانچ بجے کے قریب وہاں سے نکلے

زمل اور عائشہ دونوں ایک ہی سیٹ پر بیٹھی تھی

کچھ لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے اور کچھ سو کر وقت گزار رہے تھے

زمل کھڑکی سے باہر دیکھ کر لطف اندوز ہو رہی تھی اور عائشہ خوب نیند پوری کر رہی تھی

اب سب لوگ ہی سوتے جا رہے تھے کیونکہ اتنی جلدی اٹھنے کی کسی کو عادت نہ تھی

زمل نے بھی سونے کا ارادہ کیا کیونکہ گھومنے کیلئے اسے فریش رہنا تھا

[LRI]♥ [PDI] [LRI]♥ [PDI] [LRI]♥ [LRI]♥ [PDI] [LRI]♥  
[PDI] [LRI]♥ [PDI] [LRI]♥ [PDI] [LRI]♥ [PDI]

جنید کی آنکھ معمول کے مطابق فجر کے وقت کھلی

ویسے بھی مری جانے اور دوستوں کے ساتھ ٹائم گزارنے کا سوچ کر ہی ساری رات  
بے چینی میں گزاری

جنید جلدی سے اٹھا اور واشروم میں گھس گیا

فریش ہو کر وضو کیا اور نماز پڑھنے کیلئے جائے نماز بچھائی اور نماز ادا کی

نماز کے بعد حسب معمول چنچ کیا اور واک کے لیے نکل پڑا

جاگنگ سے واپسی پر اس نے سیدھا اپنے کمرے کا رخ کیا

فریش ہو کر ڈائمنگ ہال کا رخ کیا

اسلام و علیکم ایوری ون جنید سب کو سلام کرتا اپنی سیٹ سنبھال چکا تھا

و علیکم سلام سب نے یک جاں ہو کر جواب دیا

ماما میں نے آپ کو بتایا تھا نہ کہ ہم سب دوست مل کر مری جانے کا پروگرام بنا رہے  
تھے جنید نے چائے کپ میں ڈالتے ہوئے بولا

جی بیٹا کب کا پروگرام ہے مری جانے کا سمیرا بیگم بیٹے سے مخاطب ہوئی

ماما آج ہی نکل رہے ہیں اور وہاں دو دن کا سٹے کرنے کا ارادہ بھی ہے



بھائی مجھے بھی لے چلتے میں بھی گھوم لیتی ارم جھٹ سے سلائس کا پیس منہ میں لیے  
بولی

نہیں آپ کا کوئی کام نہیں آپ اپنے کالج کی طرف توجہ دیں اس سے پہلے کے جنید  
کچھ بولتا فیاض عالم اپنی رعب دار آواز میں بولے

اچھا میرا ناشتہ ہو گیا چلو میں تمہیں آج کالج چھوڑ آتا ہوں جنید نے ارم کا موڈ دیکھتے  
بولا

اور ارم بھی فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے سب کو بائے کرتی جنید کے ساتھ باہر  
چل دی

جنید نے ارم کے لیے فرنٹ ڈور کھولا اور خود آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی

ارم کے بیٹھتے ہی جنید نے گاڑی کو آگے بڑھا دیا

کیا ہوا ناراض ہو کیا؟؟؟؟ جنید نے ارم سے پوچھا

نہیں بھائی ایسی کوئی بات نہیں ایگزیم آنے والے ہیں بس وہی ٹینشن آپ سے زیادہ  
نمبر جو لینے ہے ارم ہنستی ہوئی بولی

ارم کا موڈ فریش دیکھ جنید بھی مطمئن ہوا

ارم کو ڈراپ کیا اور واپس گھر کا رخ کیا

کیونکہ ابھی مری نکلنے کیلئے کافی وقت تھا اور اسے کچھ ضرورت کی چیزیں بھی ساتھ لے جانے کیلئے رکھنی تھیں

@@@@@

زل کی آنکھ کھلی تو دیکھا سب سو رہے تھے

سب سے پہلے زل نے عائشہ کو اٹھانے کا ارادہ کیا

عائشہ اٹھ جاؤ یار کتنا سونا ہے زل عائشہ کو کندھے سے مسلسل ہلاتی ہوئی اٹھارہی تھی

مگر عائشہ تو جیسے گدھے گھوڑے بیچ کر سوئی ہوئی تھی

اب اگر تم نہ اٹھی تو میں تم سے کوئی بات نہیں کرو گی زل نے تھک کر دھمکی دی

کیونکہ وہ جانتی تھی عائشہ نیند کی بہت پکی ہے آسانی سے نہیں اٹھے گی

لیکن دھمکی سے بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوئی

اٹھ جاؤ و زل اب کی بار ذرا اونچا بولی

کیا ہوا ہم پہنچ گئے کیا عائشہ ہڑبڑاتی ہوئی اٹھ بیٹھی

جی نہیں ہم ابھی راستے میں ہے اور تم اٹھ جاؤ زمل اپنی سیٹ پر سیدھے ہوتے ہوئے  
بولی

کیا یار سونے دیتی ویسے بھی ابھی اتنا ٹائم پڑا تھا عائشہ ارد گرد کا جائزہ لیتی بول رہی  
تھی

کیوں میڈم آپ نے وقت دیکھا ہے کیا ہوا ہے زمل آبرو اچکاتے ہوئے

عائشہ نے جب گھڑی دیکھی تو وہ دن کے دس بجارہی تھی

لگاتار پانچ گھنٹے سفر کرنے سے سب ہی تھک چکے تھے

اب آہستہ آہستہ سب ہی اٹھ چکے تھے

میرے خیال سے گاڑی تھوڑی دیر کیلئے روک کر کچھ کھاپی لیا جائیں سب صبح سے

بھوکے ہو گئے عدنان گاڑی میں کھڑا ہو کر سب سے مخاطب ہوا

اور سب نے ہی اس سے اتفاق کیا

تھوڑی دیر میں ہی ایک ہوٹل کے سامنے گاڑی روک دی گئی

باری باری سب نیچے اترے

کچھ نے واشروم کا رخ کیا اور کچھ وہاں پڑی کر سیوں پر بیٹھ گئے

زمل اور عائشہ بھی واشروم سے فارغ ہو کر واپس لوٹی

چلو اب سب کچھ کھا لیتے ہیں جس نے جو کھانا ہے بتا دوں عدنان نے سب سے کہا

عدنان اور یاسر دونوں نے سب سے پوچھ کر چائے اور بسکٹس وغیرہ کا آرڈر دیا

تھوڑی دیر میں ہی چائے اور چیزیں حاضر تھی

سب نے اپنا اپنا کپ اٹھایا اور چائے پینے لگے

زل ٹیبل سے تھوڑی دوری پر تھی وہ چائے کا کپ اٹھانے کے لیے اٹھنے لگی تھی تبھی

ارے زل بیٹھی رہو میں تمہیں چائے اٹھا دیتا ہوں عدنان نے زل کو اٹھتے دیکھ جلدی سے چائے کا کپ اٹھا کر زل کے پاس آگیا

زل نے بھی خاموشی سے کپ تھام لیا

عدنان اپنا چائے کا کپ لے کر زل کی پاس والی کرسی پر ہی بیٹھ گیا

تم تھک تو نہیں گئی عدنان چائے کے گھونٹ لیتا زل سے بولا

نہیں زل نے یک لفظی جواب دیا



خالی چائے پی رہی ہو یہ لو بسکٹ کھا لو عدنان نے آفر کی

نہیں مجھے کھانے ہوتے تو میں لے لیتی میں صرف چائے ہی پیوں گی زمل نے بسکٹ  
لینے سے صاف انکار کیا

دور بیٹھی نازیہ انہیں باتیں کرتے دیکھ جل بھن رہی تھی  
مری پہنچوں پھر دیکھنا کیسا مزہ اچھا وگی نازیہ مکروہنسی ہنستے دل ہی دل میں زمل کو برباد  
کرنے کا پلین بنا رہی تھی

اب قسمت کس کا ساتھ دے گی

چلو سب نے چائے پی لیں ہیں تو بس میں بیٹھوا بھی  
کافی سفر کرنا ہے سر عرفان نے سب کو فری ہوتے دیکھ بلند آواز میں کہا

سر کی بات مانتے سارے باری باری بس میں بیٹھ گئے  
سب اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھے جیسے پہلے بیٹھے تھے  
گاڑی اپنی منزل کی طرف چل دی

چلوں یار کوئی گیم کھیلتے ہیں نازیہ نے سب کو دیکھتے کہا

لیکن کون سی کھیلے گے عائشہ بھی بول پڑی

انتاکشری کھیلتے ہیں مقدس جو آگے بیٹھی تھی جھٹ سے بولی

ہاں یہ ٹھیک ہے سب نے ہی ہاں کہا اور کھیل کا آغاز کیا  
سر آپ سے سٹارٹ لیتے ہے آپ الف سے گانا شروع کرے اور جس پر ختم ہو گا اگلا  
اس لفظ سے شروع

Ok guyz every one be done

نازیہ کی پر جوش آواز سے سب نے ہی ہاں کی صدا بلند کی  
چلے سر شروع کریں

کبھی اکھیاں ملائے کبھی اکھیاں چرائے

... کیا تو نے کیا جادو

کبھی پیار بن جائے کبھی سینے لگ جائے

میرا خود پہ نہیں قابو

بنا پائل کے بچے گھنگھروں

گانا ختم ہوتے ہی سب نے ہو ٹنگ کی اور سر کو داد دی

اب نیکسٹ یا سر تمھاری باری چلو آخری لفظ سے شروع کرونازیہ نے اناؤنس کیا

یار میری آواز سن کر بھاگ جاؤ گے مجھے رہنے دو

لیکن یا رایسے کیسے نازیہ کے انکار پر سر عرفان بول پڑے

جو نہیں گانا چاہتا اسے آپ فورس نہ کریں مس نازیہ

جی سر نازیہ نے جواب کے بعد اگلے کو موقع دیا

منیب آپ کی باری چلے ن سے شروع کرے

[LRI] ♥ [PDI]

... نام اے وفا مطلب کے لیے

.... کیوں لیتے ہے سبھی

..... رہنے دے اس درد میں زندہ

...[LRI LRI] میں تنہا ہی سہی

واؤووو سب نے خوب تالیوں سے منیب کو سراہا

اس طرح سب نے اپنی باری پر گانا گایا

زل کی باری پر اس نے انکار کر دیا عائشہ نے بہت منایا مگر وہ نہیں مانی

عائشہ نے اپنی باری پوری کی

اسی طرح کچھ دیر کے بعد وہ مری پہنچ چکے تھے

مری پہنچتے انھیں بارہ بجنے والے تھے

مری پہنچتے ہی سب نے ہوٹل بک کیا اور اپنے کمروں میں آرام کرنے چل دیں

عائشہ اور زمل ایک ہی روم میں تھی  
کمرے میں پہنچتے ہی دونوں بیڈ پر لیٹ گئی

تھکن سے برا حال تھا لیٹتے ہی سو گئی

#####

جنید نے گھر پہنچ کر تیاری کی اور ذیشان کو کال کی

فون اٹھاتے ہی ذیشان کی بک بک شروع ہو گئی

یار کب نکلنا ہے؟؟؟؟؟؟؟؟ کیا بد تمیزی ہے؟؟؟؟؟؟؟ بندہ بتاتا تو  
ہے۔۔۔۔۔ اب کچھ بولے گا؟؟؟؟؟؟

تمہاری بکو اس بند ہو گی تو میں کچھ بولو گا جنید غصے میں بولا

اب تو میں چپ ہو بول بھی

گیارہ بجے نکلے گے اور میں تجھے پک کر لو گاتوں تیار رہنا تیزی سے بول کر فون کٹ کر  
دیا







تو جو کہہ میں اپنا

جہاں واردوں گا

میں نے مولا سے تیری میری [LRI] [LRI] ♥ [PDI] [LRI] [PDI]

دنیا ہے مانگی

تو جو لکھ دے [PDI]

تو اس کو ہی حق مان لوں گا

گانے سنتے وقت کا پتا ہی نہ چلا اور ایک بجنے کے قریب وہ مری پہنچ چکے تھے

جنید نے آن لائن ہوٹل پہلے ہی ریزرو کر لیا تھا

مری پہنچتے ہی ہوٹل کا رخ کیا اور وہاں انھوں نے اپنے اپنے کمروں کا رخ کیا

جنید نے سب کی پرائیوسی کا خیال رکھتے الگ الگ روم بک کیے تھے

سب کے کمرے آگے چھپے تھے

لیکن جنید کا کمرہ تھرڈ فلور پر آیا

زل اور عائشہ کا کمرہ بھی تھرڈ فلور پر تھا

جنید اور زل کے کمرے آمنے سامنے تھے

جنید روم میں جا کر لیٹ گیا اور لیٹتے ہی نیند کی وادیوں میں کھو گیا

@@@@

زل کی آنکھ دروازے کے بجنے سے کھلی

وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھی جوتے پہنے اور دروازے کی جانب چل دی

کون ہے؟؟؟ دروازہ کھولنے سے پہلے زل نے پوچھنا ضروری سمجھا

میں مقدس ہو دروازہ کھولو

زل نے مقدس کی آواز سن کر جلدی سے دروازہ کھولا

کیا ہوا خیریت تم یہاں زل نے مقدس سے آنے کی وجہ پوچھی

ہاں سر نے سب کو نیچے آنے کا بولا ہے تاکہ سب مل کر لپچ کر لیں اسی لیے میں آئی

اچھا تم چلو میں اور عائشہ آتی ہے زمل نے مقدس کو مسکراتے ہوئے کہا

مقدس نے ہاں میں سر ہلایا اور واپس چلی گئی

زمل نے دروازہ بند کیا اور عائشہ کو اٹھانے لگی

یار اٹھ جاؤ نیچے سر سب کو لپچ کیلئے بولا رہے ہیں زمل عائشہ کو کندھے سے جھنجھوڑتے ہوئے

یار ابھی تو سوئی تھی اب اٹھا دیا عائشہ آنکھیں ملتی ہوئی اٹھ بیٹھی

مہارانی دونج گئے ہے اور آپ کی ابھی تک نیند ہی نہیں پوری ہو رہی..... یہاں  
گھومنے آئی ہو یا سونے زل نے بھی اُسے آڑے ہاتھوں لیا اور اپنے کپڑے درست  
کرنے لگی

یار گھومنے ہی آئی ہوں کیا کرو سفر سے تھک گئی عائشہ واشروم میں گھستے بولی

زل سٹالر لے کر تیار کھڑی عائشہ کا انتظار کرنے لگی  
عائشہ کے نکلتے ہی زل نے اس کے ساتھ نیچے کی راہ لی

#####

جنید کی آنکھ بھوک کی شدت سے کھلی

اس نے ذیشان کو کال کی پہلی بیل پر ہی کال رسیو کر لی گئی

کیا ہوا؟؟ سب ٹھیک ذیشان نے جلد بازی میں پوچھا

ہاں سب ٹھیک بھوک لگ رہی تھی تو نیچے کچھ کھانے کیلئے جانے لگا تھا سوچا تجھ سے

بھی پوچھ لوں جنید بولا اور ساتھ میں جیکٹ پہننے لگا



نہیں یار تم چلے جاؤ میں ابھی برگر کھا کر آیا تمہیں اس لیے کال نہیں کی کہ تم سو رہے ہو گے اور ڈسٹر ب نہ ہو جاؤ ذیشان بیڈ پر لیٹا بولا

اچھا چل ٹھیک ہے میں خود چلا جاتا ہو ویسے بھی صبح لائٹ سنا سنا شتہ کیا تھا اب بہت بھوک لگ رہی ہے جنید نے جواب دیا اور کال کٹ کر دی

جنید فریش ہونے او شروم چلا گیا

فریش ہونے کے بعد ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال سیٹ کیے اور خود پر آخری نظر ڈالتا باہر چل دیا

#####

زمل اور عائشہ نیچے پہنچی اور سب کے ساتھ آرڈر دیا

اوووشٹ۔۔ میرا فون تو روم میں رہ گیا زمل پریشان ہوتی عائشہ سے بولی

کوئی بات نہیں ہم تھوڑی دیر میں واپس کمرے میں چلے جائے گے اس میں پریشان  
ہونے والی کونسی بات ہے

عائشہ اپنے فون میں گم سی بولی

یار ابو کو کال کرنی تھی زمر کا میسج آیا ہوا تھا کہ ابو کو اپنے پہنچنے کی اطلاع دے دوں  
مگر تمہیں اٹھانے کے چکر میں ذہن سے نکل گیا زمل نے جلدی سے وجہ بتائی  
اچھا میں فون لے کر آتی ہوں زمل اپنی سیٹ سے اٹھتے ہوئے بولی

اس سے پہلے کے عائشہ کچھ بولتی سر عرفان بول پڑے  
زمل آپ کہا جا رہی ہے

وہ سر میرا فون میرے روم میں رہ گیا وہ لینے جا رہی تھی

بعد میں لے لینا ابھی ضروری ہے نازیہ جلدی سے بولی  
اس سے پہلے زمل کوئی جواب دیتی سر عرفان بول پڑے

جلدی واپس آئیں گا

زمل اجازت ملتے جلدی سے وہاں سے نکلی  
زمل کمرے میں پہنچی اور فون اٹھا کر سب سے پہلے پایا کو کال ملائی

پہلی رنگ پر ہی فون اٹھا لیا گیا  
اسلام و علیکم پایا زمل جلدی سے بولی

وعلیکم سلام میرا بچہ کیسا ہے؟؟؟ سفر کیسا گزرا؟؟؟  
میں ٹھیک ہوا اور سفر بہت اچھا گزرا آپ سنئے کیسے ہے؟؟

میں بھی ٹھیک ہوں اچھا بچے آپ انجوائے کرو مجھے کچھ کام ہے تو بعد میں بات کرو گا  
خدا حافظ۔۔۔۔ اور فون رکھ دیا

زل بھی خدا حافظ کرتی فون رکھ کر باہر کا رخ کیا  
زل نے جلدی سے دروازہ لوک کیا اور نیچے کا رخ کیا  
زل ابھی سیڑھیوں سے مڑنے ہی لگی تھی کہ کسی سے زور سے ٹکرائی

اس سے پہلے کہ وہ گرتی جنید نے اسے کمر سے تھام لیا  
زل اپنی کمر پر کسی کا لمس محسوس کر کے اندر تک لرز گئی

جنید اس نازک سی لڑکی کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا خوف سے بند کپکپاتی آنکھیں تپلی  
ناک گلابی ہونٹ سر پر نفاست سے سیٹ سٹالر سادگی میں بھی کسی کو اپنے سحر میں  
جکڑنے کا ہنر رکھتی تھی

زل نے جب کوئی حرکت محسوس نہ کی تو اپنی آنکھیں کھولی اور کسی لڑکے کو اپنے  
قریب دیکھ کر

جلدی سے سیدھی ہو کر پیچھے کھڑی ہوئی

@@@@@@

اے مسٹر اندھے ہو کیا...؟؟؟ زل غصے سے لال ہوتی سامنے والے پر چڑ دوڑی ""

اوووو ہیلو مس وٹ ایور میں اندھا نہیں۔۔ لیکن آپ کو شاید کم نظر آتا ہے جو دن میں ہی ٹکرائے جارہی ہو جنید اپنی غلطی ماننے کے بجائے زل پر ہی چڑائی کر گیا

واٹ؟؟؟ مجھے نہ تم جیسوں کے منہ لگنا ہی نہیں زل چڑ کر جنید سے کہتی سیڑھیاں اترنے لگی

اوو شٹ چلی گئی کیا تھا جو تھوڑا اور لڑ لیتی جنید مسکراتا ہوا زل کو پیچھے سے دیکھتا بولا

بڑا مسکرایا جا رہا ہے وہ بھی اکیلے اکیلے کہی پاگل تو نہیں ہو گیا سیڑھوں سے آتے  
ذیشان نے جنید کے ہسنے پر چوٹ کی

تم یہاں کیا کر رہے ہو تھوڑی دیر پہلے تو آرام فرمایا جا رہا تھا

بالکل جناب لیکن پھر سوچا اپنے دوست کی خبر لی جائے۔۔۔ ویسے ماجرہ کیا ہے؟؟  
ذیشان جنید کے کان میں سرگوشی کرتے بولا

ایسا کچھ نہیں ہے کیا ماجرہ ہونا ہے چل نیچے میرے ساتھ بہت بھوک لگ رہی ہے  
جنید ذیشان کا ہاتھ پکڑ کر نیچے کی طرف چل دیا

کچھ تو ہے جو تم چھپا رہے ہو مسکرا نے کی کوئی توجہ تھی ذیشان اس کے ساتھ جاتا  
مسلسل بولے جا رہا تھا



دیکھ وہ ٹیبل خالی ہے اس پر بیٹھتے ہیں جنید ڈائمنگ ہال میں پہنچ کر جگہ کا جائزہ لیتے بولا  
اور ایک خالی میز کی طرف اشارہ کیا

اس سے پہلے جنید آگے بڑھتا ڈائمنگ ہال میں اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور بولا۔۔۔۔۔ پہلے بات  
بتاؤ تم جانتے ہو ایسے پیچھا نہیں چھوٹے گا

اچھا بھی بتاتا ہوں پہلے بیٹھ جائے اور کچھ آرڈر کر دے بہت بھوک لگی ہے جنید نے  
ہار مانتے ہوئے کہا

جنید جانتا تھا ڈائمنگ ہال اب بات کا پیچھا نہیں چھوڑے گا جو مرضی ہو جائے وہ بات جان  
کر دم لے گا اسی لیے جنید نے اسے بتانے کا سوچا

دونوں ہی ٹیبل پر آکر بیٹھ گئے ذیشان نے ایک ویٹر کو اشارے سے بولایا اور آرڈر دیا  
پھر اپنا رخ جنید کی طرف کیا

اس سے پہلے ذیشان جنید کو بولا تا دیکھا اُس کا دھیان اپنے دائیں جانب پڑے بڑے  
ٹیبل کی طرف ہے جہاں بہت سے لڑکے لڑکیاں کھانے میں مصروف تھے

اوو ہیلو کہا دھیان ہے ذیشان کے ہلانے سے جنید ہوش میں آیا

ذیشان اور جنید جب آکر بیٹھے تو ذیشان ویٹر کو بولانے لگا جب کے جنید آگے پیچھے  
دیکھنے لگا تبھی اپنے دائیں جانب موجود میز پر زل کو لپچ میں مصروف دیکھا جو کھانے  
کیساتھ ساتھ بیٹھی لڑکی سے باتوں میں مصروف تھی

کہی نہیں جنید ادھر ادھر دیکھتا بولا

اب سیدھی طرح بتاواہاں بیٹھی کونسی میری بھابھی ہے ذیشان زل کے میز کی طرف  
اشارہ کرتے بولا

جنید تو اس کی بات سن کر پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا

ایسی بھی کیا بات بول دی جواب تو گونگھا بن گیا ہے بول

تجھے کیسے پتا کے میں کسی لڑکی کو دیکھ رہا ہوں جنید ذیشان سے بولا

سکول ٹائم سے دوست ہے ہم ہر بات شیئر کرتے ہے ایک دوسرے سے تمہیں کیا  
--- چل اب بتا کون ہے لگا کہ میں تمہاری آنکھوں میں پیار نہیں دیکھ سکوں گا  
وہ خوش قسمت جسے میری بھابھی بننے کا شرف ملے گا ذیشان ایکٹنگ کے انداز میں اپنا  
کالر اکڑاتا ہوا بولا

اُس ٹیبل پر تھرڈ سیٹ پر جو وائٹ دوپٹہ سر پر لیے بیٹھی ہے وہ جنید نے نظریں  
سیدھی رکھتے ہی بتایا

ویٹر نے بریانی اور کوئلہ رنگ دی اور چلا گیا

واؤووو یار بھابھی تو بہت پیاری ہے ذیشان تو خوشی سے اٹھ کر آکر جنید کے گلے لگ گیا جنید اس کی اس حرکت سے بہت خوش ہوا

کھا خوش ہوتے ہیں لوگ (ツ) / PDI

وہ تو بس جلتے ہیں لوگ

نظر لگا دیتے دوسروں کو

یہی تو چاہتے ہیں لوگ

چل اب زیادہ خوش نہ ہو بیٹھ مجھے کھانا کھانے دے بہت بھوک لگی ہے جنید ذیشان کو  
ڈانٹتے ہوئے بولا

ذیشان اپنی جگہ بیٹھ گیا اور جنید کو کھاتے دیکھنے لگا  
کیا دیکھ رہا ہے نظر لگانے کا ارادہ ہے آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہا ہے جنید ذیشان کو خود کو  
گھورتے دیکھ بول پڑا

کچھ نہیں یاد دیکھ رہا ہو میرا یا رکتنا کمینہ ہے اکیلے کھا رہا ہے یہ نہیں پوچھ لو دوست  
سے ذیشان بریانی کو دیکھتے بولا

تم تو کھانا کھا چکے تھے اب میرے کھانے پر نظر رکھی ہوئی ہے وجہ جان سکتا ہوں  
جنید بریانی کھاتے ذیشان کی کلاس لے رہا تھا

تجھے تو پتا ہے نہ کے بریانی میری فیورٹ ہے اسی لیے دیکھ کر پھر بھوک لگ گئی اب  
بس کر مجھے بھی دے دیں ذیشان جنید کو بریانی کی چیچ بھر بھر کر کھاتے دیکھ چڑ کر بولا

اچھا یہ لیں اور ٹھوس ویسے بھی جیسے تو مجھے دیکھ رہا تھا ویسے ہی میرا پیٹ خراب ہو جانا  
ہے جنید بچی ہوئی بریانی ذیشان کے آگے کرتے خود کو لڈرنگ سے انصاف کرنے لگا

#####

زل نیچے آکر عائشہ کے ساتھ بیٹھ گئی اور جنید کی حرکت کے بارے میں سوچنے لگی

بدتمیز انسان گھٹیا کمینہ اندھا دل کر رہا ہے اس کا گلہ دبا دوں زل دل ہی دل میں جنید کو برا بھلا کہہ رہی تھی جب عائشہ کے ہلانے سے ہوش میں آئی

کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے کھالوں کدھر کھوئی ہوئی تھی عائشہ زل کو ہلاتے ہوئے بولی

کچھ نہیں کھانے لگی ہو زل جلدی سے خود کی گھبراہٹ پر قابو کرتے بولی



کھانا ہلکی پھلکی گپ شپ میں کھایا گیا اور سب اپنے کمروں کی جانب چل دیے

سب کی رائے سے رات کو گھومنے نکلنے کا پلین بنا سفر سے سب تھک چکے تھے اسی لیے سب نے ریسٹ کرنے کا سوچا اور رات کو ڈنر بھی باہر کرنے کا پروگرام بنا...

زل اور عائشہ سیدھی روم میں آئی اور آتے ساتھ بیڈ پر نیم دراز ہو گئی

یار مجھے بہت نیند آرہی ہے میں تو لگی سونے عائشہ کمبل کو سر تک اوڑھے کروٹ بدل گئی

زل بھی کبیل اوٹھ کو سونے کی کوشش کرنے لگی مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور  
تھی

کافی ٹائم کروٹیں لینے کے بعد نیند کی دیوی زل پر مہربان ہوئی اور وہ سو گئی

#####

لنچ کے بعد جنید اور ذیشان کاؤنٹر پر بل دینے کیلئے گئے  
جب واپس آئے تو زل کو وہاں نہ پا کر پریشان ہوئے

یار وہ کہا گئی مجھے تو پتا بھی نہیں وہ اس ہوٹل کی ہے یا ویسے گھومنے آئی جنید پریشانی  
سے سر مسلتے بولا

تم پریشان نہ ہو مل جائے گی بھا بھی چل اب روم میں چلتے ہے ویسے بھی رات کو  
گھومنے جانا ہے ذیشان جنید کو ریلکس کرتے بولا

اور جنید بھی تھکا ہوا تھا اس لیے ذیشان کی بات مانتا کمرے کی طرف چل دیا

اور ذیشان اپنے کمرے میں چل دیا

@@@@@@

زمل کی آنکھ کسی کے ہلانے سے کھلی وہ آنکھیں ملتی اٹھ بیٹھی

کیا ہوا یا ر سونے دیتی نہ ابھی تو آنکھ لگی تھی.....؟؟؟؟؟

میڈم تمہیں سونے کی پڑی ہے گھومنے نہیں جانا کیا۔۔۔ عائشہ لڑاکا عورتوں کی طرح  
کمر پر ہاتھ ٹکا کر تنک کر بولی

اچھا بابا اٹھ گئی ہوں میں چیخ کر لوں پھر چلتے ہے زمل اپنے کپڑے نکالتی تیزی سے  
بولی اور باتھروم گھس گئی

زمل چیخ کر کے نکلی تو عائشہ کو تیار پایا زمل جلدی سے حجاب کرتی جیکٹ پہنتی عائشہ کو  
چلنے کا بولی

اور دونوں نیچے پہنچی جہاں سب نے پانچ بجے اکٹھا ہونا تھا

وہاں کچھ سٹوڈنٹ پہنچ چکے تھے اور کچھ کا انتظار کیا جا رہا تھا

کچھ ہی دیر میں سب اکٹھے ہو چکے تھے

سب کی موجودگی اور رضامندی سے سب نے گھومنے کیلئے ہوٹل سے باہر کا رخ کیا

#####

جنید اور ذیشان کب سے ریڈی نعمان اور کائنات کا ویٹ کر رہے تھے

یار یہ چھپکلی کب آئے گی تیار ہو کر۔۔؟؟ ذیشان منہ کے زاویے بناتا تپا سا بولا

لوں شیطانوں کا نام لیا اور وہ آگئے جنید سامنے سے آتے انہیں دیکھ کر بولا

ہائے ایوری ون کائنات جنید کو دیکھتے اک ادا سے بولی

ہائے ہیلو ہو گیا ہو تو چلے ذیشان کائنات کو دیکھتے دانت پیستے بولا

ہاں چلوں نعمان جلدی سے بولا اور سب نے باہر کا رخ کیا

سب باہر پارکنگ میں آکر گاڑی میں بیٹھے اس سے پہلے کائنات آگے بیٹھتی ذیشان  
جلدی سے دروازہ کھول کر بیٹھ گیا

جنید اس کی حرکت پر مسکرا کر رہ گیا

#####

زل اور سب لوگ ٹھنڈ میں گھومنے سے مزالے رہے تھے

زل اور عائشہ بھی خوب انجوائے کر رہی تھی

وہ سب اس وقت مال روڈ پر موجود تھے سب کچھ نہ کچھ خریدنے میں مصروف تھے

زل کی نظر ایک شال پر پڑی بلیک اور ملٹی کو مینشن میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی

بھائی یہ شال کتنے کی ہے؟؟ زمل دوکاندار سے شال کا پوچھتے بولی

دوہزار کی ہے باجی لینی ہے تو ریٹ کر لو گا دوکاندار بولا

دیکھے میں 1800 دوں گی آپ پیک کر دیں زمل پرس سے پیسے نکالتے بولی



عائشہ بھی کچھ خریدنے میں بڑی تھی وہ دیکھانے زمل کی طرف آئی

زمل یہ دیکھو بریسلٹ کتنا پیارا ہے عائشہ خوش ہوتے بولی

ہاں واقعی بہت خوبصورت ہے

تو تمہارے لیے بھی خرید لوں عائشہ زمل کو دیکھتے بولی

اوکے لے لوں اس سے پہلے زمل کچھ اور بولتی دوکاندار بول پڑا

یہ لے آپ کی شال پیک کر دی ہے وہ شاہر زمل کی طرف بڑھاتا بولا

یہ کیا لیا اس سے پہلے زمل شاہر پکڑتی عائشہ نے شاہر پکڑ لیا اور دیکھنے لگی

واوو وولک امیزنگ یار کتنی پیاری ہے

ماما کے لیے خریدی ہے انھیں پسند آئے گی زمل بولی

اچھا چلو اب میں اس کی پے کرو تو کچھ اور دیکھے عائشہ بریسٹ کے پیسے دیتی مڑی

اور دونوں دوسری دوکان کی طرف چل دی

#####

جنید اور اس کے دوستوں نے لفٹ کا رخ کیا وہاں پہنچ کر گاڑی پارک کی

لفٹ کے ٹکٹس لینے کے بعد وہ چاروں قطار میں کھڑے ہوئے

جنید یہاں تو بہت رش ہے یار کافی ٹائم لگ جائے گا نعمان لمبی قطار دیکھتے بولا

تو کیا ہوا لفٹ کا جھولا تو لے کر جائے گے اس وقت ویو بھی اچھا ہے کائنات ایکسٹنڈ

ہوتے بولی

خاک اچھا ہے اتنا وقت یہی لگ جائے گا ذیشان بھی دو بدو بولا

اب کچھ نہیں ہو سکتا ٹکٹس لے لیے ہے سوویٹ جنید بول کر ادھر ادھر دیکھنے لگا

جنید کو زمل کا خیال آرہا تھا وہ کہا ہو گی وہ اس سے مل بھی پائے گی کہ نہیں

انہیں خیالوں میں وقت کا پتا ہی نہ چلا اور ان کی باری آگئی

جنید ہوش میں تو ذیشان کے ہلانے سے آیا

ذیشان اور جنید لفٹ میں ساتھ بیٹھے کائنات اور نعمان ایک ساتھ

یار کتنا اچھا نظارہ ہے واوو وُلکس بیوٹیفل ذیشان جنید سے بول رہا تھا

اور جنید بھی وہ پیارا منظر دیکھ کر مسکرا رہا تھا اور زل کی ساتھ ہونے کی خواہش نے  
شدت پکڑی تھی

@@@@@@@@@@

جنید اور اس کے دوست لفٹ سے نکلے تو کائنات بولی

یار مجھے تو اب بہت بھوک لگی ہوئی ہے پلینز پہلے کچھ کھا لیتے ہے

ہاں مجھے بھی بھوک لگی ہے کھانا ہو جائے نعمان نے بھی اُس سے اتفاق کیا

اچھا چلوں یہی سے کچھ کھا لیتے ہیں جنید نے نزدیک سے ہی کھانے پر ترجیح دی

کیونکہ ہوٹل آنے جانے میں کافی وقت لگ جاتا  
وہ سامنے ہوٹل ہے چلو وہی سے کچھ کھا لیتے ہیں۔

ہوٹل پر اپنے بیٹھنے کیلئے جگہ لی اور سب نے اپنا اپنا آڈر دیا

کائنات اور نعمان نے اپنے لیے برگر آڈر کیا جبکہ نہ جنید اور ذیشان نے موسم کے مطابق سوپ آڈر کیا۔

کچھ ہی دیر تک ان کا آڈر میز پر موجود تھا انھوں نے کھانے کا آغاز کیا

#####

زمل اور عائشہ نے جوتوں کی دکان کا رخ کیا

نازیہ، عدنان اور دوسرے سٹوڈینٹس بھی وہاں موجود جوتے ٹرائے کر رہے تھے

زل کی نظر وہاں موجود ملٹی کلر کے کھوسے پر پڑی زل کی نظر اس کھوسے پر اٹک گئی

زل نے کھوسے کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن اس کا ہاتھ کھوسے تک نہ پہنچ سکا

عدنان جو کہ زل سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑا تھا اسے ہی دیکھ رہا تھا

زل کی طرف آیا اور ہاتھ بڑھا کر اسے کھوسہ ٹرائے کرنے کیلئے اٹھا کر دیا

دور کھڑی نازیہ یہ سب دیکھ کر آگ بگولا ہو رہی تھی

زل کھوسے کو ٹرائے کرنے لگی لیکن وہ اسے سائز میں چھوٹا تھا



یہ تو چھوٹا ہے میں کوئی اور اٹھا دیتا ہو

نہیں اس کی ضرورت نہیں زمل وہ جو تا واپس رکھتی بولی

اس پر عدنان کچھ کہتا سر عرفان نے سب کو کھانے کیلئے آواز دی

سارے سب کچھ چھوڑ کر سر کی آواز پر کھانے کیلئے نکل پڑے

قریب ہی ہو ٹل میں سب موجود تھے سب سے کھانے کا پوچھا گیا

کسی نے سوپ کسی نے برگر تو کسی نے بریانی آرڈر کی اور کھانے کا انتظار کرنے لگے

سب آپس میں گیوں میں مصروف تھے اور ٹھنڈ کو انجوائے کر رہے تھے

تھوڑی دیر میں کھانا بھی آگیا اور سب نے کھانا شروع کیا

تھوڑی دیر میں ہی وہ سب دوبارہ شاپنگ کے لیے نکل پڑے

#####

جنید اور باقی سب کھانا کھا چکے تھے اور اب واپس گھومنے کا ارادہ رکھتے تھے تبھی

تم لوگ ویٹ کرو میں واشر روم ہو کر آتا ہوں ذیشان بولا

رکنا میں بھی چلتا ہوں تمہارے ساتھ نعمان نے بھی ذیشان کے ساتھ واشر روم کی راہ  
لی

جنید ان دونوں کے جاتے ہی فون کے ساتھ لگ گیا

جنید میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتی ہوں کائنات نے اکیلا پا کر بات شروع کی

جنید بھی فون سائیڈ پر کرتا کائنات کی طرف متوجہ ہوا

اصل میں بات یہ ہے کی زمل کنفیوز ہوتی بولی

ہاں بولو میں سن رہا ہوں جنید سر ریس سا بولا

.... وہ میں

.... ہاں بولو کیا تم

کیسے بتاؤ تمہیں۔۔۔

اب بول بھی دوں کیا ہوا۔۔۔

جنید کلس کر بولا

I love you ♥ □ ♥ □

کائنات ساری بات ایک ہی سانس میں بول گئی

جنید اس کی بات پر دنگ رہ گیا

دیکھو کائنات میں تمہیں پسند نہیں کرتا اور ویسے بھی میں نے ابھی اس بارے میں سوچا نہیں جنید نے صبر سے کام لیتے کہا اور تم بھی پڑھائی کی طرف توجہ دوں

جنید کائنات کو بولتا وہاں سے اٹھ کر باہر آ گیا

میں جانتی تھی تم اتنی آسانی سے نہیں مانو گے اسی لیے پلین کے ساتھ آئی تھی اب تو اسے بس انجام پر پہنچانا ہیں کائنات مکروہنسی ہنستے دل ہی دل میں سوچے جارہی تھی

ذیشان اور نعمان واش روم سے آتے ہی جنید انہیں باہر ہی ملا

اور کائنات بھی وہی آجاتی ہے چلو مال روڈ پر شاپنگ کیلئے چلے وہ بولی

ہاں چلو بھی اب کچھ خرید لیا جائے ذیشان نے بھی اسی کی سائیڈ لی

تھوڑی دیر میں وہ مال روڈ پر موجود تھے

سب نے الگ الگ دوکانوں کا رخ کیا

ذیشان اور جنید نے اپنے لیے جیکٹ خریدی

اور گھر والوں کے لیے بھی کچھ نہ کچھ لیا

اچانک جنید کی نظر زل پر پڑی جو کچھ فاصلے پر کسی لڑکی سے باتیں کرتی جا رہی تھی

جنید جلدی سے زل کے پیچھے گیا مگر رش ہونے کی وجہ سے وہ زل تک پہنچ نہ سکا

@@@@@@

جنید کو اپنے کندھے پر کسی کا لمس محسوس ہوا تو وہ پلٹا

کیا ہوا تم یہاں کیوں کھڑے ہو؟؟؟ ذیشان جو جنید کے ساتھ کچھ خرید رہا تھا جنید کو اپنے پاس نہ دیکھ کر چونکہ اور ادھر ادھر دیکھا

تھوڑے فاصلے پر جنید کو کھڑے دیکھ ذیشان اس تک پہنچا اور کندھے پر ہاتھ رکھا کیا ہوا تم یہاں کیوں کھڑے ہوں۔۔

کچھ نہیں۔۔۔۔ اس سے پہلے جنید اپنی بات مکمل کرتا ذیشان بول پڑا سچ بتانا ورنہ مجھے جانتے تو ہو

جنید کو اب جھوٹ بولنا ٹھیک نہ لگا اور ابھی جو اس نے زمل کو دیکھ اس تک پہنچنے کی کوشش کی سب بتا دیا



تم ٹینشن نہ لو میں پتا کرتا ہوں ذیشان جنید کو دلا سہ دیتے بولا

اب چلوں دو نمونوں کو بھی دیکھے کیا گل کھلا رہے ہیں

کائنات نے ڈھیر ساری چیزیں خریدی اور باقی سب نے بھی کچھ نہ کچھ لیا

چلو بھی آج کی لیے اتنا بہت ہے رات کا ایک بج گیا ہے باقی کل کیلئے ذیشان تھکاوٹ

سے چور بولا

جنید نے بھی ذیشان کی بات سے اتفاق کیا اور ہوٹل چلنے کو کہا

سب تھکے ہارے ہوٹل پہنچے اور اپنے کمروں کی طرف چل دیے

جنید روم میں پہنچ کر فریش ہوا اور چیلنج کر کے لیٹ گیا

سونے کے لیے آنکھیں بند کی تو حجابی چہرہ سامنے آیا

جنید نے آنکھیں کھول لی

اُف ف یہ مجھے کیا ہو گیا جس لڑکی کو میں جانتا نہیں اس کے لیے اتنی بے تابی

بہت کوششوں کے بعد بھی جب نیند نہ آئی تو اٹھ بیٹھا

اور کمرے سے منسلک بالکنی میں آگیا

جنید مسلسل زل کے بارے میں سوچ رہا تھا مگر اس کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی

صبح ہر حال میں زل کے بارے میں جاننے کا طے کرتا واپس روم میں آیا

لیٹنے کے بعد کتنی ہی دیر کروٹیں لیتا رہا مگر بے سود

فجر کے قریب اس کی آنکھ لگی

#####

رات کے تقریباً بارہ بجے سب تھکے ہارے ہوٹل پہنچے

زمل اور عائشہ نے خوب شاپنگ کی جس کی وجہ سے وہ تھک چکی تھی

اسی لیے سیدھے اپنے روم میں آئی اور آتے ہی بغیر چینج کیے سونے کیلئے لیٹ گئی

تھکاوٹ کی وجہ سے دونوں جلد ہی گہری نیند سو گئی

زمل کی آنکھ صبح فجر کے وقت کھلی شدید تھکی ہونے کے باوجود اس نے وضو کیا اور  
نماز ادا کی

نماز ادا کرنے کے بعد وہ لیٹ گئی اور لیٹتے ہی سو گئی

زل کی آنکھ فون کے بجنے سے کھلی اس نے نیند میں ہی فون اٹھایا

اسلام و علیکم دوسری طرف سے اپنے پاپا کی آواز سن کر زل اٹھ بیٹھی

و علیکم سلام پاپا آپ کیسے ہے؟؟ زل نیند میں ڈوبی آواز میں بولی

میں ٹھیک ہو پر لگتا ہے میں نے اپنی بیٹی کو ڈسٹرب کر دیا

ارے نہیں پاپارات کو کافی تھک گئی تھی اسی لیے نماز پڑ کر پھر سو گئی آپ بتائے گھر  
میں سب کیسے ہیں؟؟؟ زمل روانی سے بولی

سب ٹھیک ہیں۔۔۔ سوچا تمہاری خریت پوچھ لو اچھا بعد میں بات ہوگی مجھے کچھ کام  
ہے خدا حافظ

خدا حافظ اپنا خیال رکھیے گا زمل فون بند کرتی اٹھی اور عائشہ کو اٹھانے لگی

کیا ہوا یا ر سونے دے مجھے ابھی تو سوئی تھی عائشہ کمبل میں منہ چھپاتی کروٹ لیتی بولی

یار دس بج گئے ہے اٹھ جاؤ زمل کمبل کھینچتی بولی

مگر عائشہ بھی کہا اٹھنے والی تھی

تھک کر زل فریش ہوئی اور کپڑے چینج کیے ساتھ میں میچنگ حجاب کیا اور باہر نکلی

زل سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی اور ہوٹل کے ساتھ بنے باغ میں جا کر بیٹھ گئی

وہاں ٹھنڈی ہوا پرندوں کی آوازیں اور تنہائی سکون بخش رہے تھے زل وہاں ایک  
بینچ پر بیٹھ گئی

بیٹھتے ہی زل آنکھیں موندے بینچ پر سر ٹکا گئی اور وہاں کے پرسکون ماحول کو محسوس  
کرنے لگی

#####

جنید کی آنکھ کھلی تو فون اٹھا کر ٹائم دیکھا تو گھڑی چھ بج رہی تھی

جنید ٹائم دیکھتا جلدی سے نماز ادا کرنے کیلئے اٹھا

وضو کیا اور فجر کی نماز ادا کی

نماز کے بعد جنید سوتا نہیں تھا اسی لیے عادت سے مجبور جنید نے ٹریک سوٹ پہنا اور

باہر واک کیلئے نکلا



جنید سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا اور باہر ہوٹل کے ساتھ والے باغچے میں آگیا

جنید بھاگتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا تبھی اس کی نظر بیچ سے سرٹکائے زل پر پڑی

جنید کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا جنید قدم قدم اٹھاتا اس کے پاس پہنچا

! ایکسیوزمی

زل کے کانوں میں کسی کی آواز پڑی تو اٹھ بیٹھی

سامنے جنید کو دیکھ زل تو سکتے میں آگئی

میں یہاں بیٹھ سکتا ہو؟؟؟ جنید نے زل کو حرکت نہ کرتے دیکھ پوچھا

زل جنید کی آواز سے واپس ہوش میں آئی

آپ بیٹھ جائے میں چلتی ہو زل غصے سے کہتی اٹھ کر جانے لگی

تبھی جنید نے زل کا ہاتھ پکڑ لیا پلیز میری بات سن لو-----مجھے تم بہت اچھی لگی ہو  
میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں

زل نے اس کی بات سنتے ہی اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور زوردار تھپڑ جنید کے منہ پر مارا

جنید نے بے یقینی کی حالت میں زل کو دیکھا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرا ہاتھ پکڑنے کی اور اتنی بڑی بات بولنے کی؟؟؟؟؟؟ تم  
زل غصے میں جنید پر چڑ دوڑی ہوش میں تو ہو

جنید اپنے غصے پر قابو کرتے ہوئے بولا ایسی بھی کیا بات میں نے بول دی ہے؟؟

اس سے پہلے زل کچھ بولتی اسے پیچھے سے اپنے نام کی پکار سنائی دی زل نے پلٹ کر  
دیکھا تو نازیہ اسی کی طرف آرہی تھی

ارے!! زل تم یہاں کیا کر رہی ہو لگتا ہے میں نے تمہیں ڈسٹرب کر دیا نازیہ جنید کو  
دیکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں بولی

زل نازیہ کو دیکھتے ہی گھبرا گئی پر بروقت اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے بولی کچھ  
نہیں یہ موصوف رستہ بول گئے تھے بس وہی پوچھ رہے تھے

اچھا لیکن تمہیں تو خود یہاں کا نہیں پتا تو تم نے کیا بتایا نازیہ بھی سوال پر سوال داغ  
رہی تھی

اس سے پہلے کے زل کوئی جواب دیتی جنید بول پڑا  
جی انھوں نے بتایا کہ یہ بھی یہاں گھومنے آئی ہے انہیں بھی راستہ معلوم نہیں اور  
اب مجھے جانا چاہیے

اس سے پہلے نازیہ کوئی سوال کرتی جنید وہاں سے نکلتا چلا گیا

اور زمل بھی وہاں سے اپنے کمرے کی طرف چل دی

نازیہ نے زمل کو آواز لگائی مگر زمل نے ایسے شوکیا جیسے اس کے کانوں تک آواز پہنچی  
ہی نہیں

نازیہ زمل کی اس حرکت سے کلس کر رہ گئی

زمل سیدھا کمرے میں آئی اور پریشانی سے جنید کے بارے میں سوچنے لگی

مجھے تھپڑ نہیں تھا مارنا چاہیے زمل کمرے کے چکر کاٹتی دل ہی دل میں خود سے بولی

آج تو کمرے میں واک کی جارہی ہے خریت تو ہے عائشہ جو ابھی فریش ہو کر نکلی تھی  
بولی

کچھ نہیں ایسے ہی تم اٹھ گئی

ہاں بریک فاسٹ کیلئے کال آئی تھی اسی لیے چلو نیچے چلے

زل عائشہ نیچے آئی اور سب کے ساتھ ناشتہ کیا  
زل نازیہ کی نظریں خود پر محسوس کرتی اگنور کر رہی تھی

ناشتے کے بعد سب لوگ گھومنے کیلئے نکل پڑے

رات کے دس بجے واپس ہو ٹل پہنچے

سارا دن انھوں نے باہر گزارا کھانا اور ڈنر بھی باہر کیا

اب انہیں تھوڑی دیر آرام کرنا تھا اور صبح فجر کے وقت واپسی کیلئے نکلنا تھا

زل تم روم میں چلو میں صوبیہ کے بیگ دے کر اپنی چیزیں لے کر آ جاؤ گی عائشہ

شاپنگ بیگ ٹٹولتی بولی

زل کا تھکاوٹ سے برا حال تھا اسی لیے وہ روم میں چل دی

زمل روم میں پہنچی اور لیٹ گئی کچھ ہی دیر میں وہ گہری نیند سوچکی تھی

#####

جنید کمرے میں پہنچا غصے سے برا حال تھا مگر ضبط کر گیا

اچانک فون رنگ ہوا ذیشان کا نام دیکھ کر خود کو ریلکس کیا اور فون اٹھایا

ہاں بولو خیریت جنید جلدی سے بولا



جی جناب ریڈی ہو جائے گھومنے نکلنا ہے ٹائم کم ہے اور گھومنے کے لیے جگہ زیادہ  
ویسے بھی کل نکلنا ہے تو سفر کے لیے ریسٹ بھی کرنا ہو گا ذیشان جلدی جلدی بولتا  
فون بند کر گیا جنید کا جواب سنے بغیر

جنید بھی تیار ہونے لگا جانتا تھا ذیشان کے آگے اس کی ایک نہیں چلنی

جنید اور باقی سب نے ناشتہ کیا اور گھومنے نکل پڑے

کائنات کا موڈ آج کافی اچھا لگ رہا تھا جنید اس سے کل والے انکار پر ایسے موڈ کی توقع  
بالکل نہیں رکھتا تھا پر پھر انور کر گیا

آج کا دن کافی خوشگوار گزر اسٹھ دس بجے کے قریب سب ہوٹل واپس آئے

ذیشان اور نعمان اپنے کمروں میں چل دیے

جنید جانے لگا تو کائنات بولی جنید آؤ بیٹھ کر کوئی پی لے تھکاوٹ سے برا حال ہے

جنید کو بھی کوئی کی طلب ہو رہی تھی اسی لیے وہ بھی کائنات کے ساتھ ڈانگ ہال کی  
طرف چل دیا

تم بیٹھو میں کوئی لے کر آتی ہو

نہیں تم بیٹھ جاؤ میں لے آتا ہو جنید کائنات کو جاتے دیکھ بولا

ارے بابا میں بچی نہیں ہو لے آؤ گی تم آرام کرو کائنات اتنا بولتی کاؤنٹر کارخ کیا

دو کپ کوئی لی ویٹر جیسے کپ رکھ کر پلٹا کائنات نے اپنے جیب سے ایک ساشے نکالا  
اور اس میں موجودہ چیز ایک کپ میں مکس کر دی

اس سے پہلے کوئی دیکھ پاتا جلدی سے کپ لے کر جنید کے پاس پہنچی اور نشہ آور کپ  
جنید کو سروس کیا

باتوں باتوں میں کوئی پی جنید کو اچانک اپنا سر گھومتا محسوس ہوا جنید اٹھ کھڑا ہوا

میں چلتا ہو طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی جنید اتنا بولتا چل پڑا

کائنات نے مکروہنسی ہنستے بائے کہا

جنید بامشکل سیڑھیاں چڑھتا تھا وہ لڑکھڑاتا ہوا تھرڈ فلور پر پہنچا

کائنات جنید کا پیچھا کر رہی تھی کچھ ہی فاصلے پر وہ چھپ کر دیکھ رہی تھی

میم آپ کو کچھ چاہیے کائنات اپنے پیچھے سے آتی آواز پر اچھلی

مگر اپنے پیچھے ویٹر کو دیکھ سخت بد مزہ ہوئی

نو تھینکس اگر کچھ چاہیے ہو گا تو بتادوں گی کائنات جلتی کڑتی بولی

ویٹر بھی اوکے کہتار فو چکر ہو گیا

کائنات پلٹی تو جنید کو سامنے نہ پا کر پریشان ہوئی اور جلدی سے جنید کے کمرے کی  
پاس پہنچی

دروازہ چیک کیا تو دروازہ لاک تھا کائنات کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوا

کہا گیا اگر آج پلین کامیاب نہ ہو تو پھر کبھی ایسا موقع نہیں ملے گا

کائنات سارا کوریڈور چیک کرتی تھک گئی اور بلا آخر اپنے روم میں چلی گئی

@@@@@@

جنید کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کہا موجود ہے کدھر جا رہا ہے

جنید اپنے چکراتے سر کو تھامتا اپنے روم کے بجائے سامنے والے روم میں چلا گیا جو  
زمل کا تھا

زل خوب خرگوش کی نیند سوری تھی جنید اندر آیا اور دروازہ بند کر کے بیڈ کے قریب پہنچا

اپنے لڑکھڑاتے قدموں کو سنبھالتا شرٹ اتاری اور بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹ گیا

نشے کی وجہ سے جنید جلد ہی دنیا و جہاں سے بے خبر بے ہوش پڑا تھا

صبح عائشہ زل کو اٹھانے کے لیے روم میں آئی تو دروازہ کھلا پایا

عائشہ کو پریشانی لاحق ہوئی اور وہ جلدی سے اندر آئی

اندر کا منظر دیکھ وہ دھنگ رہ گئی

ایک بیڈ پر زل اور دوسرے بیڈ پر جنید کو شرٹ لیس لیٹا دیکھ عائشہ کے پاؤں تلے  
زمین نکل گئی

اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ سب کیا ہے اس سے پہلے عائشہ آگے بڑھ کر زل کو جگاتی  
اسے قدموں کی آواز آئی

عائشہ جلدی سے روم کے دروازے کے پاس پہنچی اور اسے لاک کیا



اس سے پہلے عائشہ کچھ سمجھتی دروازہ کھٹکا اور آواز آئی زل عائشہ اٹھ جاؤ تھوڑی دیر تک نکلنا ہے یہ آواز کسی اور کی نہیں بلکہ نازیہ کی تھی

عائشہ جلدی سے زل تک پہنچی اور اُسے جگایا زل عائشہ کے پہلی بار اٹھانے پر اٹھ بیٹھی

اس سے پہلے عائشہ زل کا دھیان جنید کی طرف کرواتا جنید اپنے سر کو مسلتا اٹھ بیٹھا

زل جو عائشہ کو کچھ کہنے کے لیے ہونٹ کھولنے لگی تھی جنید کو ایسے حویلیے میں دیکھ گھبرا گئی

جنید بھی سر مستا جب سیدھا ہوا تو اپنے سامنے زل کو پا کر حیران ہوا

تم!!!! زل اور جنید ایک دوسرے کو دیکھتے یک زبان بولے  
تم لوگ ایک دوسرے کو جانتے ہو عائشہ زل کاری ایکشن دیکھ بولی

اس سے پہلے کوئی بحث ہوتی دروازہ کھٹکا اور اس بار نازیہ مسلسل کھٹکا رہی تھی جس  
کا مطلب دروازہ کھولنے سے تھا

عائشہ اور زل نے ایک دوسرے کو دیکھا  
عائشہ جلدی سے اپنا دماغ چلاتی اٹھی اور جنید کو پکڑ کر واشروم کی جانب لے چلی

مسٹر ابھی اندر رہو تم سے بعد میں نمٹے گے عائشہ جنید کو واشروم میں دھکیلتی دروازہ  
بند کرتی پلٹی

زل ابھی شاہک میں بیٹھی تھی عائشہ نے دروازہ کھولا

اتنی دیر دروازہ کھولنے میں نازیہ عائشہ کو دیکھتی آبرو اچکاتے بولی

تمہیں کچھ کام تھا جو یہاں آئی عائشہ سینے پر ہاتھ باندھتی بولی

نازیہ جو زل کو گھبرائے دیکھ رہی تو جو بار بار واشروم کے دروازے کو دیکھ رہی تھی اس کے دماغ میں کچھ کھٹکا اور بولی وہ میں واشروم استعمال کرنے آئی تھی کرلوں اتنا بول کر وہ زل کو دیکھنے لگی

نازیہ کی بات سن زل کی جان نکلی تھی اور اس نے عائشہ کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھا

عائشہ کو کچھ سمجھ نہ آیا تو بولی زل تم نے فریش ہونا تھا نہ جاؤ پہلے تم ہو آؤ زل کا واشروم میں جانے کا سن کر حیرت سے آنکھیں باہر آنے کو تھی

مگر نازیہ کے ڈر سے عائشہ کے اشارہ کرنے پر جلدی سے واشروم میں گھس گئی

زمل او شروم میں منہ پھیر کر کھڑی ہو گئی جبکہ جنید اپنے دُکھتے سر کو مسلنے اور بات سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

عائشہ اپنی چیزیں سنبھالنے لگی اور نازیہ کو سرے سے ہی اگنور کر رہی تھی

نازیہ کو اپنی توہین لگی اور پیر پٹکتی چلی گئی

نازیہ کے جاتے ہی عائشہ نے دروازہ بند کیا اور واشروم کا دروازہ کھولا

زمل جلدی سے باہر آئی جنید بھی اس کے پیچھے باہر آیا

زل نے غصے سے روتے ہوئے جنید کا گریبان پکڑ لیا تم یہاں کیسے آئے؟؟؟؟  
تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟؟؟

جنید نے زل کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹائے  
زل جنید کے ہاتھوں کا لمس پاتی جلدی سے پیچھے ہوئی

دیکھو مجھے خود نہیں پتا میں یہاں کیسے آیا جنید نے صفائی دی

عائشہ جو مسلسل ان کی تکرار دیکھ رہی تھی بولی  
جو ہوا سو بھول جاؤ اور آپ جو کوئی بھی یہاں سے جائے اگر آپ کو کسی نے دیکھ لیا تو  
ہمارے لیے مصیبت بن جائے گی پلیز

جنید جلدی سے وہاں سے نکل گیا اور سیدھا اپنے روم میں آیا

زمل کارور و کر برا حال تھا وہ مسلسل عائشہ کو صفائی دے رہی تھی

بس کرویا مجھے پتا ہے تم ایسی نہیں ہو چھوڑو جو ہوا اسے بھول جاؤ اور اٹھو فریش ہو کر  
آؤ دیکھو کیا حالت بنا رکھی ہے عائشہ زمل کو واش روم بھیجتی خود سامان سمیٹنے لگی

زمل باہر نکلی تو چہرے پر پہلی جیسی رونک نہ تھی

وہ دونوں اپنا سامان اٹھاتی نیچے آگئی

وہاں کمرے کی چابی سٹاف کے حوالے کی اور باقی سب کے ساتھ آکر گاڑی میں بیٹھ گئی

#####\$

زل اس حادثے سے کافی متاثر ہوئی بار بار یہی سوال ذہن میں آرہے تھے اگر کوئی دیکھ لیتا تو

اچانک کچھ یاد آنے پر زل عائشہ سے بولی تم رات کو روم میں تھی پھر وہ بیڈ پر کیسے پہنچا



میں روم میں نہیں تھی میں جب سامان لے کر نکلنے لگی تو صوبیہ نے مجھے وہی روک لیا  
میرے انکار کے بعد بھی اس لیے میں نے تمہیں میسج کر دیا تھا کہ روم لاک کر لو میں  
یہی سو جاؤ گی صبح میں جب روم میں آئی تو دروازہ کھلا تھا اندر آئی تو عائشہ نے بات  
ادھوری چھوڑ دی

عائشہ کے انکشاف پر تو زمل کو سخت غصہ آیا مطلب وہ پوری رات غیر مرد کے ساتھ  
پتا نہیں کیا ہوا عائشہ پر بھی شدید غصہ آیا اسی لیے عائشہ سے رخ موڑ کر بیٹھ گئی

عائشہ کو بھی اپنی غلطی کا احساس تھا اسی لیے زمل سے سوری کہا مگر زمل کچھ نہ بولی

سارا راستہ خاموشی کی نظر رہا ناشتہ کے لیے بھی زمل گاڑی سے نہ اتری سب کے  
پوچھنے پر بول دیا بھوک نہیں

عائشہ نے بھی بے دلی سے صرف چائے لی

لگاتار پانچ چھ گھنٹے کے سفر سے وہ واپس لاہور پہنچے  
گاڑی یونیورسٹی کے باہر کھڑی ہوئی تو سب اترنے لگے

عائشہ زمل سے کچھ بولتی اس سے پہلے ہی زمل اپنا سامان اتارتی نیچے اتر آئی

نیچے اترتے سامنے ہی اسے اپنے پاپا نظر آئے وہ ان کی طرف چلی آئی

اسلام و علیکم پاپا زمل نے اپنا سر آگے کرتے پیار سے کہا

وعلیکم سلام ملک شاہد اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھتے بولے

زل نے اپنا سامان گاڑی کی پچھلی سیٹ پر رکھا اور آگے آکر بیٹھ گئی

گھر تک کا سفر خاموشی کی نظر ہوا زل کا پریشان چہرہ دیکھ ملک شاہد بول پڑے

کیا ہوا بیٹا آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟؟؟

جی پاپا بس تھکاوٹ ہو گئی ہے زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجاتی بولی

گاڑی سے اتر کر زل نے اپنا سامان نکالا اور باپ کی طرف دیکھا جو ابھی بھی گاڑی میں بیٹھے تھے

بیٹا میں آفس جاؤ گا واپس ضروری کام ہے رات کابات ہوگی تم بھی تھکی ہوئی ہو  
ریسٹ کرو

جی پایا زمل خدا حافظ بولتی اندر چل دی

اسلام و علیکم میرا بچہ آگیا زمل کی ماں ماتھے پر پیار کرتے بولی

زمل نے سلام کا جواب دیا اور پنکھے کے نیچے بیٹھ گئی

تم بیٹھو میں پانی لاتی ہو گرمی بھی بہت ہے ناد یہ بیگم یہ کہتی کچن سے پانی لینے چلی گئی

زمل کو پانی دیا اور اس کے پاس بیٹھ گئی

زمل نے پانی پیا اور بولی ماما میں تھک گئی ہو میں ریسٹ کرنے جا رہی ہو

اچھا تم جاؤ میں بھی کھانا بنا لو پھر زمر کے آنے کا ٹائم بھی ہو جائے گا نادیہ بیگم شفقت  
سے بولتی کچن کی جانب چل دی

وہ کمرے میں پہنچی تو کمر صاف ستھرا پایا

وہ ڈریس چینج کیے بغیر ہی لیٹ گئی پسینے میں لت پت جسم پر پنکھے کی ہوا راحت پہنچا  
رہی تھی

تھکن سے چور جنید کے بارے میں سوچتی پتا ہی نہ چلا کب آنکھ لگ گئی

#####

جنید کا غصے سے برا حال تھا آخر اس کے ساتھ ہوا کیا وہ اپنی حالت سمجھنے سے قاصر تھا

زل کے آنسوؤں کا تصور کرتے جنید کو اپنا آپ زہر لگ رہا تھا

اسے جب کچھ سمجھ نہ آیا تو تھک کر شاور لینے چلا گیا

شاور لینے کے بعد خود کو ریلکس محسوس کر رہا تھا

وہ شرٹ لیس ہی بیڈ پر نیم دراز ہوا لیکن بے چینی سے لیٹ بھی نہ پایا

اٹھ کر شرٹ پہنی فون اور والٹ اٹھا کر باہر نکل آیا  
نیچے کاؤنٹر پر پہنچ کر اس نے انفارمیشن لینی شروع کی

تو اسے زل کی واپسی کا پتا چلا وہ لاہور روانہ ہو گئی ہے۔۔۔۔

وہ وہاں سے سیدھا اپنے کمرے میں پہنچا اور اپنا سامان پیک کرنے لگا

فون اٹھا کر ذیشان کو کال ملائی دورِ نگ ہونے کے بعد ذیشان نے فون اٹھا لیا

ہاں بولودس منٹ میں مجھے سب سامان کے ساتھ نیچے ملوں ہم واپس جارہے ہیں جنید  
غصے میں اپنی سناٹا فون بند کر گیا

جنید نیچے پہنچا تو سب کو موجود پایا غصہ صاف عیاں تھا

کسی نے ہمت نہیں کی جلدی واپسی کی وجہ پوچھے

ساراراستہ خاموشی سے گزرا اور دو گھنٹے کے بعد وہ اسلام آباد موجود تھے

نعمان اور کائنات کو ڈراپ کیا اور گاڑی چلا دی



کیا ہوا بہت غصے میں لگ رہے ہوں ذیشان نے فکر مندی سے جنید سے پوچھا

مگر جنید کچھ نہ بولا ذیشان بھی خاموش ہو گیا جانتا تھا جب غصہ کم ہو گا تب ساری بات خود بتا دے گا

جنید نے ذیشان کو ڈراپ کیا اور خود گھر چلا آیا

گاڑی کو پورچ میں کھڑا کیا اور اندر چل دیا

ڈرائنگ روم میں باتوں کی آواز سنتا جنید وہی چلا گیا

وہاں سمیرا عالم اپنی کچھ دوستوں سے باتوں میں مصروف تھی

اسلام و علیکم!!!! جنید نے سب کو دیکھتے سلام کیا

و علیکم سلام سب نے جواب دیا

سمیر ابیگم نے بیٹے کو پیار سے گلے لگایا اور پوچھا

کیسا ہے میرا بچہ؟؟؟؟

میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کیسی ہے؟؟؟

میں بھی ٹھیک ہوں وہ بھی جلدی سے بولی

اوکے آپ انجوائے کریں میں بھی ریسٹ کرو گا جنید ماں کو کہتا روم میں چل دیا

کمرے میں آکر لیٹ گیا اور زل کے بارے میں سوچنے لگا وہ اسے کہاڈھونڈے گا اور  
اس کی غلط فہمی کیسے دور کریں گا

یہی سوچتے پتا ہی نہ چلا کب اس کی آنکھ لگ گئی

@@@@@@

زل کی آنکھ کھلی تو شام کے چار بج رہے تھے وہ جلدی سے اٹھی اور فریش ہو کر باہر  
چلی آئی

ہال میں ہی سب کو موجود پایا زمر سے ملی اور باتوں میں لگ گئی جنید کو مکمل فراموش کر چکی تھی

زمر کے پوچھنے پر زمل نے بیگ سے سب کے گفٹ نکالے اور دیے

سب کو گفٹ بہت پسند آئے زمل بھی مطمئن ہوئی

#####

جنید کی آنکھ دو بجے کھلی تو فریش ہو کر نیچے آیا

اچھا ہوا بیٹا تم اٹھ گئے ورنہ میں آنے لگی تھی کھانا لگ رہا ہے آ جاؤ

جنید ماں کی بات سننا ڈامینگ روم آ گیا

جنید اپنے خوابوں میں گم تھا تبھی ارم آئی

بھائی آپ کب آئے؟؟؟؟ ارم کے زور سے چیخنے پر جنید ہوش میں آیا

آرام سے میں بہرہ نہیں ہو آج ہی آیا کیسی ہو؟؟؟؟ جنید اٹھ کر ارم کر گلے لگاتے بولا

اب باقی باتیں بعد میں کرنا چلو پہلے کھانا کھا لو سمیرا بیگم دونوں کو باتوں میں مصروف دیکھ بولی

پر سکون ماحول میں کھانا کھایا گیا

اسکے بعد ارم کی چیزیں اسے دی اور باقی سب کے گفٹ بھی انہیں دیں

#####

آہستہ آہستہ وقت گزرتا گیا جنید زمل کو پانے کے لیے دن بہ دن بے چین ہو رہا تھا  
زمل اس کا جنون بنتی جا رہی تھی

جنید نے ہر طرح کی کوشش کی زمل کا پتا لگوانے کی مگر کچھ ہاتھ نہ آیا

اور پھر امتحان میں بڑی ہو گیا

ایگزیم سے فارغ ہونے کے بعد جنید اپنے پاپا کے ساتھ آفس جانے لگا

نعمان اور کائنات سے رابطہ نہ ہونے کے برابر تھا ذیشان سے کبھی بات ہو جاتی

ذیشان کو جنید سب کچھ بتا چکا تھا

زلٹ بھی آگیا جنید نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی

بز نس میں بھی جنید کافی اچھا تھا اور رات دن محنت کر کے خوب ترقی کر رہا تھا

آخر جنید کی شادی کی بات گھر میں ہونے لگی لیکن جنید ہر بار یہ بول کر ٹال دیتا کہ وہ ابھی نہیں کرنا چاہتا

لیکن سمیرا بیگم بھی ہار ماننے والوں میں سے کہا تھی آخر شادی کے لیے منالیا

ماں باپ کی خوشی دیکھتے جنید نے بھی حامی بھر دی

اسلام آباد میں ہی کسی لڑکی کا رشتہ دیکھنے فیاض عالم سمیرا عالم اور ساتھ میں ارم گئی

لڑکی انہیں پہلی نظر ہی اچھی لگی



جنید کو تصویر دیکھائی مگر جنید تو زمل کے پیچھے پاگل تھا تصویر دیکھنا بھی ضروری نہ  
سمجھا اور شادی کی رضامندی دے دی

#####

زمل گھر کے کاموں میں مصروف ہو گئی پیپر ز بھی کافی اچھے ہوئے

زمل کے بعد زمر کے امتحان سٹارٹ ہو گئے تو گھر کی ذمہ داری زمل نے لے لی

زمر کے فارغ ہوتے ہی انہیں اسلام آباد شفٹ ہونے کا پتا چلا

ان کے پیار یٹائرڈ ہو گئے تو وہ اپنے آبائی گھر واپس آ گئے

انہیں دنوں زلزلہ کا رزلٹ بھی آ گیا اور اس نے ٹاپ کیا

سٹڈی پوری ہونے کے بعد زلزلہ گھر کے کاموں میں لگ گئی

تبھی زلزلہ کے چاچو اس کا رشتہ اپنے بیٹے کے لیے مانگنے آئے

لیکن شاہد صاحب نے انکار کر دیا وہ جانتے تھے وہ دولت کی لالچ میں یہ رشتہ کرنے

چاہتے ہیں

اسی لیے انھوں نے اپنے دوست سے کسی اچھے رشتے کا بولا

جلد ہی اچھا رشتہ مل گیا اور زمل کی بات پکی کر دی گئی

زمل کو زمر نے جنید کی تصویر دیکھنے کا بولا تو اسے جنید یاد آیا لیکن ایک جیسے کہی نام  
ہوتے ہیں خود ہی جواب دیتی اپنا ذہن جھٹکتی اٹھ گئی اور تصویر بھی نہ دیکھی

#####

دونوں طرف شادی کی تیاریاں عروج پر تھی

زل نے اپنی ساس اور نند کے ساتھ مل کر خوب شاپنگ کی زل کے نہ کرنے کے  
باوجود انھوں نے ڈھیر ساری چیزیں خریدی

شادی کے دن قریب آ پہنچے دونوں خاندان بہت خوش تھے

مگر جنید کی مسکراہٹ ہی غائب تھی اور وہ اپنا زیادہ وقت آفس گزارتا

مہندی والے دن زل بہت خوبصورت لگ رہی تھی

اورنج شرارہ یلیو شرٹ پر اورنج دوپٹہ لیے یلیو حجاب اوپر ماتھا پٹی میں سمپل میک اپ میں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی

جنید بھی سفید سوٹ میں بہت پُرکشش لگ رہا تھا

بارات والے دن بارات ٹائم سے ہی ہال پہنچ چکی تھی  
زمر نے اچھا خاصہ تنگ کرتے ہوئے لاگ وصول کیا

نکاح سے پہلے ہی زمل کے کسی قریبی کی موت کی خبر ان تک پہنچی

تو شاہد صاحب نے اپنا مسئلہ بتاتے ہوئے جلدی سے نکاح کروایا

اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد رخصتی کر دی گئی  
رخصتی کے وقت زمل کو گھنگھٹ اوڑھ دیا گیا تھا

جس سے اس کا چہرہ نظر نہ آیا  
اور زمل رخصت ہو کر جنید کے گھر پہنچ گئی

گھر پہنچتے ہوئے بھی کافی دیر ہو چکی تھی

اس لیے کوئی بھی رسم نہ کی گئی اور زمل کو جنید کے کمرے میں بیٹھا دیا گیا

@@@@@@

جنید چنچ کر کے نکلا تو زمل کو بیڈ سے ٹیک لگائے پایا

اسے نظر انداز کرتا اپنی چیزیں اٹھانے لگا

زمل جنید کو تیار دیکھ ٹھٹکی مگر بولی کچھ نہ اور آنکھیں موند گئی

میں آفس کے کام سے کراچی جا رہا ہوں دو دن تک واپس آ جاؤ گا تم نے یہاں رہنا ہے یا  
اپنی امی کے گھر جانا ہے جو ٹھیک لگے کر لینا جنید کو جانے سے پہلے بتانا ضروری لگا

وہ زمل کو جلدی سے بتاتا اس پر نظر ڈالے بغیر نکل گیا

زل نے آنکھیں کھولی تو جنید کی پشت کو دیکھا اور پھر وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا

دروازہ بند ہونے کی آواز سے زل ہوش میں آئی اس وقت گھڑی چھ بجانے والی تھی

پچھلے کچھ دنوں کی مصروفیت سے زل تھکی ہوئی تھی اس لیے سو گئی

#####

جنید کمرے سے نکلتے سیدھا باہر آیا جہاں ڈرائیور اس کا انتظار کر رہا تھا



جنید کو آتے دیکھ جلدی سے ڈرائیور نے دروازہ کھولا اور جنید سے اس کا سامان لے کر  
گاڑی میں رکھا

اپنی سیٹ سنبھالی اور گاڑی چلا دی

جنید کو زمل اور اس کے گھر والوں کی فکر تھی اگر زمل نے سب بتا دیا یا گھر چھوڑ کر  
چلی گئی

انہی سوچوں میں گم جنید کو فون بجنے سے ہوش آیا

فون دیکھتے ہی جنید کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری اور فون اٹھا کر کان سے لگایا مگر بولا  
کچھ نہیں خاموش رہا

ہیلو ہیلو جنید سن رہے ہونہ اچھا جی تو مجھ سے مستی بھا بھی کیا مل گئی اپنے جگری یار کو  
بھول گیا ذیشان غم زدہ سی آواز میں بولا

ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا یار تو بھی کوئی بھولنے کی چیز ہے جنید اپنی ہنسی کنٹرول کرتی بولا

واٹ؟؟؟؟ میں اور چیز ذیشان صدمے سے دوچار بولا

مقابل بھی جنید تھا ذیشان کی اداکاری کو خوب سمجھتا تھا اچھا اب بولواتنی صبح فون  
کیوں کیا؟؟؟؟؟

تم نے آج کراچی جانا تھا نہ تو خیال آیا پوچھو پروگرام پوچھو کیا یا پھر ذیشان یا پھر پر  
زور دیتے بولا اور بات ادھوری چھوڑ دی

میں ایئر پورٹ کے لیے نکل چکا ہوا انفیکٹ میں آگیا جنید باہر دیکھتے بولا

لیکن کیوں ابھی تو تمہاری شادی کو دن ہی کتنے ہوئے ہیں اور اس سے پہلے ذیشان  
بات مکمل کرتا جنید بول پڑا

اچھا یار پھر بات ہوگی ابھی مجھے دیر ہو رہی ہے خدا حافظ جنید ذیشان کی کچھ سنے بغیر  
ہی کال کٹ کر چکا تھا

جنید ایئر پورٹ پہنچ چکا تھا گاڑی سے اتر کر جنید نے اپنی فائلز اٹھائی اور اندر کی طرف  
چل دیا

تمام فار میلٹز کے بعد فلائٹ میں پہنچ کر جنید نے سکون کا سانس لیا وہ فون بھی آف کر  
چکا تھا

تھوڑی دیر میں ہی فلائٹ اڑان بھر چکی تھی جنید بھی ریلکس ہوتا آنکھیں موند کر  
سیٹ سے سرٹکا گیا

ایک سے ڈیڑھ گھنٹے بعد فلائٹ نے لینڈ کیا اور جنید نے باہر کا رخ کیا

ایئر پورٹ سے نکلتے ہی جنید گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوا

#####

زل کی آنکھ کھلی تو دیکھا گھڑی گیارہ بجارہی تھی  
زل ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی اور جلدی سے واشروم میں گھسی گئی

فریش ہونے کے بعد زل نے چنچ کیا اور جلدی سے کمرے سے باہر نکلی

وہ نیچے پہنچی تو ارم اور سمیرا عالم بیٹھے باتیں کر رہی تھی

اسلام و علیکم زمل زبردستی کی مسکراہٹ سجائے انہیں دیکھ بولی

و علیکم سلام دونوں نے جواب دیا

بیٹا آپ کھڑی کیوں ہے ادھر آکر بیٹھے سمیرا بیگم زمل کو کھڑے دیکھ اپنے پاس بلایا

زمل آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ان کے پاس آکر بیٹھ گئی

وہ زل کی جھجک کو محسوس کرتی بولی آپ نے ناشتہ کیا؟؟؟؟؟؟

زل نے نفی میں سر ہلایا تو انھوں نے رفعت کو آواز لگائی

جی بی بی جی آپ نے بلایا رفعت ڈرائنگ روم میں آتے بولی

زل بیٹے کے لیے ناشتہ بنائے انھیں بھوک لگی ہوئی ہوگی

رفعت سر کوہاں میں ہلاتی چلی گئی

بیٹا آپ جنید کو بھی اٹھا دے پھر دونوں مل کر ناشتہ کر لینا سمیرا بیگم زمل کو پیار سے  
دیکھتے بولی

آنٹی جنید تو نہیں ہے زمل آہستی سی آواز میں بولی

!!!!.....مطلب

وہ صبح کراچی کے لیے نکلے

سمیرا بیگم زمل کی بات سن کر شدید حیرت میں تھی



بھائی اور کراچی ارم بھی بول پڑی

سمیرا بیگم نے اپنا فون اٹھا کر ملایا تھوڑی ہی دیر میں فون اٹھالیا گیا

سلام دعا کے بعد سمیرا بیگم بولی آپ کو پتا ہے جنید کراچی چلا گیا

کیا؟؟؟ لیکن میں نے اسے منع کیا تھا فیاض عالم شدید غصے میں بولے

آپ کو بھی نہیں بتایا حد ہے اس لڑکے کی خبر تو میں لیتی ہوں وہ فون کو بند کرتی جنید کا نمبر ملانے لگی

فون ابھی آف جا رہا تھا غصے سے فون رکھ دیا

زمل اور ارم اپنی ماں کو غصے میں دیکھ کر خاموشی سے بیٹھی رہی

زمل آپ ناشتہ کر کے تیار ہو جائیں ہمیں آپ کے گھر جانا ہے آپ کو چھوڑنے ویسے  
تو جنید کو آپ کے ساتھ جانا تو ہاں مگر

کوئی بات نہیں آنٹی آپ پریشان نہ ہو زمل انہیں فکر مند دیکھ کر بولی

آنٹی نہیں ماما تم بھی مجھے جنید اور ارم کی طرح ماما بولا کرو سمیرا بیگم زمل کو پیار سے  
پچکارتے ہوئے بولی

زل بھی سر کوہاں میں ہلاتی ہوئی اٹھ کر ناشتہ کرنے چلی گئی

ناشتہ سے فارغ ہو کر زل تیار ہونے چلی گئی

تیار ہو کر زل نیچے پہنچی تو ارم اور ماما کو تیار پایا

اور پھر زل کے آتے ہی انھوں نے باہر کا رخ کیا

زل اور ارم گاڑی کی پچھلی جبکہ سمیرا بیگم نے آگے کی سیٹ سنبھالی

سب کے بیٹھتے ہی ڈرائیور نے گاڑی چلا دی

@@@@@@

تھوڑی دیر میں ہی زمل اپنے گھر پہنچی

دروازے کی بیل بجنے سے زمر دروازہ کھولنے آئی دروازہ کھولتے ہی زمر کی حیرت  
سے آنکھیں باہر آنے کو تھیں

زمل آپ آپ زمر زمل کو گلے لگاتے ہوئے بولی

جی میں اور میں اکیلی نہیں ہو میرے ساتھ کوئی اور بھی ہیں زل گلے لگتے بولی

کون؟؟؟؟ ارے آنٹی اسلام وعلیکم آپ آئے اندر چلے زمر پیچھے کھڑی ارم اور  
سمیرا کو دیکھتے بولی

وعلیکم سلام!!! سب اندر چل دی

ڈرائنگ روم میں بیٹھتے ہی زل نے زمر سے ماما پاپا کا پوچھا

اسلام وعلیکم!!!! اپنے پاپا کی آواز پر زل جلدی سے اٹھ کر ان کے گلے لگ گئی اور پھر  
اپنی ماں سے ملی

زل کے پاپا جنید کے بارے میں پوچھنے پر زل نے ضروری کام کا بتا کر مطمئن کر دیا

دوپہر کا کھانا زل کے گھر ہی کھایا گیا

ان سب میں زل جنید کو پوری طرح فراموش کر چکی تھی

دوپہر کے کھانے کے بعد زل کے گھر والوں سے اجازت لے کر سب واپس آ گئے

زل کو رکنا تھا مگر نادیہ بیگم کے کہنے پر زل بھی واپس آ گئی

زل کو جنید کے ساتھ آکر رہنے اور اس کی غیر موجودگی گھر والوں کا خیال رکھنے کی  
تلقین کرتے واپس جانے کا کہا

گھر پہنچ کر سب تھکے ہونے کی وجہ سے اپنے کمروں میں چلے گئے

زل نے اپنے کمرے میں آکر نماز ادا کی اور لیٹ گئی

اور لیٹتے ہی نیند کی وادیوں میں کھو گئی

#####

جنید نے ہوٹل پہنچ کر کچھ دیر ریسٹ کی

وہ مسلسل زل کو یاد کر رہا تھا مگر اس کا سامنا بھی نہیں کرنا چاہتا تھا

کیا کرو ایسا کے زل تمہیں مجھ پر یقین آجائے جنید قرب سے کہتا آنکھیں میچ گیا

تھوڑی دیر ریسٹ کرنے کے بعد جنید ہوٹل سے آفس پہنچا جہاں اسے میٹنگ کرنی تھی

میٹنگ بہت اچھی رہی جنید بھی اس ڈیل کو لے کر کافی ایکسائٹڈ تھا



یہ خوشی کی خبر جنید اپنے پاپا کو سنانے کے لیے کال کی

دوسری رنگ پر ہی فون اٹھالیا گیا اس سے پہلے جنید کچھ بولتا فیاض صاحب شروع ہو چکے تھے

جنید مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی آپ کو بولا بھی تھا کسی اور کو بھیج دے مگر باپ کو کوئی کچھ سمجھے تو نہ

ریلکس پاپا میری بات تو سن لے جنید ان کی بات کاٹتے بولا وہ جانتا تھا اب اس کی خیر نہیں

بولو اب کیا صفائی دو گے

ڈیل ڈن ہو گئی اور تو اور وہ ہمارے ساتھ دو سال کا کنٹریکٹ بھی کرنا چاہتے ہیں جنید  
خوشی سے بولا

ریلی یہ تو بہت اچھا ہوا ہماری کمپنی کے لیے یہ فائدہ مند ثابت ہو گا مگر تمہاری موم  
بہت غصے میں ہے فیاض صاحب نے جنید کو آگاہ کیا

ڈونٹ وری پاپا میں شام کو واپس آ رہا ہو یہاں تمام کام کلیئر ہو چکا ہیں رات گیارہ بجے  
کی فلائٹ ہے

او کے اپنا خیال رکھنا خدا حافظ!!!!!!... فیاض صاحب جنید کی بات سنتے فون رکھا

جنید تھکا ہار ہو ٹل پہنچا اور کھانا کھا کر سو گیا

#####

زل کی آنکھ عصر کی اذان سے کھلی فریش ہو کر نماز ادا کی اور نیچے آگئی

زل کچن میں پہنچی تو دیکھا رفعت کھانا بنانے میں مصروف تھی

چھوٹی بی بی آپ یہاں کچھ چاہیے کیا؟؟؟؟؟ رفعت زل کو دیکھتے بولی

نہیں میں ویسے آئی۔۔۔۔۔ آپ کیا بنا رہی ہے؟؟؟؟ زمل رفعت کو دیکھتے بولی

جی میں رات کا کھانا بنا رہی ہوں

کیا پکانا ہے آج میں بناتی ہو کھانا زمل چکن اٹھاتی بولی

لیکن چھوٹی بی بی آپ کیسے

آپ ایک کام کرے مجھے کھیر بنانے کا سامان دیں پہلے میٹھا بناؤ گی باقی بعد میں

دو گھنٹے کی مسلسل محنت کے بعد زمل ساری چیزیں بنا کر فارغ ہوئی تھی

ارے بیٹا آپ یہاں کیا کر رہی ہے؟؟؟؟ سمیرا بیگم زمل کو کچن میں کام کرتے دیکھ  
بولی

وہ ماما کھانا بنا رہی تھی زمل اپرن کو اتار کر رکھتے بولی

اس کی کیا ضرورت تھی ویسے بھی ابھی آپ نے میٹھا بنانا تھا پہلے

جی میں نے میٹھا بنا کر ہی کھانا بنایا ویسے بھی فارغ تھی تو سوچا کچھ کام کر لوں

اچھا چلے آئے باہر بیٹھتے ہے

زل بھی سر ہلاتی ڈرائنگ روم میں آکر بیٹھ گئی

اسلام و علیکم!!!!!! فیاض عالم سلام کرتے داخل ہوئے

و علیکم سلام یک زباں جواب دیا

آپ کی جنید سے بات ہوئی سمیرا بیگم فیاض صاحب سے بولی

جی میری بات ہو گئی ہے آپ ٹینشن نہ لے وہ جلدی آجائے گا

ایک بار وہ گھر آجائے اس کی کلاس تو میں خود لوگی  
اچھا آپ فریش ہو جائے نماز کا وقت بھی ہونے والا ہے بعد میں کھانا لگواتی ہوں

چلے ٹھیک ہے یہ ارم کہی نظر نہیں آرہی فیاض عالم سب کو دیکھتے بولے

وہ سو رہی تھی صبح سے کالج بھی جانا ہے اس کا تھرڈ سمسٹر بھی سٹارٹ ہونے والا ہے

چلے میں روم میں جا رہا ہوں کہتے اپنے کمرے کا رخ کیا سمیرا بیگم بھی پیچھے ہولی

زمل بھی نماز کا وقت دیکھتی اٹھی اور کمرے میں آکر نماز ادا کی

نماز سے فارغ ہو کر زمل نیچے آئی اور رفعت سے بول کر کھانا لگوانے لگی

بھابھی کیا کر رہی ہے ارم ڈائنگ روم میں آتے بولی

کھانا لگوا رہی ہو پاپا بھی آگئے زمل پلیٹس سیٹ کرتے بولی

لوں پاپا ماما بھی آگئے ارم دونوں کو آتے دیکھ بولی

سب کھانے کے لیے بیٹھ گئے



فیاض صاحب نے سالن ڈال کر ایک نوالا لیا اور بولے

آج کھانا کس نے بنایا؟؟؟؟؟

کیوں اچھا نہیں بنا؟؟؟ سمیرا بیگم پریشان سی بولی

نہیں آج کڑا ہی کافی مزے کی بنی

مزے کی تو ہوگی آج سارا کھانا آپ کی بہونے جو بنایا ہیں سمیرا بیگم خوشی سے بولی

سب نے کھانا بہت پسند کیا اور زمل کو ڈھیر سارا پیار دیا

کھانے کے بعد سب ڈرائینگ روم میں آکر بیٹھ گئے اور رفعت کو چائے بنانے کا بولا

باتوں باتوں میں چائے پی گئی اور پھر سب نے اپنے کمروں کی راہ لی

زل کمرے میں آئی نماز ادا کی اور سونے کے لیے لیٹی مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی

فون اٹھا کر عائشہ کو میسج کیا لیکن وہ آف لائن تھی پھر زمر کو میسج کیا اور پھر سو گئی

@@@@@@

جنید ایک بچے کراچی سے اسلام آباد پہنچ چکا تھا

ایئر پورٹ سے تھکا ہارا گھر پہنچا سیدھا اپنے کمرے کا رخ کیا

کمرے میں جا کر دیکھا تو زل آرام سے سو رہی تھی دنیا سے بے خبر

زل کو دیکھتے جنید کی جیسے ساری تھکاوٹ اتر چکی تھی

چینج کرنے کے بعد جنید زل کے پاس آکر لیٹ گیا

بہت سوچنے کے بعد جنید نے فیصلہ کیا وہ زل سے دور نہیں جائے گا

بلکہ اپنے پیار سے اسے قریب کرے گا

جنید نے زمل کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود کے قریب کیا

زمل بھی کٹی پتنگ کی طرح جنید کے سینے سے آ لگی اور اپنا ایک ہاتھ جنید کی کمر کے  
گرد حائل کیا

یہ دیکھ جنید کے لب مسکرائے وہ جانتا تھا اگر ہوش میں ہوتی تو ایسا سوچتی بھی نہ

رات کافی ہو چکی تھی اس لیے جنید نے بھی سونے کیلئے آنکھیں موندی اور جلد ہی  
گہری نیند میں چلا گیا

[LRI]♥ [PDI] [LRI]♥ [PDI] [LRI]♥ [PDI] [LRI]♥ [PDI] [LRI]♥  
[PDI] [LRI]♥ [PDI] [LRI]♥ [PDI] [LRI]♥ [PDI] [LRI] [LRI]♥ [PDI]

صبح زل کی آنکھ کھلی تو سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ مار کر اپنا فون اٹھایا

نیند میں ہونے کی وجہ سے زل اپنے پاس سوئے جنید کو دیکھ نہ سکی

فون پر جب ٹائم دیکھا تو گھڑی صبح کے سات بج رہی تھی

یہ کیا میں نماز کے لیے نہیں جاگی مگر میں نے الارم بھی تو لگایا تھا زل خود سے ہی بولی

جنید کی آنکھ زل کے بولنے سے ہی کھل گئی مگر زل کو تنگ کرنے کا سوچتے جنید نے  
کروٹ لی

اک دم زل کو اپنا آپ کسے کی گوشت میں لگا دیکھا تو جنید کا ہاتھ زل کے پیٹ پر تھا یہ  
دیکھ زل کی تو نیند چھو منتر ہوئی

زل نے جنید کا ہاتھ اٹھانا چاہا مگر بے سود

جنید نے اپنا گھیرا اور تنگ کیا جبکہ زل تو رونے والی ہو چکی تھی

چھوڑیں مجھے اٹھ جائے زل مسلسل بولے جارہی تھی مگر جنید بھی آج تنگ کرنے کا  
پورا ارادہ رکھتا تھا اسی لیے ٹس سے مس نہ ہوا

زل بھی آخر کار تھک ہار اپنی کوششے ترک کرتی لیٹ گئی

کیا ہوا میری جان تو تھک گئی جنید کی آواز سننے پر زل نے دیکھا تو جنید اپنی مسکراہٹ  
چھپانے کی بے نام کاشش کر رہا تھا

اچھا تو آپ جان بوجھ کر مجھے تنگ کر رہے ہیں زل جنید کو غصے سے دیکھتی بولی

ہاں میری جان جنید زمل کے تھوڑا اور قریب ہوا اور کانوں کے پاس سرگوشی کی

زمل کی تو جان ہوا ہوئی تھی جنید کی قربت پر

جنید نے زمل کی جھکی پلکیں دیکھی تو مسکرا کر رہ گیا

آپ پل پلین مجھے چھوڑیں زمل مسلسل خود کو ہلکان کرتی بولی مگر اپنا آپ چھوڑا نہیں  
پائی

جنید اس کے ہونٹوں کے پاس آرکا دونوں میں ایک انچ کا فاصلہ تھا



زل تو شرم سے پانی ہوئی تھی آنکھیں ملانے سے بھی کتر رہی تھی

مگر مسلسل دبا دبا احتجاج کر رہی تھی

مگر جنید جیسے آدمی کے آگے زل جیسی نازک لڑکی کچھ بھی نہ تھی

جنید نے اپنے انگوٹھے سے زل کے ہونٹوں کو رب کیا اور بے خود سا ہو کر زل کے  
ہونٹوں پر جھکا

زل کی تو حیرت سے آنکھیں باہر آنے کو تھی

جنید کے انداز میں بے حد نرمی شامل تھی مگر جنون بے حد تھا

زل کی سانس مدھم ہونے پر جنید نے زل کو چھوڑا

زل جنید سے جدا ہوتے ہی لمبے لمبے سانس لیں کر اپنا مدھم سانس درست کرنے لگی

جنید زل کو دیکھ مسکرانے لگا

زل غصے سے لال پیلی ہوتی اٹھی اور واشروم میں بند ہو گئی

جنید بھی کروٹ لیتا لیٹ گیا

زل فریش ہو کر باہر نکلی اور جنید کو اگنور کرتی ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہو کر بال  
بنانے لگی

جنید زل کو دیکھتا اٹھا اور زل کے پاس گیا

زل جنید کو دیکھ چکی تھی اسی لیے اس سے بچنے کے لیے مڑی تو جنید نے جھٹ سے  
کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا

کیا ہوا میری جان ناراض ہو گئی جنید زل کے قریب ہوتا بولا

چھوڑیں مجھے آپ کے پاس اور کوئی کام نہیں زمل غصے سے بولی

جنید نے زمل کا ہاتھ سے پکڑ کر اسے بیڈ کے پاس لے آیا اور بیٹھایا

زمل خاموشی سے ساری کاروائی دیکھ رہی تھی

جنید زمل کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور ہاتھ پکڑ کر بولا

دیکھو زمل میں جانتا ہو پہلے جو ہوا ہمارے درمیان تم اس کے لیے مجھے معاف نہیں کر  
پائی مگر میرا یقین کرو اس دن مجھے خود یاد نہیں میں وہاں کیسے پہنچا

زمل کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ جنید نے اپنا دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا

پہلے میری بات سنو پھر جو مرضی کرنا۔۔۔۔!! مجھے تم پہلی نطت میں ہی اچھی لگی  
اسی لیے میں نے تم سے شادی کی بھی بات کی مگر تم نے سر یس نہیں لیا مجھے اب اگر  
تم میری قسمت میں لکھ دی گئی ہو تو پلیز خود کو اور مجھے تکلیف دینا بند کر دوں یہ نہ ہو  
بعد میں پچھتنا پڑے

جنید یہ بول کر رکا نہیں اٹھ کر واشروم چلا گیا

زمل پیچھے گہری سوچ میں ڈوبی اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

جنید فریش ہو کر نکلاتو زمل کو اسی طرح بیٹھے پایا

زمل۔۔۔۔۔ جنید نے پکارا تو زمل ہوش کی دنیا میں آئی

جی کچھ چاہیے؟؟؟ زمل جنید سے بولی

نہیں۔۔۔ تم ٹھیک ہو جنید نے پریشانی سے پوچھا

جی یک لفظی جواب دیتے اٹھ کر باہر چل دی

#####

زل نیچے آئی اور کچن کا رخ کیا

کچن میں دیکھا تو رفعت ناشتہ بنا چکی تھی

زل نے رفعت کے ساتھ مل کر کھانا لگایا اور سب کو بلانے کے لیے رفعت کو بھیجا

سب آچکے تھے اور ناشتے کے لیے اپنی سیٹس سنبھالی

اسلام و علیکم !!! جنید سب کو سلام کرتا اپنی ماں کو پیچھے سے ہگ کیا

سب نے حیرت سے جواب دیا تبھی ارم بولی

آپ کب آئے کل تک تو آپ کا نام و نشان تک نہ تھا اور آج یہاں

رات کو لیٹ آیا اسی لیے کسی کو اٹھایا نہیں سوچا غنج سر پر انزدوں گا

جنید بھی ناشتے کے لیے بیٹھ چکا تھا

سب نے ناشتہ کیا ارم اٹھ کر کالج چلی گئی اور فیاض صاحب اپنے روم میں آفس جانے  
کے لیے تیار ہونے چلے گئے



زلزلہ رفت کے ساتھ برتن سمیٹنے لگی

آپ ناراض ہے ماما؟؟؟؟۔

نہیں ہونا چاہیے؟؟ الٹا سوال کیا گیا

جائزہ ہے مگر ایک دن کی توبات تھی اور جانا بھی ضروری تھا ایم سوری۔۔۔۔ جنید ماں  
کا ہاتھ پکڑتا بولا

سمیرا بیگم بھی بیٹے سے ناراضگی ترک کرتی مسکرائی اور بولی  
اب تم تیار ہو کر زلزلہ کے ساتھ اس کے گھر جاؤ گے

جو آپ کا حکم جنید سینے پر ہاتھ رکھتا ایکٹنگ کرتے بولا

فیاض صاحب نیچے آئے تو سب ڈرائنگ روم میں موجود تھے

برخودار تیار نہیں ہوئے آفس جانے کے لیے جنید کو ویسے ہی بیٹھا دیکھ بولے

نہیں پایا آج آپ کی بہو کو اس کے میکے لے کر جانا ہے تو آج آپ سنبھال لیں

جنید زمل کو دیکھتے بولا

چلو بھی ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں خدا حافظ کہتے چل دیں

@@@@@@@@@@

کچھ دیر ہی گزری تھی کہ ملازم نے جنید کے کچھ دوستوں کے آنے کا بتایا

جنید نے اندر لانے کا کہا اور سوچنے لگا کیونکہ ذیشان کو سب جانتے تھے اسی لیے

جنید نے دیکھا تو نعمان اور کائنات اندر داخل ہو رہے تھے

ہیلو۔۔۔ نعمان کہتا جنید کے گلے لگا جنید بھی خوش اخلاقی سے ملا

تبھی کائنات بھی ہائے کہتی گلے آگئی زل تو حیرت سے دیکھتی رہی

جنید نے زبردستی کی مسکراہٹ سجاتے کائنات کو الگ کیا

اما یہ کائنات ہے اور یہ نعمان جنید سب سے تعارف کرواتا بولا

اور یہ میری موم ہے اور یہ زل مائی وائف

واٹ!! نعمان اور کائنات تو حیران رہ گئے

تم نے شادی کر لی اور ہمیں بتایا بھی نہیں اسٹاٹ فیر۔۔۔۔۔ کائنات ناراض سی  
بولی

یار تم لوگ شادی میں بزی تھے بتانے کا یاد ہی نہیں رہا جنید بولا

ہاں یار شادی کافی اچھی اور بزی گزری بس اب بھائی لوگ ہنی مون گئے تو ہم واپس  
آئے نعمان بھی بول پڑا

زل چائے وغیرہ کا بولو جنید نے زل کو کہا اور زل بھی سر کو خم دیتے کچن کا رخ کر گئی

اور سناؤ ذیشان کیسا ہے اس سے بات ہوئی تھی مگر اس نے بھی کوئی ذکر نہیں کیا  
تمھاری شادی کا نعمان جنید پکی طرف رخ کرتے بولا

وہ کچھ مصروف تھا بزنس میں اس کے ڈیڈ کی طبیعت خرابی کی وجہ سے سارا کام اس کو  
ہینڈل کرنا پڑا جنید نے مزید صفائی دی

اوو واچھا چلو اس سے بھی ملاقات کریں گے کائنات مسلسل جنید کو دیکھ رہی تھی

زلزلہ زلزلہ کے ساتھ چائے اور لوازمات لے کر داخل ہوئی  
زلزلہ سب کو چائے دینے لگی زلزلہ نے جنید کے ساتھ کی سیٹ سنبھالی

رفت جاچکی تھی اور باقی سب بھی باتوں میں مصروف ہو گئے

جنید اب ہماری ٹریٹ بنتی ہے نعمان بولا

بالکل کیوں نہیں جب تم لوگ بولو

لیکن ہمیں زل کے ہاتھ کا کھانا کھانا ہیں کائنات جلدی سے بولی

ضرور بیٹا زل ویسے بھی بہت اچھا کھانا بناتی ہے سمیرا بیگم نے حامی بھری

زل بھی مسکرائی اور ہاں میں سر ہلا دیا

نعمان اور کائنات نے تھوڑی دیر بعد واپسی کی راہ لی

زمل اور جنید بھی تیار ہونے کے لیے چلے گئے

زمل بھی تیار ہو چکی تھی تبھی جنید کا فون رینگ ہوا

اس سے پہلے جنید کچھ بولتا آگے والے کی بات سن اس کے تاثرات بدلے

میں ابھی آرہا ہوں بس دس منٹ جنید جلدی سے بولتا اپنے والٹ اور چابیاں اٹھائی



زمل ہم بعد میں چلے جائے گے ابھی مجھے ضروری کام ہے جنید جلدی سے بولتا نکل گیا  
زمل کی سنے بغیر

#####

جنید ریش ڈرائیونگ کرتا ہسپتال پہنچا جلدی ریسپشن پر جا کر مطلوبہ انسان کا پوچھ کر  
ایمر جنسی کی طرف دوڑا

جنید وہاں پہنچا تو کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا وہاں سے ایک بزرگ جنید کے پاس آئے  
اور بولے

آپ جنید ہے۔۔۔؟؟

جی اپ نے ہی فون کیا تھا؟؟؟ انکل کیسے ہے؟؟؟ جنید بولا

بیٹا ابھی تو ڈاکٹر کچھ نہیں بتا رہے اندر چیک اپ جاری ہے آپ دعا کریں وہ جنید کو  
حوصلہ دیتے بولے

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا اور پوچھا

"اندر جو پیشینٹ ہے ان کے ساتھ کون ہے؟؟؟"

جنید جلدی سے آگے بڑھا جی میں

ٹینشن کی کوئی بات نہیں وہ خطرے سے باہر ہے لیکن پاؤں میں فریکچر آیا ہے

تھینکیو ڈاکٹر کیا میں ان سے مل سکتا ہوں؟؟؟

جی تھوڑی دیر میں ان کو روم میں شفٹ کر دیا جائے گا تب تک آپ ہو اسپتال کی  
فارمیسیز پوری کر دیں

جنید سر کو ہلاتا ریسیپشن کی اور چل دیا

تھوڑی دیر بعد پینٹ کوروم میں شفٹ کر دیا گیا

جنید بھی موجود بزرگ کا شکریہ ادا کرتے روم میں گیا

ط

جنید بیڈ کے پاس پہنچتا بولا

انکل آپ ٹھیک ہے؟؟؟

شاہد صاحب نے آنکھیں کھولتے جنید کو دیکھا اور ہاں میں سر ہلایا اور بولے

بیٹا گھر میں بتایا آپ نے؟؟؟

جبکہ جنید نے نفی میں سر ہلایا

اچھا کیا ایسے ہی سب پریشان ہو جاتے شاہد صاحب بیٹھتے بولے درد کی شدید لہر اٹھی  
تھی مگر ضبط کر گئے

جنید نے آگے بڑھ کر ان کی مدد کی اس طرح بیٹھنے میں

جنید نے سارا دن ہسپتال گزارا شام کو فیاض صاحب کو ڈسچارج کروا کر گھر چھوڑ آیا

شاہد صاحب کو ایسی حالت میں دیکھ زمر اور نادیہ بیگم پریشان ہوئی مگر انہیں ٹھیک  
دیکھ تسلی ملی

رات کا کھانا جنید نے وہی کھایا اور سب سے اجازت لیتا واپس آیا

#####

زمل نیچے آئی تو سمیرا بیگم بولی

یہ کیا بیٹا آپ تیار نہیں ہوئی جانا نہیں ہے کیا؟؟؟؟

نہیں ماما وہ جنید کو کوئی کام پڑ گیا وہ جلدی سے نکل گئے زمل ادا سی سے بولی

واٹ؟؟؟ یہ کیا بات ہوئی؟؟ سمیرا بیگم حیرت سے بولی

آنے دوں اس لڑکے کو اس کی تو میں خبر لیتی ہو آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔۔۔

کافی وقت گزر گیا مگر نہ جنید نے کوئی کال کی نہ ہی میسج

فیاض صاحب بھی گھر آچکے تھے اور وہ بھی جنید کی اس حرکت سے شدید غصے میں تھے

جنید گھر پہنچا اور سیدھا اوپر جانے لگا تو اسے ڈرائنگ روم سے آواز آئی

جنید بھائی ادھر ہی آجائے ہم سب یہی ہیں ارم نے وہی سے ہانک لگائی وہ جنید کی گاڑی کی آواز سن چکے تھے

جنید سلام کرتا آیا اور زمل کے ساتھ بیٹھ گیا

یہ کیا حرکت تھی؟؟؟؟ سمیرا بیگم غصے سے بولی

کون سی موم؟؟ جنید انجان بنتے بولا

یہ جو آج بھی آپ کہی چلے گئے وضاحت دے گے

زمل میرے لیے پانی لے آؤ جنید سب کو اگنور کرتے بولا

اور زمل بھی پانی لینے چلی گئی



زل کے جاتے ہی جنید نے شاہد صاحب کے ایکسڈنٹ کا بھی بتایا پہلے تو سب پریشان ہوئے مگر معمولی سے فریکچر کا سن کر مطمئن ہوئے

ابھی سب بات کر رہے تھے کہ زل پانی لے کر داخل ہوئی اور جنید کو دیا جنید نے پانی کا گلاس لیا اور پی کر دوبارہ زل کو دیا

آپ کے لیے کھانا لگا دوں؟؟؟ زل جنید سے بولی نہیں میں کھا کر آیا ہوں بس اب ریسٹ کرو گا بہت تھک گیا ہوں جنید بولتا اٹھ گیا

سب کو خدا کا خوف بولتا اپنے کمرے میں چلا گیا

کچھ دیر بعد زل کمرے میں آئی تو جنید سوچکا تھا  
زل بھی چینج کرتی آکر لیٹ گئی اور لیٹتے ہی سو گئی

@@@@@@

زل کی آنکھ کھلی تو خود کو جنید کی باہوں میں پایا  
زل غور سے جنید کو دیکھنے لگی

ہلکی بیرڈ مونچھوں تلے پتلے ہونٹ کھڑی ناک بکھرے بال بڑی بڑی آنکھیں اور اس  
کی آنکھوں کا کلر یاد کرتے زل کے ہونٹ مسکرائے گرے آنکھیں زل کو ہمیشہ  
اچھی لگتی تھی اور وہ اکثر اس کلر کے لینز لگاتی جنید نہایت ہی پرکشش انسان تھا

کوئی بھی لڑکی اس پر مرے۔۔۔

زل اپنے ہی خیالوں میں گھم تھی جنید کی بھی آنکھ کھل گئی زل کو خود کو دیکھتا پا کر  
جنید مسکرایا

لگتا ہے اتنا ڈیشنگ لڑکا کبھی دیکھا نہیں جو آج ایسے دیکھ رہی ہوں

جنید کے کہنے پر زل ہوش میں آئی اور بری طرح سٹپٹائی

نہیں وہ ایسے ہی چھوڑیں مجھے زمل بول رہی تھی جب جنید اور قریب ہوا زمل کی تو  
زبان بند ہو گئی

تمہیں پتا ہے بہت خوبصورت ہو میری جان جنید زمل کے ماتھے پر بوسہ دیتے بولا  
زمل کی سفید رنگت میں لالی گھولی اور نظریں جھکا گئی

اففف یہ نظروں کو جھوکانہ جنید بولتا زمل کی آنکھیں چوم گیا زمل کا تو سانس لینا محال  
ہو رہا تھا اور ساتھ خود کو چھوڑانے کی مزمت بھی کر رہی تھی

زمل جنید کو خود کو دیکھتا پا کر بری طرح کنفیوز ہو رہی تھی اور اپنے ہونٹ کاٹنے لگی

جنید کو یہ حرکت سخت ناگوار گزری اور اپنے ہاتھ کو بڑھا کر اس کے ہونٹ چھوڑائیں

ان پر صرف میرا حق ہے خبردار جو انہیں کچھ کیا جنید ہاتھ کا انگوٹھا ہونٹوں پر رب کرتے بولا اور پھر آہستہ سے زل پر جھکا

جنید زل کے ہونٹوں کو قید کر چکا تھا اور اب اپنی شدت لٹانے میں گم تھا

جنید کے لمس میں شدت اور جنون تھا زل جنید کی شرٹ کو دبوچے تھی اور سانس بھی اٹک رہی تھی

جنید زل کی مدھم سانسوں پر اسے چھوڑتا پیچھے ہٹا

زمل جنید کے ہٹتے ہی لمبے لمبے سانس لینے لگی

زمل ابھی ٹھیک سے سانس بھی نہیں لے پارہی تھی کہ جنید زمل کی گردن پر جھکا اور  
اپنا پیار لٹانے لگا

جنید نے زمل کی گردن پر ہلکا سا کاٹا وہ تو زمل کی قربت محسوس ہو چکا تھا

کاٹنے پر زمل کی سسکی نکلی اور جنید پیچھے ہٹا

ایم سوری درد ہوا کیا جنید جلدی سے بولا

مجھے نماز پڑنی ہے پلیز پیچھے ہٹے زمل مشکل سے بولی

جنید بھی کچھ بولے بغیر ہٹ گیا اور زمل اٹھ کر واشروم بند ہو گئی

زمل نے جلدی سے وضو کیا اور نماز ادا کرنے کیلئے نکلی  
کمرے میں آکر جنید کی طرف دیکھے بغیر نماز ادا کرنے لگی

جنید زمل کی اس حرکت پر مسکرایا اور اٹھ کر وضو کرنے چلا گیا

جنید باہر نکلا تو زمل دعا مانگ رہی تھی جنید نے دوسرا جائے نماز اٹھا کر زمل کے قریب  
ہی بچھالیا اور نماز پڑھنے لگا

زل نماز پڑھ کر اٹھی اور باہر نکل گئی اس وقت جنید کا سامنا کرنے سے کترار ہی تھی  
اس کی بے باقیوں اور گستاخیاں زل کا سانس لینا بھی مشکل ہو رہا تھا

جنید نماز ادا کرتا چیخ کرنے چلا گیا اور اپنے جو گر پہن کر جو گنگ کے لیے نکلا

لان میں زل اسے ٹہلتی نظر آئی مگر اسے اگنور کرتا باہر نکل گیا

زل نے بھی جنید کو باہر جاتا سکون کا سانس لیا

#####



جنید واک سے واپس آیا تو سب کو ڈانگ حال میں پایا

سب کو سلام کرتا وہ بھی فریش ہونے چلا آیا

فریش ہونے کے بعد سب کے ساتھ ناشتہ کیا زمل کو دیکھنے کی غلطی نہیں کی وہ جانتا تھا  
وہ ناشتہ نہیں کر پائے گی

او کے خدا حافظ سب کو ارم ناشتہ سے اٹھتے بولی اور بیگ اٹھا کر باہر چل دی

زمل آج رات کو ڈنر بنالینا نعمان اور کائنات آرہے ہیں جنید ناشتہ کرتے زمل سے بولا

جی ٹھیک ہے زمل نے جواب دیا اور برتن سمیٹنے لگی

بیٹا ذیشان کو بھی بولا لیتے سمیرا بیگم بولی

ٹھیک ہے ماما میں اسے بھی بول دوں گا جنید بولا

چلے ڈید جنید اٹھتے اپنے دیڈ سے بولا

اتنی جلدی سمیرا بیگم بولی

جی پہلے کہی جانا ہے وہاں ہو کر پھر آفس جائے گے فیاض صاحب اٹھتے ہوئے بولے  
اور جنید کے ساتھ باہر نکل گئے

#####

زمل سارا دن بزی رہی اسے گھر فون کرنے کی بھی یاد نہیں رہی جب سارا کھانا تیار ہو  
گیا تو ریست کرنے کمرے میں چلی آئی

کمرے میں پہنچی ہی تھی کہ زمل کا فون بجا زمل نے فون اٹھایا

سلام کے بعد جنید نے اسے آنے کا بتایا کہ وہ تیار ہو جائے

زمل جلدی سے تیار ہونے لگی آج اس نے سمیرا بیگم کی دی ساڑھی پہنی تھی

زمل نے بہت منع کیا مگر سمیرا بیگم کے اسرار پر پہن لی

زمل تیار ہو کر نیچے آہی رہی تھی کہ جنید اور باقی سب بھی اندر آ رہے تھے

جنید کی نظر زمل پر پڑی تو ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی

زمک بلیک کلر کی ساڑھی میں ہلکا میک اپ کیے ساتھ ڈائمنڈ کے ٹاپس اور گلے میں  
چین پہنے لمبے بال کھلے ریڈ لپسٹک لگائے بہت خوبصورت لگ رہی تھی

ذیشان کے ہلانے سے جنید ہوش میں آیا اندر چلو بھا بھی کو بعد میں دیکھ لینا

ذیشان کے کہنے پر جنید شرمندہ سا ہوتا اندر چلا آیا

سب باتیں کرنے میں مصروف تھے مگر جنید زل کو دیکھنے میں گم تھا

کائنات مسلسل یہ سب نوٹ کر رہی تھی اور اندر سے زل سے نفرت محسوس کر رہی  
تھی مگر بولی کچھ نہیں

زل نیٹا کھانا لگوائے سب کو بھوک لگی ہوگی سمیرا بیگم زل سے بولی

جی ماما میں لگواتی ہوں زل اٹھتی ڈائنگ کی طرف چلی آئی

کائنات بھی اس کے پیچھے چلی آئی زل برتن سیٹ کر رہی تھی

زل دوں میں بھی تمہاری مدد کر دیتی ہوں کائنات برتن سیٹ کرتے ساتھ بولی

کائنات تم بیٹھو میں کر لوں گی زل کائنات سے بولی

کوئی بات نہیں یار دوستوں میں چلتا ہے میں ہیلپ کرواں دیتی ہوں

برتن لگانے کے بعد زل نے سب کھانے کے لیے بلوایا سب نے آکر سیٹیں سنبھالی

اور کھانا شروع کیا

سب نے کھانے کی بہت تعریف کی نعمان نے بھی بہت سراہا

کائنات تو زمل کی تعریف سے جل ہی گئی من مار کر کھانا کھایا

کھانے کے بعد چائے کا دور چلا

جنید ارم نظر نہیں آرہی ذیشان نے آخر دل کا سوال پوچھ ہی لیا

ہاں وہ آج روم میں ہی رہی وہی ڈنر بھی کیا کوئی اسائنمنٹ ملی ہے اسے بس اسی میں لگی  
ہوئی ہے جنید موبائل سکروں کر تا بولا

اچھا ذیشان نے یک لفظی جواب دیا

تھوڑی دیر کے بعد سب نے اجازت لی اور گھد کی راہ لی

کائنات نے زمل اور جنید کو آنے کا کہا زمل کو بھی وہ اچھی لگی

سب کے جنے کے بعد باقی سب نے بھی کمروں کا رخ کیا

زمل اور جنید بھی سیڑھیاں چڑھتے تھے کی جنید بولا

زمل آنٹی انکل سے بات ہوئی تمھاری



زل نے رک کر پیچھے دیکھا اور پھر چل دی نہیں کل دوپہر کو ماما سے بات ہوئی اس کے بعد نہیں ہوئی

کمرے میں داخل ہوتے ہی جنید نے فون کان سے لگایا شاید کسی کو کال کر رہا تھا

اسلام و علیکم انکل کیسے ہے آپ؟؟؟ جنید مسکراتے ہوئے بولا

ادھر شاہد صاحب سونے ہی لگے تھے کہ ان کا فون بج اٹھا دیکھا تو جنید کی کال تھی انھوں نے فوراً اٹھایا

وعلکلم سلام مل ٲھلک هو بیٹا آپ کلسے هے؟؟؟ اور همارل بیٹل کلسل هے؟؟؟

مل تو ٲھلک هو انکل مگر اپنل بیٹل کا آپ خود اُسل سل ٲوچھ لے جنلد بولتا زمل کو فون  
ٲکڑل ایا اور زمل نے بهل جلدل سل کان کے ساتھ لگا کر بولل

اسلام وعلکلم ٲاٲا کلسے هے؟؟؟

مل ٲھلک هوں میرل بیٹل کلسل هے لگتا هے بهول گئل اپنل گھر والوں کو وه نہ چاھتے  
هوئے بهل شکوه کر بیٲھے

اسل بات نهلل هے ٲاٲا وه تھوڑا مصروف تھل اسل لے

اچھا چلو اب سو جاؤ کافی وقت ہو چکا ہے خدا حافظ  
زمل بھی خدا حافظ کہتی پلٹی اور فون جنید کی طرف بڑھایا

جنید زمل کے چہرے پر اداسی دیکھ چکا تھا

دونوں نے چیخ کیا سونے لیٹ گئے

@@@@@@

صبح حسبِ معمول زمل اور جنید کی آنکھ کھلی اپنی روٹین کے مطابق دونوں اپنے  
کاموں میں لگ گئے

آج جنید نے زل سے کوئی خاص بات نہیں کی

سب کے ساتھ مل کر ناشتہ کیا اور آفس کے کیے نکل گیا

زل بھی گھر کے کاموں میں لگ گئی سمیرا بیگم کے لاکھ کہنے پر بھی وہ کسی نہ کسی کام میں لگی رہتی

زل رات کا کھانا بنا کر فارغ ہی ہوئی تھی کہ اس کا فون بجنے لگا

زل نے فون دیکھا تو جنید کی کال آرہی تھی زل نے فون اٹھایا تو جنید بولا

"جلدی سے تیار ہو جاؤ میں تمہیں لینے آرہا ہوں"

کہتا فون بند کر گیا زمل نے فون کو گھورا اور غصے سے تیار ہونے چلی گئی

زمل تیار ہو کر آئی تو دیکھا جنید ارم کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا

اسلام و علیکم زمل سلام کرتی اندر آئی

و علیکم سلام سب نے جواب دیا

چلو لیٹ ہو رہا ہے جنید زمل کو بولتا باہر چلنے لگا  
لیکن ماما کو تو بتادیں زمل جنید کے پیچھے چلتی بولی

بتادیا ہے تم فکر مت کرو جنید گاڑی کا دروازہ کھول کر زمل کو بیٹھنے کا اشارہ کیا

زمل بھی آرام سے بیٹھ گئی جنید نے بھی آکر اپنی سیٹ سنبھالی اور گاڑی چلا دی

#####

سارا سفر خاموشی کے نظر گزرا

جنید نے ایک ہوٹل کے سامنے گاڑی پارک کی اور باہر نکلا  
زل کی طرف کا دروازہ کھولا اور وہ بھی باہر آئی

وہ دونوں اندر آئے تو سامنے ٹیبل پر ہی کائنات نظر آئی

ہائے زل کائنات ہاتھ آگے کرتی بولی

زل نے بھی ہاتھ تھام کر جواب دیا

جنید بھی ہائے کرتا اپنی سیٹ سنبھال چکا تھا

تھنکیو جنید میری بات ماننے کے کیے کائنات مسکراتی ہوئی جنید کے ہاتھ پر ہوتھ  
رکھتی بولی

کائنات کی یہ حرکت زل کی نظر سے چھپی نہ رہ سکی

جنید نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور بولا

کوئی بات نہیں.... اب کیا بھوکا رکھنا ہے یا ڈنر کا آرڈر دوگی

ہاں ابھی دیتی ہو... ویٹر کائنات جنید سے بولتی آخر میں ویٹر کو اشارہ کرتی ہے

ویٹر کے آنے پر کائنات اسے آرڈر دیتی ہے اور باتوں میں لگ جاتی ہے



اور بزنس کیسا جارہا ہے تمہارا؟؟؟

اچھا جارہا ہے بائے داوے تمہارا کیا ارادہ ہے آگے کیا کرنا ہے؟؟؟؟ جنید کائنات  
سے بولا

میرا تو ایسا کوئی ارادہ نہیں ابھی تو لائف انجوائے کرنی ہیں کائنات جنید کو مسکراتی دیکھ  
بولی

اتنے میں ویٹر کھانا لے آیا اور ٹیبل پر لگانے لگا  
سبھی خاموش ہو گئے زمل کو یہ سب بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا

کھانا لگانے کے بعد جب زمل کی ٹیبل پر نظر پڑی تو سب کھانا جنید کی پسند کا تھا زمل کو  
شدید جھٹکا لگا

زمل کو کائنات اس وقت سب سے بری لگی اس سے نفرت محسوس ہوئی

کھانا شروع کرو سب کائنات کے بولنے سے زمل ہوش میں آئی اور کھانا شروع کیا

جنید زمل کی پریشانی کو نوٹ کر چکا تھا اب وہ بھی زمل کو اگنور کر کے کائنات سے ہنس  
ہنس کر باتیں کرنے لگا

زل کو اپنا آپ وہاں فضول لگا

کھانے سے فارغ ہو کر زل جنید سے بول اٹھی جنید چلے کھانا تو ہو گیا

ہاں چلو جنید بھی اٹھتا ہوا بولا

او کے کائنات ہم چلتے ہیں تھینکس فار ڈنر

تم چلو گاڑی پارکنگ سے نکالو میں اور زل آتے ہیں کائنات بولی

جنید بھی سر کو ہلاتا ہوا باہر نکل گیا

زل جانے لگی تو کائنات کے بولنے پر رک گئی

زل مجھے لگتا ہے جنید کو تم خوش نہیں رکھ پارہی اگر تم ہینڈل نہیں کر سکتی تو  
میں.... کائنات بات ادھوری چھوڑتی زل کو دیکھنے لگی

زل تو کائنات کے لہجے پر ٹھٹکی مگر پھر ہمت کرتے بولی

تمہیں یہ غلط فہمی کیوں ہے کہ ہم خوش نہیں اوو سوری میرا مطلب جنید یونو "  
وٹ تمہیں اتنی غلط فہمی کیوں ہے ہم ایک کمرے میں رہتے ہیں سوتے ہیں کچھ بھی  
ہو سکتا ہے نہ " ہے نہ کائنات زل بیچارا سامنہ بناتی بولتی چلی گئی

کائنات تو زل کے اس عمل پر پریشان کھڑی بس دیکھتی رہی

زل کائنات کو ویسا ہی چھوڑ کر باہر چلی آئی اور آکر گاڑی میں بیٹھ گئی

جنید نے بھی زل کے بیٹھتے ہی گاڑی چلا دی

زل سیٹ کے ساتھ سرٹکا کر آنکھیں موند گئی بار بار جنید کا کائنات سے مسکرا مسکرا  
کرباتیں کرنا کائنات کا جنید کا ہاتھ پکڑنا زل کو بہت غصہ آرہا تھا

وہ خود بھی اپنی حالت نہیں سمجھ پارہی تھی شاید یہ نکاح کا پاک رشتہ تھا کہ زل کے  
دل میں جنید کے لیے محبت تھی

کچھ دیر بعد گاڑی کی بریک لگی تو زمل ہوش میں آئی آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ اپنے  
ماما پاپا کے گھر کے باہر تھے

زمل کا خوشی سے برا حال تھا وہ جلدی سے اتری اور دروازے کی بیل بجائی

جنید بھی گاڑی ایک سائیڈ پر کھڑا کر تازمل کے ساتھ کھڑا ہوا

#####

زمر ماما پاپا سے باتیں کر رہی تھی جب دروازے پر بیل بجی

میں جا کر دیکھتی ہو اس وقت کون ہے؟؟؟ زمر بولتی اٹھنے ہی لگی تھی کہ نادیہ بیگم نے روک دیا اور خود دروازہ کھولنے چلی گئی

دروازہ کھولا ہی تھا کہ زمل کو دیکھ کر خوش ہو گئی  
زمل بھی اپنی ماں کو دیکھ کر ان سے گلے لگی

کیسی ہے ماما؟؟؟ زمل گلے لگتے بولی

میں ٹھیک ہوں میرا بچہ کیسا ہے؟؟؟ وہ زمل کو پیار سے پچکارتے بولی

میں بھی ٹھیک

بیٹا آپ کیسے ہوں؟؟؟ جنید کو دیکھ نا یہ بیگم بولی اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرا

میں بھی ٹھیک ہوں

اچھا اندر چلو دروازہ بند کرتی بولی اور سب کو لے کر اپنے روم میں آئی

زمر زمل کو دیکھ جلدی سے ان سے ملی اور جنید کو بھی سلام کیا

زمل نے جب اپنے پاپا کو دیکھا تو وہ کمبل لے کر بیٹھے تھے



اسلام و علیکم پاپا کیسے ہے؟؟؟ زمل باپ سے گلے ملتی بولی

میں ٹھیک ہوں بیٹا تم کیسی ہو؟؟؟ زمل کو خود سے الگ کرتے بولے اور جنید سے ملے

جنید پاس بیڈ پر ہی بیٹھ گیا جبکہ زمل پاس پڑی کرسی پر

زمر جاؤ بیٹا چائے بنا لائے شاہد صاحب زمر سے بولے

جی پاپا ابھی لاتی ہوں ویسے بھی جنید بھائی کو میرے ہاتھ کی چائے بہت پسند ہے زمر  
کہتی اٹھ کر کچن چکی گئی

کچھ دیر ایسے باتوں میں گزر گئی تھی زمر چائے اور ساتھ لوازمات لے داخل ہوئی

اس سب کی کیا ضرورت تھی ہم لوگ ابھی ڈنر کر کے آئے زمر سے بولی

آپ نے نہیں کھانا تو نہ کھائے ویسے بھی یہ سب بھائی کے لیے ہے زمر مزے سے  
زمر کو آگ لگاتی چیزیں ٹیبل پر رکھ کے بیٹھ گئی

زمر کی ماں مجھے ہاتھ روم جانا ہے شاہد صاحب ناد یہ بیگم سے بولے

وہ بھی سر ہلاتی اٹھنے لگی جب جنید بول پڑا آپ بیٹھے آنٹی میں دیکھتا ہوں اور اٹھ کر  
انہیں سہارا دینے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا

شاہد صاحب نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ جنید کے ہاتھ میں دیا اور کمبل ہٹا کر اٹھنے  
لگے

زل یہ ساری کروائی دیکھ کر الجھی ہوئی تھی مگر باپ کے پاؤں پر پلستر دیکھ اک دم  
گھبرا گئی

پاپا یہ آپ کے پاؤں پر کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہے؟؟؟ زل پریشان ہوتی بولی اور اٹھ کر  
پاس آگئی

انکل ٹھیک ہے زمل اُن کو اثر و م جانا ہے بعد میں بتاتے ہے تمہیں جنید زمل کو پیچھے  
کرتا و اثر و م کی طرف گیا

زمل نے ماما سے پوچھا مگر وہ بھی خاموش رہی تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو زمل کو  
ساری بات کا بتایا زمل تو ایکسڈینٹ کا سنتے ہی رونا شروع ہو گئی

مگر پھر پاپا کو صحیح سلامت دیکھ شکر کیا اور جنید کو محبت و غصے کی ملی جلی نظروں سے  
دیکھا

کچھ دیر وہاں گزارنے کے بعد جنید نے چلنے کا کہا تو زمل نے رکنے کی ضد کی مگر صبح پھر لانے کا وعدہ کرتے جنید اسے ساتھ لے آیا

زمل سارے راستے منہ پھولائے آئی جنید سے بات تک نہ کی

گھر آتے ہی چینیج کیا اور نماز پڑھ کر سو گئی

جنید بھی تھکا تھا وہ بھی سو گیا

@@@@@@

کچھ دنوں بعد

حسب معمول زل اور جنید اٹھے نماز ادا کی جنید جاگنگ کے لیے نکل گیا اور زل لان میں ٹہلنے لگی

کچھ دیر بعد زل نے کچن کا رخ کیا اور ناشتہ بنوانے میں رفعت کی مدد کرنے لگی

ناشتہ ٹیبل پر لگایا ہی تھا کہ ارم ماما پانا شتہ کیلئے آگئے

تھوڑی دیر میں جنید نے بھی سب کو جوئن کیا پچھلے کچھ دنوں زل کو جنید روز اس کے گھر چھوڑ جاتا اور آفس سے واپسی پر لے آتا

مگر اب شاہد صاحب کی حالت بہتر تھی پلستر بھی اتر چکا تھا تو زمل نے گھر میں ہی رہنے کا سوچا

جنید اور فیاض صاحب آفس چلے گئے ارم کالج چلی گئی

زمل بھی رفعت کے ساتھ کاموں میں لگ گئی

آج کچھ خاص کام نہیں تھا اس لیے زمل سمیرا بیگم کے ساتھ آکر بیٹھ گئی آج تو بہت بور ہو رہی ہوں زمل نے خود ہی سوچا

آنٹی سے بولتی ہوں کہی آؤٹنگ کے لیے چلتے ہے اس سے پہلے زل اپنی سوچ کو پورا کرتی دروازے کی بیل پر ٹھٹکی

روفت نے جب دروازہ کھولا تو کائنات اندر آئی

ہائے آنٹی کیسی ہے؟؟؟ کائنات سمیر ایگم سے گلے ملتے بولی

میں تو ٹھیک ہو.. آپ کیسی ہوں؟؟ کائنات سے پوچھا

ایم فائن ہائے زل زل کو ہاتھ ہلاتی ہوئی بولی



زل نے بھی یک لفظی جواب ہائے کہا

آنٹی میں زل کو شاپنگ پر ساتھ لے جانے آئی ہوں پلیز منع مت کیجئے گا کائنات  
بولی

اس سے پہلے زل کچھ کہتی سمیرا بیگم بول پڑی  
ضرور لے جاؤ بیٹا اس میں پوچھنے والی کونسی بات ہے جاؤ زل تیار ہو کر آجائے

زل کونہ چاہتے ہوئے بھی جانا پڑا

#####

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں شاپنگ مال میں موجود تھی وہی انہیں نعمان نے بھی جوئے  
کیا

کائنات اور نعمان کچھ نہ کچھ خرید رہے تھے جبکہ زمل کو کچھ اچھا نہیں تھا لگ رہا

کائنات جو اُسے ساتھ لائی تھی اب اس سے بات تک نہیں کر رہی تھی

نعمان ہر چیز زمل سے پوچھتا زمل کو نعمان کا اس طرح فری ہونا اچھا نہیں لگا

کائنات میں گھر جا رہی ہوں تم نے جو خریدنا ہے خرید کر نعمان کے ساتھ چلی جانا مجھے  
کچھ پسند نہیں آ رہا زمل بولی

تمہیں اگر کچھ لینا نہیں تھا تو آئی کیوں ساتھ اب خیر کیسے جاؤ گی نعمان تمہیں چھوڑ  
آئے گا

جبکہ زمل نعمان کا نام سنتی سخت بد مزہ ہوئی

نہیں رہنے دو اب تم لائی ہو تو تم ہی چھوڑو گی زمل کائنات سے کہتی دوسری طرف کچھ  
دیکھنے لگی

کافی کچھ دیکھنے پر بھی کچھ پسند نہ آیا تو وہ کائنات کی طرف گئی مگر ان کی باتیں سن ٹھٹکی

کیا نعمان تم سے ایک لڑکی نہیں پٹانے ہو رہی باتیں سنو "کائنات غصے سے بولی "

بس زیادہ باتیں سنانے کی ضرورت نہیں تم تو ننید کو مری مین نشہ دے کر نہیں اپنا بنا "سکی زمل تو پھر ہوش میں ہے "نعمان کائنات سے بولتا پلٹا تو آنکھیں حیرانگی سے پھیلی  
زمل کو اپنے سامنے دیکھ

زمل تالی بجاتی آگے بڑھی واہ کیا کھیل کھیلہ ہے تم لوگوں نے جنید تمہارا سچ جان  
جائے تو تمہیں دیکھنا پسند نہ کریں وہ جارہی ہو اور جنید کو تم دونوں کے بارے میں  
بتاؤں گی زمل غصے سے کہتی واپس آگئی

نعمان اور کائنات نے ایک دوسرے کو دیکھا اور زمل کے پیچھے آئے

زمل پارکنگ کے اینڈ ایریا سے گزر رہی تھی جب کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور  
کھینچ کر گاڑی میں ڈالا

زمل خود کو آزاد کروانے میں ہلکان ہو رہی تھی لیکن جب کائنات نے ڈرائیونگ سیٹ  
سنبھالی تو زمل حیران رہ گئی

نعمان نے اس کو پکڑ رکھا تھا یہ لوگ اتنا گر سکتے ہیں سوچ بھی نہیں سکتی زمل  
رونے کے ساتھ مزمت کر رہی تھی

اب کیا کروں کہا جانا ہے؟؟ کائنات ڈرائیو کرتے بولی تمہیں ایسے نہیں تھا کرنا چاہیے  
پتا نہیں جب جنید کو پتا چلے گا کیا ہو گا

اب تم چپ کرو گی تو میں کچھ سوچو گا نہ ایک کام کرو گاڑی فام ہاؤس لے چکو آگے کیا  
کرنا ہے پھر دیکھے گے

وہ لوگ فام ہاؤس پہنچے تو نعمان نے زل کو ایک کمرے میں بند کر دیا اس کا پرس بھی  
لے لیا اور فون بھی سوئچ آف کر دیا

اب کیا؟؟؟؟ کائنات بولی

کچھ نہیں چلو میں اس کو بعد میں دیکھ لوں گا ابھی ہمیں جانا ہو گا یہاں سے اور دونوں  
زل کی آوازیں اُن سنی کرتے چلے گئے

#####

جنید گھر پہنچا تو سمیرا بیگم کو پریشان دیکھ پوچھا  
تو سمیرا بیگم نے کائنات اور زل کا جانا بتایا اور زل کا فون بند جا رہا ہے وہ ابھی تک گھر  
نہیں آئی یہ بھی بتایا

آپ فکر مت کریں ماما میں کائنات کو فون کرتا ہوں اور اس کو فون ملا یاد دو تین رنگ  
کے بعد فون اٹھالیا گیا

ہائے جنید کائنات چہکتی بولی

ہائے!!! اس سے پہلے جنید کچھ اور بولتا کائنات بول پڑی

زل گھر پہنچ گئی تھی نہ میں نے ڈراپ کرنے کا بولا مگر وہ خود چلی گئی

اچھا لیکن وہ ابھی تک گھر نہیں پہنچی اور اس کا فون بھی بند جا رہا ہے اوکے بعد میں  
بات ہوگی جنید فون کاٹ گیا

ماما پاؤہ تو بول رہی زل چلی گئی تھی زمرہاں زمرہ سے فون کر کے پوچھو ارم



بھائی پوچھا باتوں باتوں میں مگر بھابھی وہاں بھی نہیں ارم فکر مند سی بولی

بیٹا ہمیں پولیس کو انفارم کرنا چاہیے چلو آؤ فیاض صاحب جنید سے بولے اور دونوں  
چلے گئے

پولیس میں رپورٹ کروائی اور اپنے سارے ذرائع لگا دیے

جنید اور ذیشان بھی دونوں جگہ جگہ ڈھونڈ رہے تھے مگر بے سود مل پچھلے دس  
گھنٹوں سے لاپتا تھی

#####

زمل کارورو کر بر حال تھا چیخ و پکار کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا

جنید پلینز مجھے بچالے میں مرجاؤں گی اپنی زمل کو بچالوں

اچانک زمل کو کچھ قدموں کی آواز آئی تبھی دروازہ کھول کر نعمان اور ایک لڑکا اندر آئے

واوو یار مال تو بڑا مست ہے وہ زمل کو گہری نظروں سے دیکھتے بولا

زل نے اپنے بازو اپنے سینے کے گرد لپیٹ لیے اور بولی دیکھو مجھے جانے دو میں کسی کو  
کچھ نہیں بتاؤں گی پلیز

بالکل نہیں میری جان آج تو ہم دونوں مزے کرے گے کیوں بابر جنید دوسرے کے  
کندھے پر ہاتھ رکھتے بولا

بالکل یار مگر پہلے میں مزے لوں گا بابر زل کو گہری نظروں سے دیکھتے بولا

زل نہ میں گردن ہلاتی روتی جا رہی تھی

اچھا یار آج پہلے تم ہی مزے لے لوں مگر تھوڑی جلدی اُس جنید نے ساری پولیس کو  
اسے ڈھونڈنے میں لگایا ہے نعمان بابر سے بولا

اچھا تو پھر ہم اس کا کیا کریں گے؟؟؟؟

کرنا کیا ہے مزے لے کر کام ختم بس نعمان مسکراتا ہوا بولا اور باہر جانے لگا جب بابر  
نے روک لیا

یار اکیلے میں بور ہو جاؤ گا تم بھی ساتھ ہی جوئیں کر لوں

چل اب تو بول رہا ہے تو ایسے ہی سہی ویسے بھی تھوڑی دیر میں صبح ہو جائے گی اس  
سے پہلے اسے ٹھکانے بھی لگانا ہے

اچھا چلو کام شروع کرتے ہے بابر نعمان کو دیکھتے بولا

پھر دونوں نے زل کی طرف قدم بڑھانے شروع کر دیں

زل نہ میں گردن ہلاتی روئے جارہی تھی

میرے پاس مت آنا ورنہ میں زل کے منہ سے الفاظ ٹوٹ کر ادا ہو رہے تھے

ورنہ کیا میری جان نعمان بولتا زمل کا ہاتھ پکڑنے لگا زمل ایک دم سے پیچھے ہوئی تو اس کے کندھے سے قمیض پھٹ گئی

زمل نعمان کو دھکا دیتی آگے بھاگی تو بابر نے اُسے کمر سے پکڑ لیا

زمل نے اسے ٹانگ ماری مگر بے سود اس نے زمل کو زور سے تھپڑ مارا اور بیڈ پر گرایا اسی میں زمل کے دونوں بازو پھٹ گئے

زمل بیڈ پر گری تبھی بابر اس پر جھکا زمل نے ہمت جمع کرتے ہوئے اسے دھکا دیا اور جلدی سے اٹھ کر بیڈ کی سائیڈ سے گلہ ان اٹھا کر اپنے پیچھے آتے نعمان کے سر پر دے مارا

نعمان کے سر سے خون نکلنے لگا اور درد سے وہ وہی بیٹھتا چلا گیا

زمل کمرے کا دروازہ کھول کر باہر بھاگی

بابر جلدی سے نعمان کے پاس آیا تو ٹھیک ہے

میں ٹھیک ہو جا کر اسے پکڑ نعمان بابر پر چیخا

بابر جلدی سے باہر بھاگا اور زمل کے پیچھے گیا

زمل باہر حال میں آئی اور جلدی سے وہاں کا دروازہ کھول کر باہر کی جانب بھاگی

بابر بھی اسی کے پیچھے تھا

زمل اندھا دھند بھاگ رہی تھی زمل سڑک کے کنارے پہنچی تو مدد کے لیے پکارنے لگی

زمل دوسری سڑک پر پہنچنے ہی لگی تھی کہ بابر کو دیکھنے کے لیے سر موڑا تھا اور جیسے ہی آگے بڑھی ایک کار کے ساتھ ٹکرا ہوئی

زمل دنیا سے بے خبر وہی گر گئی اور آنکھیں موند گئی



بابر نے جب زل کو خون میں لت پت دیکھا اور کچھ لوگوں کو گاڑی سے نکلتے دیکھا تو  
الٹے قدم واپس لوٹا

وہ واپس آیا تو نعمان سر کو کپڑے سے پکڑے بیٹھا تھا بابر کو دیکھتے ہی اٹھا

کیا ہوا زل کہا ہے؟؟؟؟

وہ اس کا ایکسڈینٹ ہو گیا بابر نے ساری بات اسے بتادی

دعا کروہ مر جائے نعمان نحوست سے کہتا بیٹھ گیا

چلو اب ہمیں یہاں سے نکلنا چاہیے بابر نعمان سے بولا اور اسے اٹھا کر باہر چل دیا

@@@@@@

پولیس کو بہت پریشور تھا اس لیے وہ زل کو ڈھونڈنے میں لگے تھے

کائنات سے بھی پوچھ گچھ کی گئی اور پھر جا کر مال کی سسی ٹیوی فوٹیج بھی دیکھی گئی

جس میں کائنات اور نعمان زل کے ساتھ جھگڑ رہے تھے

جنید کو یہ دیکھ حیرت ہوئی زل کیوں ان کے ساتھ غصے سے بات کر رہی ہے

انسپکٹر نے جلدی سے کائنات کو لانے کو کہا اور کچھ دیر میں ہی کائنات پولیس کی  
گرفت میں تھی

ذیشان بھی جنید کے ساتھ ہی موجود تھا جنید کا برا حال تھا زمل کی سوچ آتے ہی اسے  
ڈر لگ رہا تھا

کائنات سے سختی سے تفتیش کی گئی مگر ایک ہی بات کی رٹ کے زمل اور اس کے  
درمیان ایسا کچھ نہیں ہوا

تبھی حوالدار نے اندر آ کر کائنات اور نعمان کے فون کال کی لسٹ دی تو ان کے  
درمیان کافی بار بات ہوئی

کائنات کو پہلے تو آرام سے مگر پھر ایک دو تھپڑ پڑنے پر ہی اس نے زبان کھولی اور  
ساری بات بتادی

کائنات کو کسٹڈی میں لے لیا گیا اور نعمان کے فام ہاؤس کے لیے نکل گئے

جنید اور ذیشان اپنی گاڑی میں پولیس کے ساتھ ساتھ تھے

راستے میں ایک ایکسڈینٹ دیکھ سب نے گاڑی روکی

جنید جب نیچے اتر پاس آیا تو زمل کو دیکھ وہ جلدی سے اس کے پاس آیا

زلزلہ اٹھو دیکھو میں آگیا کیا ہوا تمہیں زلزلہ آنکھیں کھولو پلیز جنید ایک مرد ہو کر  
رورہا تھا ذیشان نے بڑی مشکل سے جنید کو ہٹا کر زلزلہ کو گاڑی میں ڈالا اور ہاسپٹل کے  
لیے نکلے

جبکہ پولیس نعمان کے فام ہاؤس گئی تاکہ وقت پر پہنچ کر اسے پکڑ سکے

#####

صبح کے چھ بجے ہاسپٹل میں خاموشی کا راج تھا تبھی دو گاڑیاں آکر روکی

اور ایک وجود کو باہوں میں اٹھا کر بھاگ کر اندر آیا

ڈاکٹر ڈاکٹر!!! نرس نے جلدے سے زمل کو سٹیچر پر ڈالا اور ایمر جنسی میں لے گئی

ڈاکٹر بھی بھاگتا ہوا ایمر جنسی میں چلا گیا

ذیشان نے سب گھر والوں کو اطلاع دی

تھوڑی دیر میں جنید اور زمل دونوں کی فیملی ہاسپٹل موجود تھی

جنید ایک کونے میں بیٹھا خاموشی سے نرسز کو اندر باہر ہوتے دیکھ رہا تھا

سمیرا اور نادیہ بیگم دونوں دعائیں مانگنے میں مصروف تھی

ڈاکٹر باہر آیا تو جنید جلدی سے اٹھ کر ڈاکٹر کے پاس آیا

ڈاکٹر زمل کیسی ہے؟؟

دیکھے آپ کی مسز کی سرجری کرنی ہوگی ان کی ٹانگیں بری طرح فریکچر ہوئی ہیں

اوکے ڈاکٹر آپ جو دل میں آئے کریں لیکن زمل کو کچھ نہیں ہونا چاہیے جنید ڈاکٹر

سے بولا

آپ فار میلیٹی پوری کر دے ہم اپنا کام کرتے ہیں ڈاکٹر کہتا واپس ایمر جنسی روم میں  
چلا گیا

جنید اور ذیشان نے مل کر فار میلیٹی پوری کی اور انتظار کرنے لگے

چار گھنٹے کے طویل وقت کے بعد ڈاکٹر باہر آیا اور جنید سے بولا

سرجری تو کامیاب رہی لیکن ان کے ہوش کے آنے کے بعد پتا چلے گا کوئی اور ایفکٹ  
تو نہیں



ڈاکٹر وہ ٹھیک تو ہو جائے گی نہ جنید نے خود پر ضبط کرتے بولا

وہ باقی تو ٹھیک ہو جائے گی مگر شاہد وہ کبھی چل نہ سکے ڈاکٹر یہ کہتا چلا گیا

باقی سب پریشان کھڑے تھے نادیا بیگم زمر ارم اور سمیرا بیگم کارور و کر بر حال تھا

دن کے بارہ بجے زل کو ہوش آیا سب زل سے ملنے گئے مگر زل کو تو جنید کا انتظار تھا

ارم زل کو ایسے دیکھ بول پڑی بھابھی بھائی شکرانے کے نوافل ادا کرنے گئے ہے

نرس نے آکر سب کو باہر جانے کا کہا اور زل کو آرام کرنے کا بولا

نادیہ بیگم سمیرا بیگم ارم زمر سب کو جنید نے زبردستی گھر بھیج دیا

فیاض صاحب پولیس سٹیشن چلے آئے جنید ہو سہیل ہی موجود تھا

#####

جنید روم کا دروازہ کھول کر اندر آیا جہاں اس کی زندگی بیٹوں میں جکڑی پڑی تھی

جنید آرام سے چلتا ہوا بیڈ کے پاس آیا اور زمل کے ماتھے پر بوسہ دیا

زمل خود پر جنید کا لمس محسوس کرتی آنکھیں کھول گئی سامنے جنید کو دیکھا

بکھرے بال سو جی آنکھیں وہ برسوں کا بیمار لگ رہا تھا

جنید زمل نے دھیرے سے پکارا

جی جان جنید پیار سے جواب ملا

ایم سوری

کس لیے؟؟؟ جنید زمل کا ہاتھ تھامتا پاس پڑے سٹول پر بیٹھ گیا

آپ کو غلط سمجھنے کے لیے مری میں جو کچھ ہوا وہ کائنات نے کیا

جنید تو زل کی بات سن کر حیران ہوا وہ اس قدر گر سکتی ہے

میں نے آپ کو بہت تکلیف دی سوری بات کرتے وقت زل کے چہرے پر درد کے  
واضح آثار تھے

جنید یہ محسوس کرتا بولا میں نے معاف کیا اب آرام کرو زیادہ بات مت کرو

زل بھی آنکھیں موند گئی تھوڑی دیر پہلے ہی نرس اسے میڈیسن دے کر گئی جس وجہ  
سے اب اسے نیند آرہی تھی

جنید بھی پاس ہی بیٹھ رہا اور زل کے سو جانے کا یقین ہوتے ہی آرام سے باہر آیا

باہر آکر فیاض صاحب کو کال ملائی

#####

پہلی رنگ پر ہی فون اٹھالیا گیا

پاپا کچھ پتا چلا؟؟؟

نہیں بیٹا وہ بھاگ گیا پولیس میرے ساتھ آئے گی شام کو زمل کا بیان لینے

جی پاپا آپ بھی گھر جا کر آرام کر لے باقی سب بھی وہی ہیں

اچھا بیٹا شام کو ہم کھانا لے کر آجائے گے اور ہاں تم کینیٹین سے لے کر کچھ کھا لینا  
تمہاری ماں پریشان ہر تہی رہے گی

جی میں کھا لو گا آپ فکر مت کریں خدا حافظ

!!!خدا حافظ

فون کٹتے ہی فیاض صاحب انسپکٹر سے اجازت لیتے گھر آ گئے

اور سمیرا بیگم کورات کا کھانا تیار کروانے کا کہا اور ہو سپٹک ہانے کا بھی بتایا

نادیہ بیگم اور سمیرا بیگم دونوں مل کر کھانا بنا رہی تھی

جبکہ ارم اور زمر دونوں سو رہی تھی

شاہد صاحب کو بھی مشکل سے دوائی کھلا کر سولایا تھا

شام کو سب زل سے ملنے گئے پولیس بھی بیان لے کر نعمان کو ڈھونڈنے میں لگ گئی

سب نے کافی وقت زل کے ساتھ گزارا

ڈاکٹر نے چیک اپ کیا اور خوشخبری سنائی کہ کچھ مہینے علاج کرنا ہو گا پھر زل اپنے پاؤں پر چل سکے گی

سب بہت خوش تھے کچھ دنوں کے بعد زل کو ڈسچارج کر دیا گیا

اور سب زل کو گھر لے آئے سب نے زل کا بہت خیال رکھا



جنید ایک منٹ بھی اس کو اکیلا نہ چھوڑتا با تھروم بھی اٹھا کر لے جاتا جبکہ باقی کام ارم  
زمر دونوں کرتی

تین مہینے کے لگاتار علاج سے اب زمل دوبارہ چلنے لگی اور جنید نے بھی آفس جانا  
شروع کیا

کائنات پولیس کی گرفت میں تھی جبکی نعمان اور بابر بھی پکڑے جا چکے تھے

انہیں پانچ پانچ سال قید کی سزا اور جرمانہ ہوا

@@@@

آج زمل کالاسٹ چیک اپ تھا وہ اور جنید ڈاکٹر کے پاس آئے ہوئے تھے

اپنی باری پر چیک اپ کروایا ڈاکٹر نے آل پرفیکٹ کی رپورٹ دی

جنید زمل کو گھر چھوڑ کر واپس آفس چلا گیا

جنید اور زمل اب بھی ویسے ہی اجنبیوں کی طرح رہتے

زمل گھر آئی تو سمیرا بیگم اس کا انتظار کر رہی تھی

آپ آگئی بیٹا کیا بولا ڈاکٹر نے سب ٹھیک تو ہے نہ؟؟؟ وہ پریشانی سے بولی

ماما سب ٹھیک ہے انفیکٹ اب تو میڈیسن بھی چھوڑوادی ڈاکٹر نے

شکر ہے یہ تو بہت اچھی خبر سنائی اچھا آپ فریش ہو جاؤ میں لپچ لگواتی ہو پھر دونوں مل کر کھانا کھائے گے

جی میں ابھی آتی ہوں زمل کہتی کمرے میں فریش ہونے چلی گئی واپس آئی تو کھانا لگ چکا تھا

ماما آپ شروع کرے بیٹھی کیوں ہے

میں تمہارا انتظار کر رہی تھی آجاؤ اب شروع کریں

دونوں نے مل کر لہجہ کیا اور پھر خوب ساری باتیں

شام کو سب نے مل کر ڈنر کیا اور خوشگوار ماحول میں چائے پی

پھر سب سونے چلے گئے

زمل کمرے میں آئی تو جنید سے بولی آپ کو پتا ہے صبح کیا تاریخ ہے

جنید مزے سے لیٹتا ہوا بولا ہاں 20 جون کیوں

کچھ نہیں ایسے ہی پوچھا لگتا ہے جنید کو میرا بر تھڈے پتا نہیں خود سے سوچتی سو گئی

جنید نے اٹھ کر زل کے ماتھے پر بوسہ دیا اور بولا مجھے یاد ہے تمہارا بر تھڈے ہے مگر  
تم نے اتنا تنگ کیا ہے اتنا تو بنتا ہے اور پھر سونے کے لیے لیٹ گیا

#####

زل صبح اٹھی تو سب سے پہلے فون اٹھایا سب کے میسج موجود تھے عائشہ زمرارم  
دونوں ماؤں کے اور دونوں باپوں کے بھی صرف جنید کا میسج نہیں تھا

زل اداس ہوئی مگر ہو سکتا ہے رات کو جنید کی آنکھ نہ کھلی ہو خود کو تسلی دیتی اٹھی اور  
واشر و م گھس گئی

وضو کر کے نکلی تو جنید بھی جاگ چکا تھا زل نماز پڑھنے لگی اور جنید بھی وضو کرنے چلا  
گیا

دونوں نے نماز ادا کی اور لیٹ گئے زل جنید کی وش کا انتظار کرتی رہی مگر دیکھا تو جنید  
سورہا تھا

زل کر بہت غصہ آیا اور رخ موڑ کر لیٹ گئی

تھوڑی دیر میں رفعت بی بی نے ناشتے کی اطلاع دی اور دونوں تیار ہو کر نیچے آئے

سب کے ساتھ ناشتہ کیا جنید ناشتے کے بعد آفس چلا گیا ارم کالج اور فیاض صاحب پہلے ہی کسی میٹنگ کے لیے دوسرے شہر گئے تھے

زمل آج میرادل ہے شاپنگ کے لیے چلے

جی ماما چلتے ہے ویسے بھی مجھے کچھ ضروری چیزیں لینی تھی

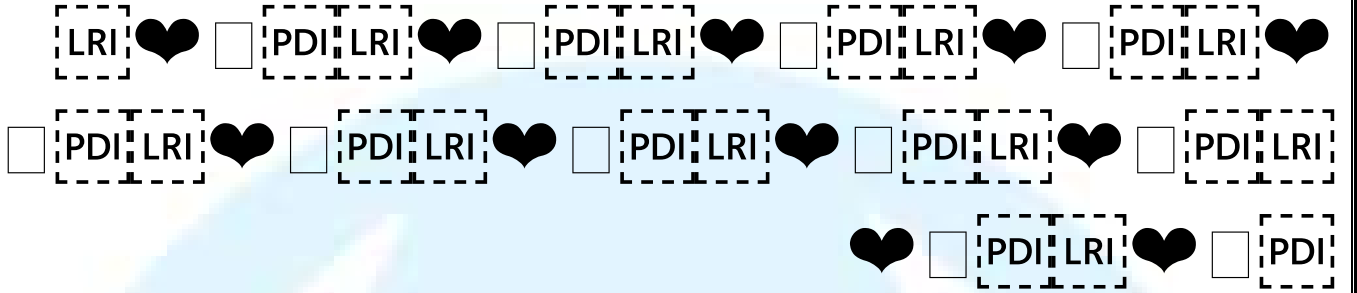
سارا دن زل اور سمیرا بیگم نے شاپنگ کی لچ باہر کیا اور پھر زل کے گھر بھی گئے  
چائے وہی پی تقریباً چھ بجے کے قریب گھر آئے

گھر پہنچے تو جنید اور ارم کھانا کھا رہے تھے  
ہمارے بغیر ہی آج ڈنر زل ارم سے بولتی آگے بڑھی  
جی کیوں کے ماما نے بتا دیا تھا کہ آپ لوگ کھانا کھا کر آئے گے

ہاں زمر بہت انسٹ کر رہی تھی اسی لیے

جنید خاموشی سے کھانا کھا کر اٹھ کر چلا گیا زل بھی اٹھ کر روم کی طرف چل دی





زمل روم کا دروازہ کھول کر داخل ہوئی تو حیران رہ گئی  
پورا کمر اس سرخ گلابوں سے سجا ہوا تھا بالکل ویسے ہی جب زمل شادی کر کے اس کمرے  
میں پہلی بار آئی تھی

زمل کمرے کی خوبصورتی میں اس طرح کھوئی تھی کہ جنید کے پکڑنے پر اچھل پڑی

کیا ہوا یار میں ہوں جنید زمل کو کمرے سے پکڑ کر نزدیک کرتے بولا

زمل تو جیسے پتھر ہو گئی ہوں

ہیپی برتھ ڈے مائی لائف لائن جنید زمل کے کان کے پاس جھک کر بولا

زمل نے بڑی مشکل سے تھینکیو کہا

آؤ کیک کاٹے جنید زمل کر پکڑ کر کمرے کے کونے والے ٹیبل کے پاس لے آیا

جہاں خوبصورت سا کیک جس کے اوپر زمل کا نام لکھا تھا پڑا ہوا تھا

اب دیکھتی رہوں گی یا کاٹوں گی بھی جنید چھری زمل کے ہاتھ میں پکڑاتے بولا

زمل نے کینڈل بوجھائی اور کیک کٹ کر کے جنید کو کھلایا اور اس نے زمل کو

آپ کو یاد تھا میرا برتھڈے مجھے تنگ کر رہے تھے

تم نے بھی تو بہت تنگ کیا ہے میرا بھی حق بنتا ہے

ایم سوری زمل پچھلی باتوں کو یاد کرتی رونے لگی چپ میں سب بھول چکا ہوں اب  
خبردار جو روئی

اچھا یہ لو اپنا گفٹ جنید ٹیبل سے ایک ڈبہ اٹھا کر زمل کی جانب بڑھایا

زمل نے کھول کے دیکھا تو اس میں بہت ہی پیارے کنگن تھے

، مک بہت خوش ہوئی اور اچھلتی ہوئی جنید کے گلے لگ گئی تھینکیو تھینکیو سوچ لیکن  
ایک دم خود کی پوزیشن یاد کرتی پیچھے ہٹی

اچھا جاؤ چینج کر لوں واشروم میں تمہارے لیے ایک اور سرپرائز ہے جنید زمل سے  
بولا اور زمل بھی سر ہلاتی واشروم گھس گئی

جنید بیڈ پر بیٹھ کر زمل کا انتظار کرنے لگا

زل اندر گئی تو دیکھا ایک ریڈ کلر کی نائیٹ وہاں پڑی تھی زل نے وہ پہنی تو بازوؤں کے نام پر ڈوریاں تھی اگلا اور پچھلا گلابت گہرا تھا لمبائی گھٹنوں تک آرہی تھی

زل کو اس میں بہت شرم آرہی تھی کتنی دیر وہی کھڑی سوچتی رہی کیا کریں آخر بول اٹھی

جنید یہ میں نہیں پہنوں گی پلیز آپ کوئی اور کپڑے دے دیں

جنید تو ٹس سے مس نہ ہوا اور بولا اگر آج تم نے یہ نہ پہنا تو میں تم سے ساری زندگی بات نہیں کروں گا چلو جلدی سے باہر آؤ

مرتی کیا نہ کرتی نہ چاہتے ہوئے بھی زمل کو باہر آنا پڑا

جنید کی نظر جب زمل پر پڑی تو دیکھتا ہی رہا

گلے کو چھپانے کے لیے بال کھول کے آگے کیے ہوئے تھے اور لمبائی کو ہاتھ سے کھینچ  
رہی تھی

جنید چلتا ہوا زمل کے پاس آیا اور اسے اپنی باہوں میں اٹھالیا اور لا کر بیڈ پر لٹایا اور خود  
اس پر جھکا

زل بوکھلا کر بولی وہ لائٹ اور نظریں جھکا گئی

جنید نے لائٹ آف کی اور زل کے لبوں پر جھکا

جنید کے لمس میں تشنگی جنون پیار کیا کچھ نہ تھا جنید کے لمس نے شدت پکڑی زل  
نے بیڈ شیٹ کو ہاتھوں میں دبوچا

آج وہ جنید کے رنگ میں رنگنا چاہتی تھی اپنی غلطیوں کو سدھارنا چاہتی تھی

اس طرح رات گزرتی گئی اور جنید کی شدیتیں بھی بڑھتی چلی گئی

دونوں کے ملاپ پر دور کھڑی قسمت بھی مسکرائی

ختم شدہ۔۔

